

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 17 ستمبر 2013 بمطابق 10 ذی قعدہ 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجے منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصَلُّونَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا
بِعَابِينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ
شَيْئًا ۝ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ۔

ترجمہ:- بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ اور بدکردار دوزخ میں۔ (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز خدا ہی کا ہو گا۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

محترمہ عظمیٰ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ عظمیٰ خان، پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ محترم جناب سپیکر! انتہائی اہم مسئلہ تھا اس لئے میں نے پہلے اٹھانا چاہا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ ایک وحشی پن کا، درندگی کا مظاہرہ ہم پنجاب میں دیکھ چکے ہیں جناب سپیکر اور یہ ناسور اب ہمارے صوبے تک پہنچ گیا جناب سپیکر۔ کل ہمارے پشاور میں ایک بارہ سالہ بچی اور ایک چودہ سالہ بچی جن کو ابھی Recover کیا گیا جناب سپیکر، چار دن پہلے وہ سکول سے اغوا ہوئی ہیں، انہیں کہاں رکھا گیا؟ ان کے ساتھ اتنی زیادتیاں کی گئیں جناب سپیکر، اور Distance کیا تھا جناب سپیکر؟ حسن گڑھی جو رسک روڈ پر موجود ہے، وہاں سے اٹھا کر انہیں شامی روڈ پر رکھا گیا تھا جناب سپیکر۔ میرے خیال سے پولیس کیلئے Investigate کرنا اتنا مشکل نہیں تھا، اتنے قریبی Distance میں وہ تھیں۔ آج جب ان کو Recover کیا گیا جناب سپیکر، ان کو وہاں چھوڑنے سے پہلے زہر دینے کی بھی کوشش کی گئی تھی لیکن معجزانہ طور پر وہ بچ چکی ہیں جو کہ دونوں بہنیں تھیں جناب سپیکر، ایک کی عمر بارہ سال اور دوسری کی چودہ سال ہے۔ جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آتی، ایسے واقعات تو ہم آئے روز دیکھ رہے ہیں لیکن آج تک ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ کسی ایک مجرم کو سزا ہوئی ہو جناب سپیکر۔ مجرم لائے جاتے ہیں، صرف میڈیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، ایسے لوگوں کو سرعام ایک کو پھانسی پر لٹکا دیں، میں یقین سے کہتی ہوں کل کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوگا (تالیاں) جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کے حالات ایسے ہیں کہ آج بھی اگر بچیوں کو سکول بھیجا جاتا ہے جناب سپیکر، تو ماں باپ کے دل دہل رہے ہوتے ہیں کہ وہ اب واپس کیسے آئیں گی؟ اس واقعے کے بعد آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہاں ہماری بچیوں کی تعلیم کی سطح بلند ہوگی یا کم ہوگی جناب سپیکر؟ ہمارے پاس جناب سپیکر، چائلڈ ایکٹ موجود ہے، چائلڈ کمیشن موجود ہے، Play کریں اپنا Role جناب سپیکر، لائے مجرموں کو سامنے، اس کیلئے ہم لجنہ تشکیل کریں، جو ایسے کام کا مرتکب ہوگا اس کو پھانسی دی جائے جناب سپیکر، اس کیلئے سزائیں سخت رکھیں تاکہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کر سکے جناب سپیکر اور میری یہ درخواست ہوگی کہ حکومت کے وزراء خود اس مسئلے کو Tackle کریں۔ ان کے خاندانوں کے ساتھ ہمدردی بھی کریں، جائیں جناب سپیکر اور خود اس کیس کو لیں۔ یقیناً اس دفعہ ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ مجرموں کو سزا دینگے اور ہمارے سامنے اسمبلی

میں فخر سے کہیں گے کہ یہ دیکھیں وہ مجرم جنموں نے بچیوں کے ساتھ ایسی حرکت کی تھی۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! یہ کافی دلخراش واقعہ ہے جس طرح انداز میں انہوں نے بیان کیا اور جیسا کہ ہمارے نوٹس میں ابھی لائی ہیں تو اس کا سریقیناً ماں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کے اہلکار بیٹھے ہوئے ہیں، اس فلور سے میں ان کو ہدایت جاری کرتا ہوں کہ اس کا پورا نوٹس لے لیں اور ان شاء اللہ کل تک ہم اس پوزیشن میں ہونگے کہ اس کا جو باقاعدہ گورنمنٹ کا Version ہے، ہاؤس کے سامنے رکھ سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یقیناً یہ میڈیم عظمیٰ نے بڑے Heinous nature of offence کی بات کی ہے جس کو میں Appreciate کرتا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ اس پہ Immediately action لیا جائے، تھینک یو۔ ’کوئٹز آؤر‘، یہ بات کرتے ہیں جی، پھر اس کے بعد۔ معزز اراکین اسمبلی! اسمبلی کے آج کے اس اجلاس میں ہمارے معزز مہمان۔ ٹانک، لکی مروت اور بلوچستان سے کچھ صحافی بھائی تشریف فرما ہیں، میں اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے ان کو ویلکم کہتا ہوں، خوش آمدید۔

(تالیاں)

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: ’کوئٹز آؤر‘، ہے جی۔ یہ کوئٹن نمبر 14 ہے، جناب زرین گل صاحب سے گزارش ہے۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زما مقصد د دے کوئٹن، جی زہ ستاسو توجہ را کر خول غوارم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زما د دے کوئٹن مطلب دا وو چہ پہ دیکھنہ پسند ناپسند شوے دے۔ جواب دوئی پہ دے دغہ کبھی د "ب" پہ جواب کبھی ما تہ ویلی دی چہ د پی ایس تہ تعیناتی چہ دہ، دا یونین کونسل وائز میرٹ پالیسی بانڈی شوے دہ۔ سپیکر صاحب، زہ حیران دے محکمہ تہ یم، دوئی

ھڊو د سره خبر نه دی او دې دھوکې ته ئے وگوره، دې جواب ته ئے وگوره، ما دې ھاؤس کبني 2013-9-11 باندې په بلديات کبني يو اسمبلي کونسلچن کړے وو، بلديات والو ما له دغه کړے وو، ما وئيل چې ضلع تور غر کبني يونين کونسلې Exist کوی؟ نو ما ته ئے دا جواب را کړے وو چې په تور غر کبني نه يونين کونسلې شته او نه د مخکبني نه د دې خه وجود وو، دا د حکومت بله محکمه ماته وائی چې دا مونږه چې کومه پالیسی جوړه کړې ده نو دا مونږه ستا په دې تور غر کبني يونين کونسل وائز جوړه کړې ده، نوزه عجيبه دې خبرې ته حيران یم چې د حکومت دې دغه ته وگورئ چې يو ډيپارټمنټ وائی چې د سره هلته يونين کونسل Exist کوی نه، نه چرته وو او بله محکمه وائی چې دا پالیسی چې کوم دے يونين کونسل وائز مونږه جوړه کړې ده نو جناب سپيکر صاحب، دا د پسند او ناپسند په بنياد شوې ده، زه د دې نه مطمئن نه یم جی او دا د ھاؤس استحقاق مجروح شوه دے، دا غلط بيانی پکار ده چې دا ډيپارټمنټ، او زه جی دا وایم سپيکر صاحب، يو بله خبره درته کوم، دا ډيپارټمنټ چې کوم دے، دې دا ملک غرق کړو، بلها سيکرتريان پکبني ناست دی، دا ئے فلانکے سيکرتري او دا ئے فلانکے سيکرتري او دا ئے فلانکے سيکرتري، تعليم چې کوم دے د سره دغه ونکړه، سکولونه تباہ و برباد پراته دی، د سره دا سستم ھڊو ختم کړئ چې که دا حال وی چې کوم د تعليم سره دوئ کوی او کومه پالیسی د خپلې مرضئ دوئ جوړوی لگیا وی، ميرټ په خپله مرضئ جوړوی او پخپله رولز ځان له جوړوی، زه د دې تپوس کوم، ما له د جناب سپيکر صاحب! د دې جواب را کړی گنی زما استحقاق دے۔

جناب ډپټي سپيکر: جناب يوسف ايوب صاحب سے گزارش ہے کہ وہ جواب دیدیں۔

جناب يوسف ايوب خان (وزير تعيرات): شکرية، سپيکر صاحب۔ ميری ایک گزارش سن لیں آپ بھی، ميری ریکويست یہ ہے کہ منسٹر ابھی آنے والے ہیں، تھوڑی دير میں، اگر اس کو کچھ دير کیلئے ڈيفر کیا جائے تو متعلقہ منسٹر آ کے ان کی Satisfaction کے مطابق ان کو جواب دیدینگے۔ مير اخیال ہے پانچ دس منٹ اگر ابجو کیشن کے سوالوں کو ڈيفر کیا جائے۔ شکرية جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فی الحال اس کو پیڈنگ رکھتے ہیں۔ کونسل نمبر 32، جناب زرین گل صاحب، ایم پی اے۔

جناب زرین گل: جناب سپیکر صاحب! نو دا خوبیا ہغہ د تعلیم وزیر نشته نو بیا بہ خہ چل کوؤ؟

ایک رکن: تعلیم والا تول۔۔۔۔

جناب زرین گل: بیا د تعلیم سرہ متعلقہ دا کونسلچن دے۔۔۔۔

ایک رکن: تعلیم والا تول۔۔۔۔

جناب زرین گل: نو جناب سپیکر صاحب! کہ داسی دا وزیران کوی نو بیا پکار دہ چہ مونبرہ دہی ہاؤس تہ ہدو راخونہ، دا خنگہ حالات دی؟

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب، دا خوبالکل داسی دہ چہ کوم دا پارلیمانی سپیکر تریان چہ دی نو دا خہ لہ بہ پکاریری؟

جناب زرین گل: دا خہ کار دے لکہ دا چہ کوم دوئی کار جوہر کہے دے؟ دہی سوالا تو تہ ئے وگورہ، دہی جوابا تو تہ ئے وگورہ او د دوئی دہی ناستی تہ وگورہ، د دوئی دہی دغہ تہ وگورہ، دو مرہ دوئی دا شے سیریس نہ گنی، اخر دا خہ دسترکت کونسل خونہ دے، د درہ کرورو عوامو یو ہاؤس دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اشتیاق امرٹ صاحب سے گزارش ہے کہ بات کریں، اشتیاق امرٹ صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ جی تاسو پلیز لہو دا واورئ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پکار دہ چہ دا اوس حاضر وے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ جی۔ پلیز، تاسو دا لہو واورئ۔

سید محمد اشتیاق: زہ تاسو تہ دا وایم جی، تول راروان دی ان شاء اللہ۔

(قطع کلامیاں)

جناب شاہ حسین خان: کوم دی؟

سید محمد اشتیاق: ستاسو خبره په خپل ځانې صحیح ده، نه زه دا وایم چې ستاسو خبره بالکل تهییک ده، پکار ده چې هغوی دلته حاضر وے، تائم شوے دے خو زما خو شاه فرمان صاحب سره هم خبرې وشوې، هغه هم را روان دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل آپ لوگوں کا جو Objection ہے، وہ بجائے۔
(قطع کلامیاں اور شور)

جناب زرین گل: او تر اوسه پورې دوئی پته هم نه لگی۔
سید محمد اشتیاق: خیر دے کله نا کله زمونږ خبره هم منئی۔
(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نو دا انصاف دے جی؟

سید محمد اشتیاق: نه نه، را روان دی ان شاء الله، په لاره دی او بل زمونږ لاء منسټر ناست دے که څه خبره وی نو ان شاء الله هغه به ئے Handle کړی۔
(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسیچن نمبر 292، پلیز آپ تھوڑا انتظار کریں جی، ہم آپ سے زیادہ جوہے، تو ان شاء اللہ اس پہ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب شاه حسین خان: سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔
(شور)

ایک رکن: یہ بالکل سیریس نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسیچن نمبر 292، سید جعفر شاہ، ایم پی اے، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یو خو مو دا خبره کوله جی چې د اسرار الله گنډا پور صاحب ډیر بد حال دے، د هر منسټر جواب تاسو د دوئی نه تپوس کوئی نو چې کوم دا متعلقه منسټران صاحبان دی، دوئی د مهربانی وکړی، تیار د راځی چې په هغوی باندې دا بوجه لږ کم شی۔ سوال نمبر 292۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 292 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سوات میں یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں سینکڑوں آسامیوں کی منظوری بھی دی جا چکی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) یونیورسٹی میں کتنی منظور شدہ آسامیاں ہیں، ان کی نوعیت اور تفصیل فراہم کی جائے، نیز کتنی آسامیاں پر کی جا چکی ہیں، باقی ماندہ آسامیاں کب تک پر کی جائیں گی؛
(ii) کلاس فور، ضلعی کیڈر اور کلریکل آسامیوں کو پر کرنے کا فارمولا کیا ہے، آیا یہ ضلع کے انتخابی حلقوں کی بنیاد پر پر کی جائیں گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) یونیورسٹی میں ٹوٹل 1354 آسامیاں ہیں۔ 221 آسامیاں پر کی جا چکی ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔ یونیورسٹی انتظامیہ بوقت ضرورت فنڈز کی دستیابی کو دیکھتے ہوئے آسامیاں پر کرتی ہے، فی الحال فنڈز کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے یونیورسٹی آسامیوں کو پر کرنے میں احتیاط کر رہی ہے۔

(ii) یونیورسٹیوں میں ضلعی کیڈر نہیں ہوتا اور نہ ہی انتخابی حلقوں کی بنیاد پر آسامیاں پر کی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف سوات میں تمام آسامیاں اوپن میرٹ کی بنیاد پر پر کی جاتی ہیں۔ تمام آسامیاں مستسر کی جاتی ہیں۔ یونیورسٹی آف سوات ریگولیشنز 2010 کے مطابق گریڈ 1 سے لیکر 16 تک کی آسامیوں پر بھرتی کا اختیار وائس چانسلر کے پاس ہے جبکہ گریڈ 17 اور گریڈ 17 سے اوپر کی آسامیوں پر بھرتی کا اختیار سلیکشن بورڈ اور سنڈیکیٹ کے پاس ہے۔

UNIVERSITY OF SWAT

Summary of total Approved Budget Filled & Vacant positions

S. No.	Description	Approved Positions	Filled	Vacant
A	Faculty positions	546	52	494
B	Administrative Positions	808	-	-
i.	BPS-17 & above	84	14	69
ii	BPS-16 & below	724	154	570
	Grand Total	1354	221	1133

Total No. of approved budget positions (Faculty + Administration) = 1354

Total No. of Filled budget positions (Faculty + Administration) = 221

No. of Faculty Positions filled on Contract = 31

No. of Administration Positions filled on Contract (BPS 2-16) = 74

No. of Administrative Positions filled on Contract (BPS 17 & above) = 04

Budget deficit for 2013-14 = 919.663 million

جناب جعفر شاہ: جناب والا، داد سوات یونیورسٹی پہ حوالی سرہ ما سوال کرے وو او هغوی دلته ماتہ جواب را کرے دے چہ 1354، دیارلس سوہ او خلور پنخوس آسامیانہ چہ دی، دا خالی دی او پکبنہ دوہ سوہ او یویشت آسامیانہ پہ دہ پینخہ کالہ کبنہ پہ هغہ بانده بھرتی شوہ دہ او نورہ تر اوسہ پورہ خالی دی۔ جناب سپیکر صاحب، پہ دیکبنہ هغوی د غلط بیانہ نہ کار اخستہ دے او زما د نالج مطابق او صحیح معلوما تو مطابق هغوی پہ دیلی ویجز بانده دیو یو سمستہ د پارہ لگیا دی د Nepotism پہ بنیاد بانده خلق بھرتی کوی او هغوی لہ تنخواہ ور کوی Simple M.Sc هلکان دی او هغوی راخی ایم ایس سی او ایم فل هلکانو تہ سبق وائی، د ستوہ نتانو ژوند تہ تباه کرو۔ دویمہ خبرہ جی دادہ چہ دوئ کوم کلاس فور، چہ دوئ کوم ملازمین بھرتی کری دی، تول دیو کلی نہ تہ بھرتی کری دی، 100 پرسنت هغہ د رجستہار خپل خوریونہ او وریورونہ او د ترور خامن، ترورئ خامن او د ترہ خامن، تو مشتاق غنی صاحب! سوات یونیورسٹی کا بہت برا حال ہے سر، اور آپ نے Seriously اس چیز کو Consider کرنا ہے اور میری گزارش ہوگی کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس کو Thrash out کیا جائے کیونکہ ساتھ ساتھ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جو چیز وائس چانسلر کے مینڈیٹ میں نہیں ہے، پراجیکٹ ڈائریکٹر پی اینڈ ڈی، Treasurer، رجسٹرار، تو پہلے وہ کنٹریکٹ پر لیتے ہیں بندوں کو، پھر ان کو Permanent کرتے ہیں حالانکہ یہ گورنر کی صوابدید ہے، یہ اس کا اختیار ہے کہ وہ ان بندوں کو According to Swat University Act بھرتی کر لیں، یہ لوگ وائس چانسلر صاحب خود بھرتی کرتے ہیں۔ پھر سر یہ ہے کہ بلڈنگ کی مرمت میں بھی کافی شکایات ہمیں موصول ہو رہی ہیں اور اس کیلئے زمین بھی خریدی گئی ہے لیکن اس کے باوجود پانچ سال سے چھ لاکھ روپے Per month ہم رینٹ اس یونیورسٹی کا ادا کر رہے ہیں تین سال سے، تو رینٹ ہم کیوں ادا کریں، کنسٹرکشن ہم شروع کیوں نہیں کرتے؟ پھر سر، یہ ہے کہ یونیورسٹی کی یہ Properties ہیں، Assets ہیں، گاڑی اور پھر ہیومن ریسورسز کو بھی آفیسرز اپنے گھروں میں اپنے Private use میں لاتے ہیں۔ لہذا میری یہ گزارش ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس کو Thrash out کیا جائے اور میں آپ کو یاد دلاؤں کہ Next Session میں

جب میں ایم پی اے تھا تو یہی سوال ہم نے پوچھا تھا اور وائس چانسلر صاحب یہاں پر تشریف لائے تھے لیکن اس کے باوجود حالات جوں کے توں ہیں اور یہ اس پہ بہت سیریس ایکشن لینا چاہیے۔ تھینک یو۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر مشتاق غنی صاحب، پلیز۔
 جناب احمد خان بہادر: جناب سپیکر صاحب!
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، ارشاد فرمائیں۔ مائیک آن کریں۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سر، زما پہ دہی ضمنی سوال وو، عجیبہ اتفاق دے جی، مشتاق غنی صاحب، Concerned Minister Sahib، ناست دے، زما پہ خیال دا زہ چہی راغلیے یم دہی ہاؤس تہ نن نو زما یو اووہ اتھ روخہی شوی دی او ورو مبنی ٹل باندہی ما دا خیز لیدلے دے چہی Concerned Minister ناست وی دلته خو مونر۔ یو اسرار اللہ گنڈا پور موندلے دے او جی چہی خہ وی، ہغہ ہغہ تہ ریفر کوؤ او ہغہ د ہغہی جواب ورکوی، ہر فن مولیٰ دے بلکہ ما لا دہ تہ اووٹیل چہی مونر د دہی ہاؤس نہ یو قرارداد منظور وؤ چہی تا سینیئر منسٹر کری خکہ تہ خود ہر خہ جواب ورکوی۔ (قطع کلامی) جناب والا!
 د ہائر ایجوکیشن بارہ کبہی چونکہ کونسچن دے، زہ یوہ خبرہ Add کوم جی چہی د ایجوکیشن د طرف نہ، ہائر ایجوکیشن د طرف نہ د گریڈ ایک نہ گریڈ اکیس پورہی پہ ٲولو ملازمتونو باندہی پابندی لگیدلہی شوہی وہ جی، پہ ٲولو یونیورسٹیو کبہی د پختونخوا جی۔ بیا د گریڈ 17 نہ Onward ہغہ Ban وچت کرے شو سوائے د ایگریکلچر یونیورسٹی مردان او د عبدالولی خان یونیورسٹی مردان نہ، یو خو زہ Concerned Minister نہ دا ٲپوس کولے شم چہی آیا دا ولہی، یواخہی مردان ولہی؟ د نورو ہر طرف نہ Ban وچت شو صرف پہ مردان باندہی ولہی تراوسہ پورہی Ban دے۔ بل جناب والا، ہغہ بلہ ورخ 15th تاریخ باندہی زمونر پہ خبیر تہی وی باندہی یو پروگرام وو، د حکومت یو ذمہ وار ملگری پکبہی دا خبرہ وکرہ چہی مونر د مردان یونیورسٹی کوم وائس چانسلر وو، ہغہ سرہ Dual charge وو د اسلامیہ کالج یونیورسٹی، مونر د ہغہ نہ دا چارج خکہ واخستو بل تن لہ مو ورکرو چہی ہغہ تن باندہی د تیر شوی گورنمنٹ د امیر حیدر ہوتی صاحب احسانات وو نو آیا دا Criteria دہ؟ مونر بہ یو کس صرف پہ دہی وجہ

بدلوؤ، ہغہ نہ مونبر چارج اخلو چہی دے تیر شوی گورنمنٹ دلته لگولے وو؟ بل دا چہی مونبر د ہغہ نہ Dual charge واخستو، ہغہ لہ مو یو چارج ور کھو نو چہی دا کوم تن مونبر دلته راوستو، پہ دغہ یونیورسٹی باندہی مو کبینوؤ، آیا دہ سرہ Dual charge نن نہ دے؟ بل دا سوال زہ یو کولے شم جی چہی یوہ خبرہ راغلہی وہ چہی د تیر شوی وائس چانسلر کوم چہی د ولی خان یونیورسٹی وائس چانسلر دے، ہغہ تنخواگانہی اخستہی، د دوه درہی خایونو نہ یو خانہی تنخواگانہی اخستہی، آیا زمونبر منسٹر صاحب سرہ د دہی جواب شتہ یا داسہی خہ ثبوت ورسرہ شتہ چہی ہغہ پہ یو تائم باندہی د اسلامیہ کالج یونیورسٹی نہ ہم تنخواہ اخستہی دہ او د مردان یونیورسٹی نہ ئے ہم اخستہی دہ جی؟ Thank you very much, Mr. Speaker۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب ستار خان! کوشش کریں، مختصر ٹائم لیں جی۔

جناب عبدالستار خان: سر، ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوال ہے، یونیورسٹی کے بارے میں۔ ہمارے دوست سوات یونیورسٹی، مردان یونیورسٹی اور کافی اس پر مختلف سوالات کرتے ہیں، پوچھتے ہیں لیکن پانچ سال ہمارے گزشتہ اسمبلی میں گزرے، ہمارے ہزارہ میں واحد یونیورسٹی، ہزارہ یونیورسٹی جو کہ اس صوبے کی ایک بڑی یونیورسٹی ہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں اس کو کوئی اضافی گرانٹ نہیں ملی ہے، وقتاً فوقتاً ہمیں اس کے وی سی سے ملتا ہوں، ہمیشہ ادارے کی طرف سے بھی شکایت ہو رہی ہے کہ اس ادارے کی ڈیولپمنٹ اور وہاں پر جو Educational activities ہیں، اس کو جاری کرنے کیلئے ہمیں اضافی وسائل نہیں دیئے جا رہے ہیں۔ ہزارہ یونیورسٹی ہمارے ہزارہ ڈویژن کو ہستان سے لیکر ہری پور تک واحد ادارہ ہے، یقیناً سماں پر ہمارے دور دراز علاقے کے طلباء کو بہت بڑی پریشانی ہے، کو ہستان کے لوگوں کیلئے، تو ساتھ ہم نے گزارش کی تھی کہ اس یونیورسٹی کا کمپس ایک سب کمپس آپ کو ہستان میں بھی کھولیں (تالیاں) میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں ہزارہ یونیورسٹی کی بہتری کیلئے ان کا کیا پلان ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر مشتاق غنی پبلیز۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔ سید جعفر شاہ صاحب ہمارے جواب سے کچھ مطمئن نظر نہیں آئے اور اس لئے

انہوں نے اس کو کمیٹی کے سپرد کرنے کی بات کی ہے، ہمیں بالکل کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر کہیں بھی کوئی Irregularity ہو رہی ہے، میرٹ کی Violation ہو رہی ہے، رولز ریگولیشنز کو Follow نہیں کئے جا رہے تو ہماری گورنمنٹ کا بنیادی جو نظریہ ہے، وہ یہی ہے کہ کہیں بھی کسی بھی جگہ میں، کسی بھی جگہ میں کوئی بھی خرابی ہے، اس کی نشاندہی کر کے اس کا تدارک کیا جائے اور جس طرف انہوں نے نشاندہی کی، ہم ضرور اس کو خود بھی دیکھیں گے، اگر وہ ہم پر Trust کریں اور جو بھی انہوں نے جن چیزوں کی طرف نشاندہی کی ہے، ان شاء اللہ میں خود بھی وزٹ کرونگا ان کے ساتھ جا کر، اور ایک چیز کہیں رکاوٹ بنتی ہے ہماری راہ میں، جو اٹانومی ہے یونیورسٹیز کی، وہ اپنے آپ کو Autonomous body کہتے ہیں لیکن جو تھوڑا سا ہمارا ان کے ساتھ کوئی Link بنتا ہے، اس کو Use کرتے ہوئے ہم ضرور کوشش کرتے ہیں کہ جہاں بھی Irregularities کسی بھی یونیورسٹی کے اندر ہو رہی ہوں، کسی بھی Autonomous body کے اندر ہو رہی ہوں، ہم اس پر Prompt action لیتے ہیں اور جیسے ستار خان، پہلے میں احمد بہادر صاحب کا جواب، (جناب احمد خان بہادر، رکن اسمبلی سے) آپ مطمئن ہیں سر میرے جواب سے؟ میں نے ابھی جواب ہی نہیں دیا ہے ابھی۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، میرے سوال لانے کا مقصد بھی اس مسئلے کو بہتر انداز سے حل کرنا ہے، اس پر مشتاق غنی صاحب سے بات کریں گے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: Exactly تو آپ اور میں ان شاء اللہ وزٹ کریں گے اور جو بھی وہاں کے ایشوز ہیں، ہم ان کو ان شاء اللہ Address کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترم یوسف ایوب صاحب، پلیز۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے مشتاق غنی صاحب سے، جعفر شاہ صاحب کی بات کو میں Endorse کرتا ہوں جی، یہ کمیٹی میں جانا چاہیے، مشتاق غنی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ Realistic ایک Approach ہے لیکن ساتھ ساتھ میں ہری پور یونیورسٹی کی ادھر ضرور بات کرونگا۔ جو آپ میرٹ کی Irregularities کی بات کر رہے تو ہمارے ہری پور یونیورسٹی میں تقریباً 90 فیصد ایمپلائز سفارش پر رکھے گئے ہیں اور میرٹ کی Violation ہوئی ہے، میں چاہوں گا کہ جو سلیکشن پچھلے دو تین سال میں ہری پور یونیورسٹی میں ہوئی اور جس میں میں ثبوت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایک ایک گھر کے نو نو آدمی اس یونیورسٹی میں ماں، باپ، بہنیں، بھائی، نو نو آدمی،

جتنا خاندان ہے، وہ اس یونیورسٹی میں بھرتی کئے گئے، اس کی Violations کا (معاملہ) بھی اس کمیٹی کو دیا جائے اور جو Illegal بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کو نکالا جائے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: ہم تمام یونیورسٹیز کے معاملات کو دیکھ رہے ہیں، اصل میں پچھلے پانچ سالہ دور میں بے شمار یونیورسٹیز تو کھول دی گئیں، ہر جگہ پر لیکن ان کے اوپر چیک اینڈ سیلنس کی کوئی پالیسی نافذ نہیں کی گئی جس سے وہ ساری تقریباً ستر بے مہار کی طرح چلتے رہیں اور جیسے یوسف ایوب صاحب نے بڑا صحیح کہا کہ ایک ایک فیملی کے بہت سارے لوگوں کی اپوائنٹمنٹ وہاں پر کر دی گئی اور میرٹ کی بھی Violation ہوئی۔ اب ہم اس سارے معاملات کو دیکھ رہے ہیں اور ہم نے تمام یونیورسٹیز کے اوپر 4 جولائی کو ایک لیٹر لکھ کر کہ جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہو رہی تھیں، جنکے بارے میں ہمیں اس ہاؤس میں بھی اور Through Newspapers رپورٹس مل رہی تھیں کہ کچھ Irregularities ہو رہی ہیں، ہم نے انکے اوپر پابندی لگا دی۔ ساتھ ہی ہم نے کہا کہ آپ ہمیں ایک سال کا ریکارڈ پیش کریں اور وہ ریکارڈ ہمارے پاس تقریباً آگیا ہے، ہم اسکو دیکھ رہے ہیں اور ہم نے ان یونیورسٹیز کے اوپر سے وہ Ban ہٹا دیا ہے، گریڈ 15 تک جنہوں نے ہمیں ریکارڈ Provide کر دیا ہے۔ اب جیسے میرے آئریبل ممبر نے کہا، مردان یونیورسٹی کی بات کی انہوں نے، وہاں سے بھی ہم نے ریکارڈ ان سے منگوایا لیکن وہ ریکارڈ ہمیں ابھی تک پورا نہیں دیا گیا، جس یونیورسٹی کا ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے، اس سے ہم کس طرح پابندی اٹھا سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کو اچھی طرح دیکھ نہ لیں؟ کہ جو بات ہو رہی ہے، میڈیا میں اور اس معزز ایوان کے اندر، اس کی ہم اس سے تصدیق کرنا چاہتے ہیں، اس ریکارڈ کو دیکھ کر، تو جیسے ہی وہ ہمیں ریکارڈ Provide کر دیتے ہیں، ہم وہ Ban بھی ہٹا دیں گے۔ دوسری بات انہوں نے کی Dual charge کے سلسلے میں، جناب والا، مردان اور پشاور میں بہت زیادہ Distance ہے اور ایک وی سی کیلئے اتنی دور دو یونیورسٹیوں کو Look after کرنا Almost ناممکن سی بات ہے، Just proxy تو ہو سکتی ہے کسی یونیورسٹی میں جا کر لیکن ایک پوری یونیورسٹی کی صحیح معنوں میں دیکھ بھال کرنا اور اسلامیہ یونیورسٹی جیسے ایک The known ادارے کے ساتھ ایک تماشاً تھا جس کو ہماری حکومت نے ختم کیا اور For the time being ہم نے پشاور یونیورسٹی کے وی سی کو Dual charge دیا۔ چونکہ یہ پہلے بھی اسلامیہ کالج جو تھا، پشاور یونیورسٹی کا Constituent college رہ چکا ہے، ادارہ رہ چکا ہے ان کے ساتھ یہ، اور یہ

قریب میں ہے اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم جلد از جلد اس کا کوئی فیصلہ کر کے ان شاء اللہ Later on ایک Full time VC جو ہے، Proper advertisement دیکر ان شاء اللہ ہم لگانے اور تیسری بات کی ہمارے ستار خان صاحب نے کوہستان کے بارے میں، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں پر یونیورسٹی کا کیمپس چل سکتا ہے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید جب وہاں پر داسو میں بھی ابھی کالج سٹارٹ نہیں ہو سکا اور پٹن میں ایک کالج ہے جس میں اب بھی سٹاف کی کمی ہے اور ہم اسے پوری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو جب تک Feeder institute نہ ہو ایک علاقے میں اور اتنے Farflung area میں کیمپس شاید چلانا Feasible نہیں ہوگا لیکن ہزارہ یونیورسٹی سے انکی یہ بات ضرور کریں گے کہ اگر Possible ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب احمد خان بہادر: سر، ما تہ منسٹر صاحب، Concerned Minister جواب راکرو۔ دوئی وائی چہ مونزہ دیو کال ریکارڈ غوبنتے وو دیو یونیورسٹی نہ خود دوئی دا ونہ وئی چہ دوئی د خہ شی ریکارڈ غوبنتے وو دیو یونیورسٹی نہ؟ آیا ہغوی چہ کومہ پیسہ یا کوم خرچونہ کری وو، د ہغہ ریکارڈ ئے غوبنتے وو او کہ نہ فریش، یا ہلتہ کنبہ چہ کوم اپوائنٹمنٹس شوی وو، د ہغہ ریکارڈ ئے غوبنتے وو؟ جناب والا، یو خود غہ دیو کلیئر کری۔ بل دا چہ آیا داسہ خونہ وہ کنہ چہ دیو نورو یونیورسٹی نہ دیو کال ریکارڈ غوبنتے شوے وو او دیو مردان یونیورسٹی نہ، دیو خان عبدالولی خان یونیورسٹی نہ دیو خورو کالو ریکارڈ غوبنتے شوے وو؟ دا جواب دیو لبراکری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میرے خیال میں میں نے واضح کیا ہے اپنی بات میں کہ ہم نے صرف، جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں اور جنکے بارے میں اس معزز ایوان میں بھی اور نیوز پیپر میں بھی بہت زیادہ آیا اور 'ڈان' اور بعض بڑے اخبارات میں بڑے بڑے آرٹیکلز آئے ہیں، تو ہم نے اس کے اوپر نوٹس لیتے ہوئے تمام یونیورسٹیوں سے ہم نے صرف، جو اپوائنٹمنٹس کی گئی ہیں انکی ڈیٹیلز مانگی ہیں اور ساتھ یہ کیا، انہوں نے Proper advertisement دیا ہے نیوز پیپر میں اور Proper committees کے Through لوگوں کی سلیکشن ہوئی ہے، ہم نے وہ ریکارڈ مانگا ہے، صرف اپوائنٹمنٹس کے بارے

میں، باقی انکے اخراجات یا اس کی طرف ابھی ہم نہیں گئے اور ہم نے صرف اپوا نمٹمنٹس کی بات ہوئی تھی، وہی ریکارڈ طلب کیا، وہی ہمارے پاس آیا، اسی بنیاد پر ہم نے Ban lift up کر دیا اور جس یونیورسٹی نے نہیں دیا تو اس پر ابھی تک Still ban لگا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ، سپیکر صاحب۔ یونیورسٹیوں کے حوالے تو مشتاق غنی صاحب نے کافی ڈیٹیل میں یہ جوابات دیدیئے اور بڑی معذرت کے ساتھ مشتاق غنی صاحب کی ایک بات سے بالکل اتفاق نہیں ہے کہ نچھلی حکومت نے بے شمار یونیورسٹیاں بنائی ہیں اور میرے خیال میں اس چیز کو ہمیں بہت زیادہ Appreciate کرنا چاہیے کہ ہماری حکومت نے یونیورسٹیاں بنائی ہیں اور جہاں تک پھر اسی بات کا تعلق ہے کہ یوسف خان نے کہا، ہمارے جعفر شاہ صاحب نے کہا کہ ریکورڈمنٹ میں اگر کہیں پر Irregularities ہوئی ہوں تو بے شک مشتاق غنی صاحب اور حکومت کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کمیٹی کے ذریعے یا خود جہاں پر بھی کوئی Irregularities کلاس فور میں یا کسی دوسرے شعبہ میں Irregularities ہوئی ہوں تو بے شک اس کے خلاف انکوائری بھی ہونی چاہیے اور اس کو صحیح بھی کرنا چاہیے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومتیں تو آتی جاتی ہیں، اگر ہماری حکومت نے صوبے میں یونیورسٹیوں کا ایک جال بچھایا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنے صوبے کے طلباء اور طالبات کیلئے ایک Accessibility پیدا کی ہے، کم از کم اسی چیز کو Appreciate کرنا چاہیے اور بالکل ہم حکومت کے ساتھ ہیں، اگر کسی یونیورسٹی میں Irregularities ہوئی ہوں، اپوا نمٹمنٹس میں تو بے شک ہم بہاں پر بیٹھے ہیں اور ان شاء اللہ ان کو سپورٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب! کیا کریں جی، آپ مطمئن ہیں کہ آگے کمیٹی کو بھیج دیں؟
جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے جی، کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹیز ابھی، یہ مرحلہ مجھے لمبا نظر آتا ہے، شاید دو تین مہینے اور لگ جائیں تو I will sit with Mushtaq Ghani Sahib اور وہ وہی سی صاحب کو بلائیں اور ہائر ایجوکیشن کی جو اتھارٹیز ہیں، ان کو بلائیں اور بیٹھ کر ہم تفصیلی بات کریں گے۔
تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: واپس آتے ہیں جی، کونسن نمبر 14 کی طرف۔ جناب زرین گل صاحب۔

* 14 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تعلیم کے پی ایس ٹی، سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، قاری، ٹی ٹی، اے ٹی کی مردانہ اور زنانہ آسامیاں ڈسٹرکٹ کیڈر کی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم ضلع تورغر کے مختلف سکیل میں تعیناتیوں کیلئے ڈسٹرکٹ کیڈر اور تپہ وائر کیلئے الگ تعیناتیوں کیلئے سابقہ منتخب صوبائی حکومت یا نگران حکومت نے کوئی خصوصی پالیسی کی منظوری دی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو پالیسی کی نقول فراہم کی جائے، نیز پی ایس ٹی مردانہ کی تعیناتیوں کیلئے محکمہ تعلیم ضلع تورغر نے ڈسٹرکٹ کیڈر کی بجائے طے شدہ بھرتی کا طریقہ کار کیوں تبدیل کیا، وجہ بتائی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، ٹی ٹی، اے ٹی، قاری ڈسٹرکٹ کیڈر کی ہیں اور محکمہ تعلیم خیبر پختونخوا کی مروجہ پالیسی کے مطابق میرٹ پر تعیناتی ہوتی ہے جبکہ پی ایس ٹی کی تعیناتی یونین کونسل وائر میرٹ پالیسی کے مطابق ہوتی ہے۔

(ج) پی ایس ٹی کی تعیناتی مروجہ پالیسی کے تحت میرٹ پر ہوتی ہے۔ تفصیل کیلئے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم، خیبر پختونخوا کا اعلامیہ نمبر SO.(A&B)/1-18/E&SE/2012 مورخہ 11-07-2012 ملاحظہ ہو۔

جناب زرین گل: دیرہ شکر یہ، محترم سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دغہ کونسل چن کبھی ما دا تپوس کرے وو چھی دا د پی ایس ٹی تعیناتی چھی شوہی دہ، دا غلطہ شوہی دہ۔ دوئی مالہ دا جواب را کرے وو د (ب) پہ جواب کبھی چھی دا د پی ایس ٹی کی تعیناتی یونین کونسل وائر میرٹ پالیسی کے مطابق ہوتی ہے، دا مونبرہ د ہغھی مطابق کری دی۔ اوس زہ حیران دا یم چھی دلته 11-09-2013 باندھی ما اسمبلی کونسل چن کرے وو پہ بلدیات، ہغھی کبھی ما تپوس کرے وو چھی یرہ د یونین کونسلو حد بندی چھی دہ، حد براری پہ تورغر کبھی ما تہ و بنائی، نو ہغوی وئیل چھی نہ مخکبھی وہ نہ شتہ، ہدیو Exist کوی نہ۔ زہ اوس دا حیران یم چھی د دھی حکومت دوہ دیپارٹمنٹس دی، یو بلدیات دے او بل ایجوکیشن دے، بلدیات ما تہ وائی چھی د دھی ہدیو وجود نہ وو او ایجوکیشن دیپارٹمنٹ ما تہ دغہ کوی چھی

زمنبر د پی ایس تی اپوائٹمنٹس چہ دی ، هغه مونبر د یونین کونسل پہ سطح کړی دی۔ دا جی ډیر غلط شوی دی۔ دوئی د میرت پالیسی پہ خپله مرضی جوړه کړی ده، دیکبني Liking / disliking شوی دے۔ مهربانی وکړی چې دا دې هاؤس ته دوئی غلط جواب را کړے دے ، د دې هاؤس استحقاق ئے مجروح کړے دے ، ته په چیئر ناست ئې ته کستو ډین ئې د دې هاؤس ، پکار ده چې This should be referred to the Privilege Committee

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ایجوکیشن منسٹر، عاطف خان، پلیز۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

Mr. Deputy Speaker: Ji, Shah Husain, please. Excuse me.

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ زما ضمنی سوال جی ډیر سادہ دے چې د بلدیاتو منسٹر صاحب هم ناست دے او د ایجوکیشن منسٹر هم ناست دے ، لفظ 'دروغ' به زه و نه وایم ځکه چې دا Un-parliamentary دے خو زه به دا او وایم جی چې دیکبني چا غلط بیانی کړی ده ، بلدیاتو غلط بیانی کړی ده ، هغه وخت سره د سوال جواب ورکولو کبني او که نن د تعلیم محکمې غلط بیانی کړی ده د جواب ورکولو کبني جی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ستار خان، پلیز۔

جناب عبدالستار خان: سر، میر اس میں سوال جو میرے ذہن میں آتا ہے، وہ اس اپوائٹمنٹ پالیسی پر ہے، خصوصاً ایجوکیشن میں، ہم نے ایک مثال بنائی ہوئی ہے کہ جو بندہ ایف اے کرتا ہے، اکیڈمک کوالیفیکیشن اس کے پاس ایف اے ہو، اس کے بعد سی ٹی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد پاپی ایس ٹی کی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اس کیلئے کوالیفائیڈ بنتا ہے، ٹیچر کیلئے، کیا ہم اس قدر غن کو ہٹا نہیں سکتے ہیں کہ ایک بندہ جس کے پاس اکیڈمک کوالیفیکیشن ایم اے ہے، وہ ٹیچر کیوں بھرتی نہیں ہو سکتا؟ یہ بڑا سوال ہے۔ میں ایک تجویز کے ساتھ یہ سوال پوچھوں گا کہ ہمارے صوبے میں یہ شروع سے ایک روایت ایجوکیشن میں آئی ہے، خصوصاً یہ اس پورے ہاؤس کیلئے، ہم سب کیلئے اس پہ سوچنا ہے کہ سر، آپ یقین کریں کہ ایک ایف اے پاس بندہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے سی ٹی کی جو ٹریننگ حاصل کرتا ہے، وہ استاد بھرتی ہو سکتا ہے جبکہ ایک ایم اے پاس پی ایچ ڈی بندہ وہ استاد بھرتی نہیں ہو سکتا ہے، اس کیلئے ہم نے راستہ بلاک

کیا ہوا ہے۔ تو لہذا میری گزارش ہوگی کہ اس پالیسی کو تبدیل بھی کریں، فیلڈ کو اوپن چھوڑا جائے، جو بھی تعلیم یافتہ بندہ ہے، جو بھی بڑا نالچ رکھتا ہے، جس کے پاس بھی Experience ہے، اس کیلئے استاد بھرتی ہونے کا موقع فراہم کیا جائے اور میں یہ بھی پوچھوں گا کہ اس پالیسی کو کب Reconsider کرتے ہیں؟ سوال ہے سر، مطلب یہ کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں آج بھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو شش کریں کہ مختصر بات کریں، دیکھیں ایک گھنٹے میں اتنے کو لے سکتے ہیں پھر آپ معزز اراکین اس میں ناراض بھی ہوتے ہیں۔

جناب عبدالستار خان: بامقصد بات اگر لمبی ہو جائے تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں ہے نا، بامقصد بات اگر لمبی ہو تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسی ذرا مختصر کریں۔

جناب عبدالستار خان: اس پالیسی کو Reconsider کرنے کا کوئی پروگرام ہے، حکومت کا ہے کہ نہیں ہے؟ یہ سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا مفتی غفور صاحب، پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: اؤ جی، زما خو مختصر یو سپلیمنٹری کوئسچن دے، ایجوکیشن منسٹر صاحب تشریف فرما دے۔ دے تیر وخت کبھی د پی ایس تی د پارہ چہ کوم د دے بھرتو اشتہارات ور کولی شوی وو او ہغہ بیا د پالیسی د وجہ نہ چہ د آرٹس گروپ او د سائنس گروپ ہغہ مسئلہ پکبھی راغلہ نو ہغہ بیا Postpone شو، لہر وروستو شو خو ورسره ورسره پکبھی دا خدشات ہم او س مخی تہ راغلل چہ دا پی ایس تی باندہی کومی بھرتی بہ کیبری چہ د دوی میرت بہ د سترکت وائز وی او کہ زہ پہ زہ باندہی یونین کونسل وائز بہ وی؟ یہ یونین کونسل وائز کبھی بہ پیرو کسانو تہ ہغہ موقع، Opportunity ملاؤ شی د جاب، نو منسٹر صاحب د دے لہر وضاحت بیا وکری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

محمد عاطف خان (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کا تو مجھے نہیں پتہ کہ مطلب کس نے کوئی غلط بیانی کی ہے؟ یا اس کی طرف سے آئی ہے، لوکل گورنمنٹ کی طرف سے یا میری طرف سے لیکن بہر حال میرے پاس جو ڈیٹیلز ہیں، وہ آپ کو Written بھی دے سکتا ہوں، جن کا سوال

ہے، اور زبانی بھی ابھی یہاں پہ بتاؤں گا اور آپ کی تسلی اگر نہیں ہوتی تو آپ مجھے بتائیں، میں خود آپ کے پاس آؤں گا جو بھی ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے سوال ہونگے یا آپ کے کوئی بھی شکوک و شبہات ہونگے، ان کو ان شاء اللہ تعالیٰ میں دور کروں گا۔ یہ انہوں نے پوچھا تھا پی ایس ٹی کا، سی ٹی کا، ڈی ایم کا، پی ای ٹی کا، ان کی تقرری کے بارے میں، تو یہ بالکل ان کی تقرری ہے، یہ پوچھا گیا تھا کہ تورغر کے مختلف سکیل میں تعیناتی ڈسٹرکٹ اور یونین کونسل کے حساب سے، اس میں کچھ پوسٹس ڈسٹرکٹ کیڈر کی ہیں اور کچھ ہیں جو یونین کونسل کی ہیں، جو موجود اس وقت پالیسی ہے، اس کے مطابق ہیں۔ اس میں سی ٹی، ڈی ایم، پی ای ٹی، ٹی ٹی، اے ٹی اور یہ جو ساری پوسٹس ہیں، یہ موجود پالیسی کے مطابق ڈسٹرکٹ کی ہیں اور یہ پی ایس ٹی کی تعیناتی جو ہے، یہ یونین کونسل کے اس پہ کی جاتی ہے۔ فی الحال یہ پالیسی ہے۔

جناب شاہ حسین خان: تورغر جو یونین کونسل نہ دے سر۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نہیں، میں آپ کو تورغر کی بات نہیں کر رہا، میں اس پالیسی کی بات کر رہا ہوں کہ فی الحال ہماری پالیسی یہ ہے۔

جناب شاہ حسین خان: ہغہ پہ ہغہ حساب سرہ دی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: باقی (چیزوں) میں، جو انتظامی امور کے حساب سے ہے، وہ باقی چیزوں میں بھی ہو گا، اگر یونین کونسلز وہاں پہ نہیں ہیں تو باقی چیزوں میں جس طرح ڈسٹری بیوشن ہوتی ہے، اس طرح ہم ایجوکیشن میں بھی کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم زرین گل صاحب، پلیز۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! جی زہ د وزیر صاحب تشریف آوری شکر یہ

ادا کوم، خلورمہ میاشت کنبہی خودا مادغہ ولیدو (تالیاں) دومرہ
 یو Huge department چہی د ہغہی د سیکشن افسرانو نہ واخلہی ہغہ د برہ د
 ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری پورہی، دا سپیشل سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری او
 فلانکے سیکرٹری او فلانکے سیکرٹری او دا ئے ڈائریکٹریٹ، دوئی دومرہ
 لاعلمہ دی، دوئی د سرہ خبر نہ دی، تورغر کنبہی دوئی وائی، تھیک دہ پالیسی
 ئے تولہی صوبہی د پارہ دا دہ چہی دا سی تی، ڈی ایم، پی ای ٹی، پی ای ٹی، اے تی
 دا ڈسٹرکٹ کیڈر شو او دا پی ایس تی چہی دے، یونین کونسل او د تورغر زما

سوال دے چہ بلدیات وائی چہ ہلتہ Exist کوی نہ یونین کونسل، نو دوئی دا بھرتی دیونین کونسل پہ سطح خنگہ کری دی؟ زہ دا تپوس کوم۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹراہجو کیشن پلیز۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: عاطف خان۔

(تالیاں)

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یہ بات ان کی بالکل ٹھیک ہے کہ وہاں پہ اگر یونین کونسل نہیں ہے تو اس کا مجھے ڈیٹیل میں پتہ کرنا پڑے گا کیونکہ میں نے تو Overall policy ہی آپ کو بتائی ہے جو پورے صوبے میں ہے لیکن اگر Specifically ان کا تو رغر کے متعلق ہے تو یہ میں مانتا ہوں کہ اگر وہاں پہ یونین کونسل نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: فلور آف دی ہاؤس دا تہ آرڈر و کرہ چہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: خنگہ جی؟

جناب زرین گل: فلور آف دی ہاؤس دا تہ آرڈر و کرہ چہ دا دوئی پی ایس ہی کوم دغہ کری دی، دا بیا دغہ کری۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل جی، زہ بالکل دہی وخت کنبہ تاسو سرہ دا کمٹمنٹ کوم چہ دا کہ غیر قانونی شوی وی چہ کوم خائہ کنبہ دا یونین کونسلہ نشتہ او یونین کونسل باندہی شوی وی۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: او دوئی کری دی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بیا بہ ئے کینسل کرو، دوبارہ چہ خہ طریقہ دہ، ہغہی مطابق بہ ئے و کرو۔

جناب زرین گل: خہ تھیک شو۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔ کونسین نمبر 32، جناب زرین گل ایم پی اے صاحب، سوال نمبر 32۔

* 32 _ جناب زرین گل: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تعلیم ضلع تورغر کیلئے سال 2011-12 اور 2012-13 کیلئے ترقیاتی اور انتظامی فنڈ مختص کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2011-12 اور 2012-13 کیلئے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا، مختص شدہ فنڈ کن ترقیاتی پراجیکٹس پر خرچ کیا گیا، پراجیکٹ کا نام، لاگت کی تفصیل ایئر وائر فراہم کی جائے، مذکورہ عرصہ میں انتظامی اخراجات کیلئے مختص شدہ فنڈ کن کن مدوں میں خرچ کیا گیا، الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔
(ب) ترقیاتی فنڈ کی لاگت کی تفصیل:

2011-12	2012-13
صوبائی ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی (13 سکیمیں) لاگت: 5.050 ملین	(i) صوبائی ترقیاتی پروگرام، اے ڈی پی (13 سکیمیں) لاگت: 30.073 ملین
	(ii) خصوصی ترقیاتی پیکیج تورغر (6 سکیمیں) لاگت: 45.064 ملین

انتظامی اخراجات

2011-12	33,60,999/- روپے
2012-13	93,12,657/- روپے (تفصیل فراہم کی گئی)

جناب زرین گل: شکریہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، سوال نمبر 32 (الف)، (ب)۔
محترم سپیکر صاحب، ما د دوئی نہ تپوس کرے وو پہ دیکبئی، دیکبئی جی زہ تاسو صرف دا وایم چپی دوئی کوم سکیمونہ ورکری دی 2011-12، اوسہ پورپی ہغہ نامکمل پراتہ دی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ دپی تہ حیران یم چپی دپی صوبہ کبئی اوس کوم گرم دے؟ آیا پی ایند پی پیارتمنت، سی ایند ڈبلیو کہ ایجوکیشن، دا دریوارہ د دپی حکومت حصہ دہ، اوس کالونہ تیر شو، سکیمونہ او فنڈنگ کیری او دغہ کیری او اوسہ پورپی ہغہ سکولونہ پہ فنکشن کبئی نہ دی، کلہ د ہغہ Handing over / taking over مسئلہ وی، کلہ د ہغی د ایس این ای مسئلہ وی نو دا دریوارہ پیارتمنتس د کبئینی، ہغہ مسئلہ د حل کری

چچی دا خیزونہ ولہی نہ دغہ کیبری؟ دا پیسہ ضائع کیبری، زہ دا دغہ کوم، مہربانی
د وکری، دا د Expedite کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منور خان صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ سر، اس قسم کا Same question ہے، میں بھی منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں سر کہ لگی مروت میں بھی ہائر سیکنڈری سکول 13-2012 کی اے ڈی پی میں، اب تقریباً وہ بلڈنگ کمپلیٹ ہے لیکن یہی مسئلہ ہے کہ ابھی تک Handing and taking over نہیں ہو رہی اور میرے خیال میں کافی عرصہ ہو گیا کہ وہ بلڈنگ کمپلیٹ پڑی ہے اور یہ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ کم از کم اس سلسلے میں کوئی کارروائی کریں اور اس کو جلد از جلد پوسٹل سینکشن کریں تاکہ وہ کام شروع کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سلیم خان پلیز، سلیم خان پلیز۔

جناب محمد سلیم خان: تھینک یو، سر۔ یہ Same مسئلہ جو ہے، یہ میرے ڈسٹرکٹ پتھرال میں بھی ہے اور اکثر صوبے کے اندر یہ مسئلہ ہے کہ بلڈنگ بن جاتی ہے مگر اس کی ایس این ای کی Approval میں کئی سال لگ جاتے ہیں، سکول کی بلڈنگ بننے کے پانچ سال بعد بھی وہاں پہ سٹاف نہیں دیا جاتا ہے، تو اسی وجہ سے بہت ایک Huge money بلڈنگ میں لگائی جاتی ہے، پھر وہ اسی ایس این ای کی وجہ سے وہ سارا جو پراسیس ہے، وہ Incomplete رہتا ہے اور لوگوں کو اس سے پھر فائدہ نہیں پہنچتا۔ تو میری گزارش منسٹر صاحب سے یہی ہے کہ یہ پراسیس جو ہے، یہ ایس این ای، Handing / taking، جو بھی پراسیس ہے، اس میں کوئی ایسا طریقہ کار اپنایا جائے کہ جو نئی بلڈنگ کمپلیٹ ہوگی، اس کے فوراً بعد ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک ٹیم جا کے اس کی مکمل Verification کے بعد اس کو اپنی تحویل میں لے، اس کے بعد ایس این ای جو ہے، پراسیس، وہ مطلب ہے کہ Limited time میں تھوڑے وقت میں ہو جائے تاکہ لوگوں کو، جو کام ہم کر رہے ہیں لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ نوابزادہ ولی محمد خان، پلیز۔

نوابزادہ ولی محمد خان: جناب سپیکر! خنگہ چچی زمونہ۔ دہی زرین گل خان صاحب اووٹیل، زمونہ پہ علاقہ کبھی پہ 2004 کبھی سکولونہ جوہ شوی دی، پرائمری او بیا ہغی تقریباً اوس ہم زما پہ خیال لس کالہ وشول چچی ہغہ سکولونہ نہ کمپلیٹ شوی دی او نہ گورنمنٹ تہ Handover شوی دی۔ چونکہ ولہی چچی دغہ

سکولونہ تر اوسہ پورې د دې دغه علم نشته چې یره په دې باندې فنډونه ولې نشته یا په دې باندې ځنو باندې چھتونه نشته، لاندې فنشنگ کار نه دے شوے او نورې پکښې هم دغسې چې کومې مسئلې دی نو ډیر کارونه پکښې پاتې دی او په لسو کالو کښې دا سکولونه ما وئیل مطلب دا دے مکمل نه شول نو آیا زمونږ دا تعلیم به څنگه ترقی کوی؟ نو زما هم په دې باندې دا ریکویسټ دے منسټر صاحب ته چې دا دے خپل دې باندې دغه وکړی، وضاحت۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسټر ایجوکیشن، پلیر۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا دوی چې د لسو کالو کومه خبره وکړه نو هغه خوبه

بابک صاحب د هغې جواب ورکړی ځکه چې زه (هنسی) خوددري څلورو میاشتو جواب ورکولے شم، هغه که زما په خیال بابک صاحب ورکړی نو زیاته به بنه وی۔ بهر حال دا چې تاسو کومه مسئله دغه کړه، دا بالکل حقیقت دے۔ په مردان کښې هغه بله ورځ زمونږ میتنگ وو، د 2007 نه 2008 نه یو سکول جوړ شوے وی، هغې ته د واپدا کنکشن نه وی، د هغې د وچې پاتے وی، چې ورته اووایې چې یره دا ولې نه دے شوے، یره جی مونږه ورته خط لیکلے وو، هغوی مونږ له واپس جواب نه دے را کړے۔ بلې محکمې ته، سی اینډ ډبلیو ته، یره جی دا خو مونږه ورته خط لیکلے وو، جواب ئے نه دے را کړے۔ نو زه پخپله په دې دغه کښې یم چې مونږ له، دیکښې حالانکه ستاسو دغه نشته زمونږ حکومتی کار دے خو دا پکار ده چې مونږه دا دوه درې محکمې، ستاسو خبره صحیح ده چې دا مونږه رایوځای شو، نو ما ورته دا خبره وکړه، ما ورته وئیل تاسو یو خط ولیرو او هغه تا له جواب تر قیامتہ نه رالیږی نو تر قیامتہ به دا سکول دغه شان پروت وی چې پیسې پرې لکیدلې دی یا لس یا شل یا کروړ یا هر څومره او هغه دغه شان پراته دی؟ نو دې د پاره به ان شاء اللہ تعالیٰ مونږه څه نه څه میکینزم جوړوؤ چې دا دوه درې ادارې چې کومې Concerned دی، خصوصاً د دغه سره د واپدا والا زیاته دغه راځی د بجلئ چونکه کنکشن خبره وی یا ورسره سی اینډ ډبلیو راځی، د دغې به څه میکینزم جوړ کړو چې دا سکول جوړ شی او پیسې پرې ولگی چې هغه زر تر زره Operational شی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ جی۔ کونسن نمبر 33، جناب زرین گل صاحب۔

* 33 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع تورغر میں ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع تورغر میں موجود ہائر سیکنڈری سکول میرہ مداخیل، گڑھی حسن زئی میں گزشتہ حکومت کے دوران بھرتی شدہ افراد اور امیدواروں کی مکمل میرٹ لسٹ فراہم کی جائے;

(ii) کیا ان خالی آسامیوں پر بھرتیاں مکمل ہو چکی ہیں، نیز ان بھرتی شدہ امیدواروں کی مکمل میرٹ لسٹ کی کاپی فراہم کی جائے، اگر بھرتی نہیں ہوئی ہے تو وجوہات بتائی جائیں؟
جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) جواب نفی میں ہے۔

(ii) جیسا کہ (الف) کے جواب سے ظاہر ہے کہ ضلع تورغر میں کوئی ہائر سیکنڈری سکول موجود نہیں، لہذا بھرتی نہ ہونے کی وجوہات بھی ندارد۔

جناب زرین گل: دیرہ شکر یہ، محترم سپیکر صاحب۔ دا جی سوال نمبر 33۔ محترم

سپیکر صاحب! د دہی پہ جز (ii) کبھی ما وئیلی دی، تپوس مہی کرمے دے "کیا ان خالی آسامیوں پر بھرتیاں مکمل ہو چکی ہیں، نیز ان بھرتی شدہ امیدواروں کی مکمل میرٹ لسٹ کی کاپی فراہم کی جائے، اگر بھرتی نہیں ہوئی ہے تو وجوہات بتائی جائیں؟" دوئی پہ جواب کبھی وئیلی دی چھی جیسا کہ ایک جز کے جواب سے ظاہر ہے کہ ضلع تورغر میں کوئی ہائر سیکنڈری سکول موجود نہیں، لہذا بھرتی نہ ہونے کی وجوہات بھی ندارد۔۔۔۔۔

آواز: ندارد۔

جناب زرین گل: ندارد۔ (ہنسی) اوس جناب سپیکر صاحب، عجیبہ خبرہ دا دہ

چھی دوئی وائی ہائر سیکنڈری سکول ہدو وجود نہ لری، زہ پخپلہ خلور پینخہ پیری ایم پی اے پاتے شوے یم، دا ہائر سیکنڈری سکول چھی دے ہغہ زما پہ خپل کلی کبھی میرہ مداخیل زما کلے دے او 97-1996 کبھی ما دغہ کرمے وو، اوس تاسو وگورپی چھی د ہغی شپارس کالہ، دا 2013 دے او درپی کالہ، دا شپارس کال دے او محکمہ تعلیم وائی چھی د سرہ ہدو ہغہ وجود نہ لری۔

(قلم)

جناب ڈپٹی سپیکر: زرین گل صاحب کے بڑے ٹیکنیکل کوچنگز ہوتے ہیں، بہت تیاری سے آتے ہیں تو وزیر تعلیم صاحب سے گزارش ہے کہ ان کا سامنا کریں۔ (قلم)

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بنہ جی، خنگہ چہی زرین گل صاحب او وئیل چہی ہلتہ سکول شتہ او زمونہ د ریکارڈ مطابق، لکہ ماتہ چہی ریکارڈ مہیا شوے دے، د ہغہی ریکارڈ مطابق دلته سکول نشتہ نو کہ چہی دا خبرہ تھیک دہ چہی حقیقت کنبہی سکول وی او دلته دا خبرہ راغلی وی چہی سکول نشتہ نو زہ درتہ د اوس نہ دا وایم چہی دا چا دغہ کرے دے نو د ہغہ خلاف بہ، اول بہ ئے سسپنڈ کوم د ہغہی نہ پس بہ د ہغہ نہ انکوائری کیبری ان شاء اللہ، (تالیاں) چہی غلط بیانی چا کرہی دہ، کہ ہر چا کرہی دہ، کہ زما د دیپارٹمنٹ نہ نو زہ بہ ورومبے پکار دہ چہی زہ تپوس کوم چہی یرہ ولہی غلط بیانی کوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاء اللہ آج عارف خان صاحب اب Swing میں آچکے ہیں، ان شاء اللہ زرین گل صاحب کے سارے کام ہو رہے ہیں جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ سوال ہاؤس میں آنے کے بعد یہ تو ہاؤس کی پراپرٹی بنتا ہے تو یہ ہاؤس کو جو غلط جوابات دیکر ہاؤس کا وقت ضائع ہوا، ان کا استحقاق مجروح ہوا، اس کا کیا ہوگا؟ جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یہ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا کیا ہوگا؟ مطلب میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا۔۔۔ (قلم اور تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں آئندہ کیلئے ہم آپ کو ان شاء اللہ تسلی دیتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اس کی جو سزا ہوتی ہے، وہ آپ بتادیں کہ کیا اس کی کیا سزا ہوگی؟ میں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ کو سزا دے سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوچنگ نمبر 34، جناب زرین گل، ایم پی اے صاحب۔

* 34 _ جناب زرین گل: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2011-12 اور 2012-13 میں محکمہ تعلیم ضلع تورغر کے پرائمری، مڈل، ہائی بوائز اور گرلز سکولوں کے فرنیچر، چاک، ٹائٹس اور کمپیوٹر کیلئے رقم فراہم کی گئی تھیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ سال 2011-12 اور 2012-13 میں ضلع تورغر کے تمام بوائز سکولوں کیلئے ضروری اشیاء کی خریداری کر لی گئی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ ان اشیاء کی خریداری کیلئے محکمہ تعلیم کے مروجہ طریقہ کار کو بالائے طاق رکھ کر فرضی فرم کے ذریعے ناقص اشیاء کی خریداری کی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان منظور شدہ اشیاء اور خرچ شدہ فنڈز کی تفصیل کے ساتھ سکولوں کو دی گئی اشیاء، تعداد کے حساب سے فی سکول اشیاء کی فراہمی کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز فرم کا نام، ٹھیکیدار کا نام اور خرید شدہ اشیاء کے بلوں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، سال 2011-12 میں سکولوں میں فرنیچر کیلئے پانچ لاکھ 80 ہزار اور جیوٹ ٹاٹ کیلئے دس لاکھ روپے فراہم کئے گئے تھے اور سال 2012-13 میں فرنیچر کیلئے ایک لاکھ 60 ہزار روپے اور ٹاٹ کیلئے ایک لاکھ 30 ہزار روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) جی نہیں، سال 2011-12 میں سکولوں کیلئے کوئی خریداری نہیں ہوئی جبکہ 2012-13 بشمول سابقہ بجٹ 2011-12 خریداری کیلئے حکومت کے مروجہ طریقہ کار کے مطابق کارروائی جاری ہے۔

(ج) جی نہیں، خریداری کیلئے مروجہ طریقہ کار حکومت کی منظور شدہ فرموں کے ذریعے کی جا رہی ہے۔

(د) فرنیچر حکومتی ادارے ایس آئی ڈی بی سے خریدا جا رہا ہے جبکہ ٹاٹ کیلئے خریداری کا ٹینڈر محکمہ اطاعات کے ذریعے اخبار میں مشتہر کر دیا گیا ہے اور خریداری کا عمل مکمل ہوتے ہی تفصیل فراہم کی جائے گی۔

جناب زرین گل: (ہنسی) دیرہ مننہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دیکھنی ما تپوس کرے وو چھی سال 2011-12 او 2012-13، تاسو د دی سکولونو د پارہ پرائمری مڈل، ہائی بوائز / گرلز سکولونو د پارہ فرنیچر، ٹاٹ، چاک، ٹاٹ، کمپیوٹر تاسو شے اخستے وو؟ دوئی پہ جواب کنبھی وائی چھی پانچ لاکھ 80 ہزار روپئی مونبرہ فرنیچر د پارہ، دس لاکھ مونبرہ د ٹاٹونو د پارہ، بیما ورتہ دا وروستو دغہ کپی دی چھی تاسو ماتہ وبنایی چھی تاسو کوم کوم سکول تہ Supply کپی دی؟ دوئی جی د سکولونو د سرہ دغہ ونکرو او خپل ہغہ شے

تھیک کولو د پارہ، د دوئی دا خیال وو چہ گنہی زہ بہ دا اووایم چہ دیکنبہی شہ گھپلہ شوہی دہ، نو دوئی اووئیل: فرنیچر حکومتی ادارے ایس آئی ڈی بی سے خریداجا رہے جبکہ ٹاٹ کیلئے خریداری کاٹینڈر محکمہ اطلاعات کے ذریعے اخبار میں مشتہر کر دیا گیا ہے اور خریداری کا عمل مکمل ہوتے ہی تفصیل فراہم کی جائے گی۔ زہ حیران دا ایم چہ 2011-12 کنبہی پیسہ دغہ شوہی دی او دوئی اوس مالہ جواب را کوی چہ ہغہ اوس Under process، نو آیا دا دومرہ کالونہ چہ دی نو پہ دہی سکولونو کنبہی دا خلق بہی تاپہ، بہی چاکہ او بہی دغہ نہ دا تعلیم کیری او بہی بلیک بورڈ نہ؟ زہ دا تپوس کوم۔

Mr. Deputy Speaker: Ji, Minister Education, please for reply.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا خو جی چہ کوم تفصیل دے، ہغہ تاسو تہ ملاؤ شوے دے، دا اماؤنت چہ کوم د تاپت د پارہ دس لاکھ روپی، پانچ لاکھ 80 ہزار بل، بل او دا تاسو بہ خامخاسرکاری سکولونہ لیدلی وی، د افسوس مقام دے، دیر زیات د ہغہی بد حال دے او حقیقت خبرہ دا دہ چہ کہ تاسو وایئ چہ داسہی سرکاری سکولونہ نشتہ چہ پہ ہغہی کنبہی تاپت ہم نہ وی، داسہی سرکاری سکولونہ شتہ دے چہ پہ ہغہی کنبہی، سرکاری سکولونہ دی چہ پہ ہغہی کنبہی تاپت نشتہ دے او ماشومانو تہ وائی چہ خان سرہ بوجئی راورئی او ہغوی خان تہ لاندہی بوجئی ایردی او پہ ہغہی باندہی کنبہی، نو دا کہ دوئی تہ دغہ نہ وی شوے نو لکہ ہم دغہ خبرہ دہ، تاسو تہ ما دا اووئیل چہ بغیر د تاپت نہ بہ ہغوی گزارہ کپڑی وی، دیر سرکاری سکولونہ دی، پہ ہغہی کنبہی بغیر د باؤنڈری وال نہ، د جینکو سکولونہ دی، بغیر د تائبلت نہ گزارہ کیری، نو پہ دہی کال کنبہی چہ دوئی تہ نہ دی ملاؤ شوی، د 2011-12 خبرہ دہ نو پہ دیکنبہی بہ دوئی۔۔۔۔۔

جناب زرین گل: زما گزارش دا دے۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی۔

جناب زرین گل: دا چہ کوم دے، رقم دا دے کنہ جی، ماچہ تپوس کیرے دے نو وائی چہ جی ہاں، سال 2011-12 میں سکولوں میں فرنیچر کیلئے پانچ لاکھ 80 ہزار اور جیوٹ ٹاٹ کیلئے دس لاکھ روپے فراہم کئے گئے تھے۔ اوس بنکتہ چہ کوم دے، د جز (د) پہ جواب

کبني، د جز (i) و وائي چي فرنيچر حڪومتى ادارے ايس آنى ڈى بى سے خريدار هائے جبکہ ٹاٹ كيلئے خريدارى كا ئينڈر محكمه اطلاعات کے ذريعه اخبار ميں مشتھر كر ديا گيا هے اور خريدارى كا عمل مكل هوتے هے تفصيل فراهم كى جائے گى، يعنى په 2011-12 كبني ايلو كيشن شوے دے او دوئ به اوس چي كوم دے ما له تفصيل را كوى چي هغه به خريد كوى او بيا به د سكو لونو ماتھ تفصيل را كوى چي كوم سكو ل ته تابت او چاك فرنيچر ورسيدو؟ زه دا تپوس كوم۔

وزير برائے ابتدائى و ثانوى تعليم: تهنيك شوه جى۔

جناب احمد خان بهادر: جناب سپيكر!

جناب ڈپٽى سپيكر: جناب احمد خان بهادر، پليز۔

جناب احمد خان بهادر: تهنيك يو، مسٽر سپيكر۔ سر، Minister concerned دا وئيلي شى چي دا دوئ كوم وئيل چي مونبر دا پيسې وركرې دى، دا ئے په خه مد كبني وركرې دى، آيا دا پى هى اے كبني وركرې شوې دى كه نه دا خه سپيشل پيڪج وركرے شوے دے؟

جناب ڈپٽى سپيكر: جى منسٽر ايجو كيشن، پليز۔

وزير برائے ابتدائى و ثانوى تعليم: دا خو جى فريش كوئسچن دے، دا خو زما په خيال په هغې كبني دغه شى دا دوئ چي كوم ډيٽيل يادوى، دا خود فريش كوئسچن په طور باندي Deal كيرى خودا دوئ ته چي ما كوم ډيٽيل او وئيل، د دوئ كه فرض كره نور دغه پكار وى، په دې باره ډيٽيل پكار وى نوزه به تاسو له نور دركرم، چي خومره مكل ډيٽيل وى، زه به تاسو ته Provide كرم۔

جناب منور خان ايڏو كيوٽ: جناب سپيكر!

جناب ڈپٽى سپيكر: جى منور خان، پليز۔

جناب منور خان ايڏو كيوٽ: لكه منسٽر صاحب ته زما خيال دے لكه چي ډير معلومات نشته په دې باندي كنه نو دا سر، زما ريكويست دے چي دا سليكٽ كميتي ته واستوى، دا كوئسچن، دا ٽول چي كوم كوئسچنز زرين گل صاحب كرى دى نو هلته به دا ٽول خيزونه Trace شى، كم از كم د هغه كس پته به هم ولگى چي يره

واقعی دا کوم غلط بیانی ئے کړې ده په دې فلور باندې اسمبلی ته نو زما دا ریکویسټ دے چې دا د دغه ته لار شی نو تاسو ته به هم کم از کم پته ولگی چې دا خوک تاسو سره دغه شان مذاق کوی سر۔ تھینک یو، سر۔
جناب سپیکر: جی منسٹرا بجو کیشن۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: لار د شی جی، دوئی به ہم شی، د دوئی چې پکبني ہم خه دغه پکار وی، هغه به ہم شی، مونږ به هم شو، زه به ورسره هم کبنيم، د دوئی چې خومره ډیټیل پکار وی، هغه به ورتہ ملاؤ شی۔
(قطع کلامیاں)

اراکین: کمیٹی کے حوالے کر دیں۔
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: او، کمیٹی کو چلا جائے، زرین گل صاحب به ہم شی او نور که پکبني خوک دغه کول غواړی نو ہم د پکبني شی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیج دیتے ہیں، ہاؤس سے اجازت لے لیتے ہیں۔

Is it the desire of the House that Question No. 34, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Standing Committee.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ سارے کو نُسچن چلے گئے جی؟
جناب ڈپٹی سپیکر: دا یو کو نُسچن چې کوم کو نُسچن نمبر 34 دے۔
جناب زرین گل: او سر، دا ټول به هلته دغه کړو، ټول۔
جناب ڈپٹی سپیکر: وشو جی دا۔ 'نیکسٹ'، کو نُسچن نمبر 35، جناب زرین گل صاحب، ایم پی اے۔
* 35 _ جناب زرین گل: 19 جنوری 2013 کو ضلع تورغر کے گرلز پرائمری سکولوں کا خالی آسامیوں پر غیر مقامی خواتین اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) انٹرویو اور ٹیسٹ میں شریک تمام امیدواروں کے مکمل کوائف کی فہرست، نیز تعینات ہونے والی خواتین اساتذہ میں مقامی اور غیر مقامی کتنی ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا مذکورہ بھرتیوں میں مقامی ایف اے اور بی اے پاس امیدواروں کو نظر انداز کر کے غیر مقامی اساتذہ کی تعیناتی سے تو رغر جیسے پسماندہ علاقے کی خواتین کیلئے تعلیم کے شعبہ میں روکاؤٹ پیدا نہیں کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، حکومت خیبر پختونخوا کی بھرتی پالیسی / اجازت نامہ کے مطابق بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) (i) انٹرویو اور ٹیسٹ میں شامل تمام امیدواروں کی حتمی میرٹ لسٹ (ندارد) جس میں امیدواروں کے مکمل کوائف واضح ہیں جبکہ بھرتی شدہ کل 83 زنانہ PST(F) میں سے تین تپہ وارز / یونین کونسل وارز تو رغر، 78 اوپن میرٹ متصلہ اضلاع اور دو معذور کوٹہ (دو فیصد) کی تعیناتی خالصتاً میرٹ و قواعد و ضوابط اور مروجہ حومتی پالیسی کے مطابق انتہائی شفاف انداز میں کی گئی ہے۔ (نقل تقرری ندارد)۔

(ii) جی نہیں، ضلع تو رغر کو اولین ترجیح دی گئی ہے اور بمطابق مروجہ حومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط پر صرف تین امیدوار پورا ترقی تھیں جن کی تعیناتی میرٹ پر کردی گئی ہے جبکہ کسی کی ساتھ کوئی خلاف قانون اور خلاف پالیسی سلوک نہیں کیا گیا ہے۔

جناب زرین گل: دیرہ مننہ، محترم سپیکر صاحب۔ محترم سپیکر صاحب! سوال نمبر 35 (الف)، (ب)۔ دا جی ما د دوئی نہ تپوس کرے وود دې بھرتو متعلق۔ زہ تاسو ته جی یو، داسې چل و و چې زمونږ دا علاقہ چې وہ، تو رغر، دا مخکښې Self rule وہ، دا علاقہ سرکار نه وه، دا دوه کاله وشو چې راغله۔ مونږ ته دا وینا وشوله چې تاسو کوم وخت کښې ضم شئ کنه، تاسو له به ضلع جوړه کرو نو Jobs به Create شئ نو ستاسو بې روزگاری به ختمه شی، نو ستاسو غربت به ختم شی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب زرین گل: ستاسو غربت به ختم شی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں تمام اراکین اسمبلی سے گزارش کرتا ہوں کہ اس فورم کے ڈیکورم کا خیال رکھیں اور Attentive رہیں، پلیز۔ جی محترم زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: وئیل چي تاسو ته به Jobs پيدا شي او ستاسو چي کوم دے ، نو مونږ Surrender کړو هغه خپل Self rule خو اوس جي، يو کونډه بنځه وه، هغه په گره ډيره مينه وه، په گره ډيره مټنه وه نو چا ورته او وئیل چي فلانکي! داسي چل وکړه دا هندو کونډ شوے دے او دا هندو واخله نو د هغه به کور آباد شي او ته به گره وخورې، هغه ولگيده هغه هندو ئے واخستو۔ بيا ترينه تپوس چا وروستو وکړو چي فلانکي! تا خو به گره ډيره خورلې وي۔ هغې وئیل چي هندو مې هم واخستو او گره مې هم ونه خوره۔

جناب ډيپي سپکیر: ونه خوره؟

جناب زرین گل: نه کنه (تمه) چرته هغه هندو به شوم وو۔ په دې سوال کښي جي عجيبه خبره دا ده چي تورغر کښي يو طرف نه د يو کونډچن جواب را کوي چي هائرسیکنډري سکول نشته دے، يعني هغه به Functional نه وي، بل طرف نه ميرت پاليسي دايم اے، ايم ايس سي، د پي ايس تي د جينکو ايبنوډي ده، نو د کوم ځائي نه؟ د بونيير، د شانگلي، د مانسهرې، د بتگرام، دا جينکي ئے راوستلې هلته۔ اوس عجيبه خبره دا ده، زه ترينه تپوس کوم چي آيا مذکورہ بھرتيوں ميں مقامی ایف اے اور بي اے پاس امیدواروں کو نظر انداز کر کے غیر مقامی اساتذہ کی تعیناتی سے تورغر جیسے پسماندہ علاقے کی خواتین کیلئے تعلیم کے شعبہ میں روکاؤ پیدا نہیں کی گئی؟ نو دوي جواب ورکوي جي، وائي چي "جی نہیں"، محکمہ تعلیم وائي چي "جی نہیں، ضلع تورغر کواولين ترجیح دی گئی ہے" اولين، اولين څنگه ترجیح ئے را کړې ده چي ترياسي پوستونه وو په تورغر کښي، ترياسي، Eighty چي کوم دے د بھر نه راغلي دي، اتيا، دري صرف د تورغر بھرتي شوي دي، نو تاسو ماته او وائي دا اولين ترجیح ده؟ بنه بيا هغې کښي دوه جي د معذورو پوستونه وو، هغه معذوره هم ئے د بھر نه راوستي دي، ولې په تورغر کښي معذوره نه وو؟ صحت مند هم نشته، معذوره هم نشته، زما خيال دے کډه به وکړو څو به، دوي د راځي په پوليس کښي کوهستانيان راغلي دي (تمه) او په تعلیم کښي دا دغه راغلي دي، بونيروال (تمه) راغلي دي، مونږ به د دغه ځائي نه کډه وکړو څو به ترينه، دا به ورته پرېردو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار بابک صاحب تہ بہ ریکویسٹ کوم۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بابک صاحب! پکار دہ چہ دا جوابونہ تاسو ور کړئ
خکھ چہ ستاسو دور دی، دا تاسولہ پکار دہ چہ ور کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار بابک صاحب، پلیز۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! داسی دہ چہ زہ ہم پینخہ کالہ د ایجوکیشن
منسٹر پاتے شوے یم، دلته خو زمونر ډیر دا میڈیا والا ناست دی چہ کلہ بہ یو
کوئسچن راغے نو ستاسو پہ خائې باندي چہ کوم محترم سپیکر صاحب ناست
وو نو دلته بہ پینخلس پنخلس سپلمنتیری، زمونر مشران بہ پاخیدل او چونکہ دا
کوئسچن چہ وی، دا دھاؤس پراپرتی وی او پہ دیکبني هيخ شک ہم نشته دے
چہ نوے حکومت راغله دے نو زہ د زہ نہ وایم چہ زما، پینخہ کالہ د
ایجوکیشن منسٹر پاتے شوے یم نو زما تولې همدردی چہ دی، دا د عاطف خان
سرہ دی خکھ چہ ما ہم پینخہ کالہ ډیرې زیاتې سختې تیرې کړې دی۔ تر کومې
پورې چہ د تور غر تعلق دے، بالکل تور غر زمونر پہ حکومت کبني ضلع شوه او
زما یقین دا دے چہ، بھر حال زمونر محترم ممبر صاحب زمونر د اپوزیشن غرے
دے، هغه تہ بہ شاید چہ پہ دې ضلع باندي تحفظات وی خکھ چہ هغه یو ترائبل
علاقہ دہ، قبائلی رسم و رواج وو، هلته جرگې وې، هلته حجرې وې خو چونکہ
هغه ضلع چہ وه، هغه ډیره زیاتہ ضروری وه۔ تر کومې پورې چہ د دې خبرې
تعلق دے او پکار دہ چہ دا کوئسچن هلته کمیٹی تہ لارو، پہ هغه اشتہار کبني
بیا دا Option ور کړے شو، ترجیح چہ دہ دا تور غر تہ ور کړې شوې دہ خو چونکہ
بد قسمتی دا وه او اوس ہم بد قسمتی دا دہ چہ پہ تور غر کبني Educated خلق
چہ دے، هغه نہ وو او هلته سکولونہ چلول وو نو دا بھر حال جواب خو بہ
حکومت ورکوی، زہ خون حکومت نہ یم، زہ پہ اپوزیشن کبني یم او بنہ وه
منسٹر صاحب ډیره بنہ خبرہ ہم وکړه چہ کمیٹی تہ راشی او کہ پہ میرٹ کبني

خہ ہم Violation شوے وی، خہ ہم Violation شوے وی، خنگہ چہ منستیر
صاحب خبرہ و کپہ چہ سزا ورتہ ملاؤ شی۔

(عصر کی اذان)

Mr. Deputy Speaker: Mr. Atif Khan, please for reply.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی سپیکر صاحب!

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب زور آور دے، ہغہ تہ بہ اول تائم ور کرو۔ مولانا
مفتی غفور صاحب۔

جناب محمد عصمت اللہ: مہربانی جی، داستاسو مہربانی دہ جی۔ جناب سپیکر صاحب! اصل
میں اس مسئلے سے اور اس مصیبت سے ہم بھی گزرے ہیں جی۔ ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ تعلیمی ایمر جنسی
ہو اور جو پسماندہ علاقے ہیں وہاں پرائیوٹ کیشن عام ہو، آجائے مقامی سطح پر اور دوسری طرف اگر ہم پالیسی
اس طرح بنائیں کہ اس ڈسٹرکٹ سے، Out district سے کسی مخصوص انداز میں، جناب سپیکر! میں
آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ابھی تک کوہستان اور تورغر اس
پوزیشن میں نہیں ہیں کہ یہ محکمہ تعلیم کا جو ضلعی آفیسر ہوتا ہے، ای ڈی او، وہ وہاں کا اپنا ہو، وہ باہر کا ہوتا
ہے۔ جب وہ باہر کا ہوتا ہے تو پھر وہ جب ادھر سیکرٹریٹ میں آتا ہے تو ایک سے کہتا ہے کہ اگر آپ کے
پاس کوئی فیمل سائڈ پر اگر کوئی اس قسم کا بندہ ہو تو میرے پاس پوسٹ خالی ہے، تورغر کا ای ڈی او بھی یہی
کہتا ہے، پھر وہاں سے وہ پوسٹیں ادھر سیکرٹریٹ میں کسی کو تحفے میں دیتا ہے، کسی دوسرے کو تحفے میں دیتا
ہے تو اس وجہ سے اس کو روکنے کیلئے، کیونکہ یہ ڈسٹرکٹ کیڈر پوسٹ ہے تو وہاں پر پہلے یہ رعایت دی گئی
تھی ان اضلاع کو کہ وہاں کے ایف اے خواہ وہ Untrained ہو، فیمل سائڈ پر، اگر ایف اے نہیں ہے تو
یہ 'الف زبر آ'، 'ب زبر با'، A B C D، یہ تو میٹرک والے بھی سکھا سکتے ہیں، تو وہاں کا جو میٹرک ہو،
خواہ وہ Untrained ہے تو اسکو بھرتی کیا جائے اور پھر بالخصوص کوہستان اور تورغر اور ان علاقوں کیلئے چند
سالوں تک تو ڈل پاس کو بھی ترجیح دی جاتی ہے جناب سپیکر، تو اس سے کافی فرق پڑا ہے وہاں پر، کیونکہ ان
علاقوں میں تو اس طرف تعلیم کیلئے آنا جانا بھی کافی مشکل مسئلہ تھا۔ تو وہاں پر باہر کے کرایے پر اور ساتھ
چوکیدار رکھ کر آنے جانے سے یہ تعلیمی ماحول وہاں کا تبدیل نہیں ہوگا، تو اس کا واحد حل یہ ہے کہ تھوڑی
سی، اس میں جو پسماندہ علاقہ ہے، ان کیلئے Relaxation اور ان کیلئے مراعات خصوصی طور پر دی جائیں

تاکہ وہاں کے لوگوں کیلئے روزگار بھی فراہم ہو اور جیسا کہ زرین گل لالانے کہا کہ ہم نے، ابھی کہا گیا کہ آپ کو Jobs مل جائیں گی تو انکا وہ طمع اور توقع بھی پورا ہو، تو اس حوالے سے یہاں سے وہاں، پھر ان کیلئے رہائش کا بھی بڑا بندوبست ہوتا ہے، بالخصوص فیملی سائڈ پر ان کو سہارا دینے کا بھی بہت بڑا بندوبست ہوتا ہے تو لہذا جناب والا، اس کا مستقل حل یہ ہے کہ وہاں تو رغر کے جو مقامی باشندے ہیں، خواہ وہ اگر تعلیم میں تھوڑے سے کم بھی ہیں تو ان کو رکھا جائے، تب یہ مسئلہ حل ہو گا ورنہ اس قسم کے حالات، یہ کرائے پر، اور معروضی حالات کے ساتھ یہ نہیں چل سکے گا جناب والا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ منسٹر ایجوکیشن پبلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر تعلیم): سپیکر صاحب، دا خود دوئی علاقہ دہ نو خامخا دوئی کہ خیل Priority دا ساتل غواہی چہی ہلتہ د یو کس تہ روزگار ملاؤ شی نو ہغہ ہم د دوئی خوبنہ دہ خو بہر حال د قانون مطابق چہی د یو پوسٹ کوم کوالیفیکیشن دے نو ہغہ بہ بیا د قانون مطابق پہ ہر خائی کبنی ہغہ کوالیفیکیشن وی، ہغی کبنی بیا مونر داسی نشو کولے چہی پہ یو خائی کبنی ئے کم کرو، یو خائی کبنی ئے سیوا کرو خو بہر حال کہ تاسو دا غواہی او کہ اسمبلی دا دغہ کوی، کہ قانون دا اجازت ور کوی نو مونر تہ پکبنی ہیخ شہ مسئلہ نشتہ خو زما صرف یو ریکویسٹ بہ وی، زہ کہ مثال پہ طور بانڈی د تور غریم او ماتہ کوالیفائیڈ ٹیچر د بونیر نہ یا دیخوا تہ بل د سترکٹ نہ راخی او ہغہ زیات تعلیم یافتہ وی او ہغہ زما بچو تہ زیات بنہ سبق بنودلے شی نو زہ بہ وایم چہی یرہ خیر دے د دغہ د سترکٹ نہ د راخی خو چہی زما بچو تہ سیوا بنہ تعلیم خوک بنہ بنودلے شی، یو ٹیچر خو کہ فرض کرائی مثال پہ طور بیا بہ تاسو وایم چہی دا اتم ہم نہ، شپرم والا ورلہ وساتئی نو کہ شپرم والا ورلہ مونر وساتو او ہغہ ہغہ حساب سرہ ماشومانو تہ، یو کس تہ یا یوہی کسہی تہ خو بہ روزگار ملاؤ شی خو چہی پہ ہغی سکول کبنی خومرہ دغہ راخی نو کہ د ہغہ ہغہ زیات کوالیفائیڈ خلق وی او ہغوی تہ بنہ تعلیم مہیا کبیری نو زما پہ خیال زمونر د پارہ، خکہ چہی پہ دہی سرکاری سکولونو کبنی ہول د غریب سری بچی پکبنی سبق وائی نو کہ مونر دا دغہ وساتو چہی یرہ دغہ ستیندر د کوشش دا وکرو ان شاء اللہ تعالیٰ چہی دا

ستينڊرڊ رااوچت شي او مونڊرڊوئ له بنه کواليفائيڊ خلق ورکړو او دغه بچو ته صحيح تعليم ملاؤ شي، زما په خيال چي زمونږ ورومبئي Priority دغه پکار ده۔
جناب ډپټي سپيکر: جی زرین گل صاحب، پليز۔

جناب زرین گل: وزیر صاحب چي کوم دے نوے سرے دے، دے د دي نه نه دے خبر، دا پالیسی مخکښې نه راروانې دی۔ زمونږ د پاره ميټرک به، زانانہ نه چي هلکان به هم ميټرک، اتم جماعت، د فضل الحق په وخت کښې اتم جماعت، بيا د هغې نه وروستو ارباب جهانگير په وخت کښې ميټرک وو، اوس زانانہ به راخي مالہ د بونير نه، د شانگلې نه يا د مردان نه به راخي او هغه به ايم ايس سي وي، هغه هلته د سره سرک نشته، د رهاش ځانې نشته، بندوبست ئے د دغه نشته، هغه به ماته څنگه دغه کوي؟ د دوي کار خو به وشي چي هغوي ته به روزگار ملاؤ شي، زما کار په دي نه کيږي، هغه خود ډبل ايم ايس وي خو چي سبق نه وائي نوزه پرې تندر لگوم؟ مالہ خو هغه مقامي لسم جماعت هغه زانانہ پکار ده چي هغه په هغه کلي کښې موجود وي چي څه خو به ورته پرهاؤ کړي۔ اسکونو ټول خوشي دي، پالیسی به څنگه نه بدلوي، پيښور او تورغر يو شان يو معيار لري؟ دلته سرکونه دي، دلته Facilities دي، يو د مالاکنډ ډويژن نه به راخي، په هزاره ډويژن کښې تورغر باندي به اتيا جينکي چي کوم دي، هلته به هغه سکولونو کښې دغه وائي چي پياده به ځي، څلور څلور گهټي به پياده منزل کوي؟ نو دا لوکل جينکي چي هلته دي نو هغه وږي نه بهرتي کوي؟ دا څه خبره ده، پالیسی د هرې علاقې د پاره جدا جدا هم کيدے شي۔ څه دا ستينډنگ کميټي ته وليږي، هلته به ئے Thrash out کړو۔

جناب ډپټي سپيکر: جی۔ محترم سراج الحق صاحب، پليز۔

جناب سراج الحق {سينيئر وزير (خزانہ)}: جناب زرین گل صاحب د خپلو خيالاتو مسلسل اظهار وکړو او زه داد ورکوم چي دانن خو ټوله ورځ زمونږ تورغر واخسته او زرین گل واخسته، بهرحال دا د علاقې نمائندگي کوي، د ضلعي نمائندگي کوي، مونږ ئے Appreciate کوؤ، شاباشے هم ورکوؤ او حوصله افزائي هم کوؤ او ملگرتيا هم ورسره کوؤ خو دا د تورغر چي کوم صورتحال دے، دغه شان صورتحال سره زمونږ دير هم مخامخ شوي وو، چترال هم مخامخ

شوی و و او دا ټول هغه پسمانده اضلاع چې په کومو کښې نوابیانې پاتې شوې دي، ریاستونه پاتې شوي دي، لیت د پاکستان سره الحاق کړې دے، دا ټولې علاقې د دغه شان مشکلاتو سره تیرې شوې دي۔ دوی د استاذانو کیله وکړه نو په دې ضلعو کښې خو پولیس به هم د بهر نه راتلل خود وخت تیردو سره نن چترال کښې هم خپل خلق راغلی دی، دیر کښې هم خپل خلق دے، بونیر کښې هم خپل خلق دے، ما جی عرض دا دے چې ایجوکیشن په دې وخت کښې، د خیبر پختونخوا، جناب سپیکر صاحب! دا وخت 40 لاکه طالب علما زموږ په سکولونو کښې سبق وائی او 28 هزار سکولونه دی په دې خیبر پختونخوا کښې خو صحیح خبره دا ده چې دې 40 لاکه د خیبر پختونخوا بچو ته هغه کوالټی ایجوکیشن په یکساں او په مساوی، او یو شان تعلیم نه دے، چرته چې څنگه هغه او وئیل پیښور دے چې هر شے میسر دے خو چرته تورغر او چرته بټگرام او چرته کوهستان غونډې علاقې دی چې هلته کښې د کال دولس میاشتنې چھټیانې وی او چې چھټیانې ختم شی بیا بارانونه وی او بیا واورې او بیا استاذان نه وی۔ زه دا منم چې تورغر ته د بونیر سرے، د سوات سرے، د مانسهرې سرے ډیر په مشکله ځی او استاذ خو لا پرېردوه سر، تورغر ته دا وخت چې کوم ای ډی اوز دی، دا هم زرین گل صاحب ته معلومه ده، دا ټول په مانسهره کښې ناست دی او شاید چرته په میاشت کښې په یووزت باندې به ورځی، نور که تاسو د یو ای ډی او نه هم تپوس وکړئ چې تا د تورغر هغه خپله علاقه کتلې ده، په کال کال کښې هغوی ته په مودو د ا توفیق نه کیږی خو زه وایم چې تیر حکومت دا یو بنه فیصله کړې وه چې تورغر له ئے د ضلعې حیثیت ورکړے دے۔ اوس ټول پرابلمز، ټول مسائل په یو ورځ کښې حل کول، دا د تیر حکومت د پاره هم گران شوی وو گنې کړی به ئے وے، اوسنی حکومت کښې هم درې څلور میاشتنې شوې دی، د دې وجې نه زما خو به تجویز وی چې په ځانې د دې چې مونږ جواب در جواب، زه به محترم عاطف صاحب ته هم درخواست وکړم او د زرین گل او ورسره د کوهستان ضلع هم زموږ یو پسمانده ضلع ده، مونږه سر سروے کړې وه د دې صوبې په باره کښې، یو اکنامک اود هغې اکنامک سروے په نتیجه کښې د ټولو نه زیات غربت دا په دې صوبه کښې په کوهستان ضلع کښې وو، ورپسې بټگرام ضلع

کښې وو، ورپسې شانگله ضلع وه او ورپسې بيا دير بالا وه او د ټولو نه بڼه معاشي او Stability هغه د جناب يوسف ايوب صاحب ضلع هري پور ضلع وه چې دلته في کس آمدني د ټولونه نه زياته وه. سر، سوال دا دے چې زمونږ في کس آمدني تاسو يقين وکړئ چې په دنيا کښې چا ته وائي نو د دې منلو ته څوک تيار نه دی خو زمونږ په دغه ضلعو کښې في کس يو ميه او سطا آمدني سر، دا صرف 27 روپي ده، 27 روپي او چې کوم زمونږ Settled areas دی نو هلته کښې زمونږ هغه في کس او او سطا يوميه آمدني هغه 47 روپي ده، يعنی چې په اسلام آباد کښې يو ماشوم د ورځې چا کليټ خوري، هغه چا کليټ زمونږ په دې درې ضلعو کښې د ورځې او سطا آمدني ده. په دې بنياد باندې زه د دې سره عرض کوم، دلته ټول زمونږ منسټرز ناست دی، دوئ د د تورغراو د کوهستان او Even سره د بتگرام، د ټول ايشوز راواخلي او زمونږ چې د دې کوم منسټر د کوم ډيپارټمنټ سره تعلق لري نو د دې ايشوز د حل کولو د پاره به مونږ ورسره کوشش او تعاون وکړو او هغه پرابلم که مونږ په دې کال کښې، Financial Year کښې حل نه کړے شو نو په راروان فنانشل بجټ کښې به هغې باندې مونږ فوکس کړے شو خو زه دا دوئ سره اتفاق لرم چې دا د سياست مسئله نه ده، دا د تورغراو د هر بچي مسئله ده، د بتگرام د هر بچي مسئله ده او د کوهستان د هر بچي مسئله ده. سر، ستاسوهم د يو غر علاقه ستاسو په حلقه کښې شته، زمونږ په علاقه کښې خلق پرائمري سکول ولې غواړي، هغه وائي چې يره تعليم پکار دے خو بنيادي مقصد دا وی چې دلته يو سکول جوړ شي نو چې زما پکښې يو سرے کلاس فور مقرر شي. بابک صاحب هم دلته ناست دے، زما د دې خبرې سره به اتفاق وکړي خو زما خيال دے چې اوس به حالات بدل شي، زما خيال دے مونږ ته په Criteria باندې، په ميرټ باندې، د عدل و انصاف په بنياد باندې فيصلې پکار دی. مونږ راروان فنانشل چې کوم تقسيم دے، هغه به هم ان شاء الله څنگه چې مرکز کښې د نيشنل فنانشل کميشن په بنياد فيصلې شوې دی او په هغې کښې غربت فوکس شوے دے، په هغې کښې پسماندگي فوکس شوې ده، زمونږ به هم په راروان فنانشل ايټر کښې دا کوشش وی چې د وسايلو تقسيم مونږ د غربت او

د پسماندگی په بنیاد باندې وکړو چې دا ټوله صوبه مونږ یو لیول ته راولو،
(تالیان) زه اکتفا په دې باندې کوم۔ ډیره مهربانی، جناب۔

جناب ډپټی سپیکر: شکریه۔ جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب! زه خود جناب سراج الحق صاحب ډیره
شکریه ادا کوم، ډیره منه، د دوی د احساساتو زه ډیر مشکور یم۔ جناب سپیکر
صاحب! چې دومره غربت دے په تورغر کښې او اتیا زنانه استاذنې د بهر نه
راخی او بیا اتیا که لوکل وې چې هلته کښې ایف اے / بی اے هم وې او هغه نه
بهرتی کیږی او دا اتیا خاندانه چې کوم دے، هغه به مستفید شوی نه وو؟ نوزه
تاسو ته دا وایم که دا د غربت احساس وی، د پسماندگی نو مهربانی وکړئ چې
دا زما دا کوئسچن چې دے، دا ریفر کړئ سټینډنگ کمیټی ته، هلته به مونږ
کښینو، منسټر صاحب ټول به ناست وی، مونږ به د دې د پاره پالیسی جوړه کړو
چې آئنده د پاره د دې۔۔۔۔

سینیر وزیر (خزانہ): جناب سپیکر صاحب! یو عرض کول غواړم۔

جناب ډپټی سپیکر: جی جی۔

وزیر خزانہ: دې زنانه اساتذہ کرامو ته استاذنې وئیل، دا د هغوی توهین دے، د
دې وجې نه عزتمند محترم او خوږ لفظ د د هغې د پاره استعمال کړی ځکه چې
مرد اساتذہ کرام هم قابل عزت وی او زنانه اساتذہ کرامې هم د عزت قابلې
دی، د دې وجې نه دا د 'استاذنې' لفظ که صاحب! د دې کارروائی نه حذف شو
نو مونږ به ئے شکریه ادا کړو۔

(تالیان)

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ډپټی سپیکر: یو منټ جی، بس د مونږ تائم پوره دے جی، پلیز۔ زه دا کمیټی ته
استوم جی۔ (قطع کلامیاں) مولانا صاحب، پلیز د مونږ تائم پوره دے جی،

د مونږ تائم دے کنه جی۔ نماز کا وقفہ ہے، نماز کے بعد ان شاء اللہ بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقف کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں: جن معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں دی ہیں، ان کے اسماء گرامی: جناب میاں ضیاء الرحمن صاحب، ایم پی اے 17-9-2013، محترمہ زرگس، ایم پی اے، 17-09-2013 اور 18-09-2013۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted. Janab Zareen Gul Sahib, please.

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: زرین گل صاحب! یو منٹ پلیز۔

جناب زرین گل: بنہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، پلیز۔

مسودہ قانون بابت معلومات تک رسائی کیلئے مجلس منتخبہ کی تشکیل

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، یہ ایک موشن میں لانا چاہتا ہوں، کل سلیکٹ کمیٹی کے

حوالے سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پلیز۔

وزیر قانون: اگر آپ کی اجازت ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اجازت ہے۔

Minister For Law: Thank you, Sir. Whereas the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information Bill, 2013 has been referred to a Select Committee for examination and whereas the Select Committees is being proposed to constitute of more than ten members, therefore, I rise to move that leave may be granted under sub-rule (2) of rule 86 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 and the Select Committee shall composed of more than ten members, as follow, inclusive of ex-officio member_ Syed Jafar Shah Sahib, Mohtarma Amna Sardar Sahiba, Mr. Shah Hussain Khan Alai,

Arbab Akbar Hayat, Mr. Ziaullah Bangash, Mr. Qurban Ali, Mr. Samiullah Alizai and Mr. Muhammad Ali. I further move that the Committee shall report to the House within a period of one month and the quorum of the Committee shall be four members.

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the motion moved by the honourable Minister for Law may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is adopted and the Select Committee is constituted, as proposed.

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5: Arbab Akbar Hayat Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 7, in the House. Arbab Akbar Hayat Khan, please.

(قطع کلامیاں)

ایک رکن: کوئسچنز اور ختم شوے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 'سوری' کوئسچنز اور ختم شوے دے۔ ہاں، آپ کے علاوہ بھی ہیں لیکن کیا

کریں، ٹائم ختم ہوا، ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا ہے جی۔ ایک گھنٹہ کا ٹائم ہے، تو جائینگے نہیں ان شاء اللہ۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر!

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مشتاق غنی صاحب! خیر ہے میں آپ کو پھر ٹائم دے دیتا ہوں، کوئسچنز اور میں تواب

مشکل ہے، کیونکہ ٹائم Over ہو چکا ہے، Sorry،

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے علاوہ مفتی صاحب کے ہیں، ایک دو کوئسچنز رہ گئے ہیں تو میں Excuse کرتا

ہوں جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل غفور صاحب، کا ایک کوئسچن ہے، وہ بھی، ٹائم اصل میں، ویسے میں رولز کو،

آپ تو ماشاء اللہ سمجھدار ہیں، رولز کو Follow کرنا ہے جی۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کے بعد کرتے ہیں، ارباب خضر حیات صاحب، پلیئر۔ ارباب اکبر حیات صاحب، پلیئر۔

ارباب اکبر حیات خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان کے توسط سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہوں کہ میں 13 دسمبر 2013 کو ایک ضروری کام کے سلسلے میں سیکرٹری بلدیات و دیہی ترقی خیبر پختونخوا سے ملاقات کیلئے گیا۔ میں نے سیکرٹری صاحب سے جس کیس کے بارے میں سفارش کی، اس بارے میں انہوں نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں اسمبلی کی بات یا سفارش ماننے کا پابند نہیں ہوں اور نہ میرے لئے ایم پی اے کی سفارش کی کوئی اہمیت ہے۔ اس دوران میرا اور سیکرٹری صاحب کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ سیکرٹری بلدیات کے رویے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کیلئے اس کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب، ما ہغہ بلہ ورخ پہ دہی باندہی بنہ پہ تفصیل باندہی خبری کپڑی وپی او د ہغہ خبرو نہ پس متفقہ طور باندہی دا فیصلہ وشوہ چپی مونبرہ پہ دہی باندہی استحقاق پیش کرو۔ جناب سپیکر صاحب، د ہغہ تقریر نہ پس چپی خومرہ مسیجونہ ما تہ راغلی دی، خومرہ ای میلز ما تہ راغلی دی، خومرہ Proofs ما تہ ملاؤ شوی دی د دہی سیکرٹری خلاف نو زہ خو حیران پاتہی یم چپی داسپی سیکرٹری د چا د ایماندارئ قسمونہ چپی خلق خوری او ہغہ ثبوتونہ ما وکتل نو ماتہ عجیبہ ولکیدہ چپی زمونبرہ دہی منتخب دور کنبہی بہ خلقو وئیل چپی تیر شوی حکومت کرپشن کرے دے، تیر شوی حکومت کنبہی چپی خومرہ ہیڈز وو، ہغہ ٲول پہ پیسو باندہی ئے لگولی وو او ہغوی بہ ماہواری ورکولہ خوزہ نن ڊیر خوشحالہ یم پہ دہی خبرہ باندہی چپی تیر شوی حکومت دغہ سرے لگولے وو او کلہ چپی دہ د رویے نہ، دہ د کرپشن نہ او دہ د غیر ذمہ واری نہ خبر شو نو زما پہ خیال میاشت کنبہی دننہ دننہ بشیر بلور صاحب دے د عہدہی نہ لری کرے وو، (تالیاں) دا کریدت زہ داے این پی گورنمنٹ تہ ورکوم۔

جناب سپیکر صاحب، مونبرہ د فریاد د پارہ بہ چا تہ خو؟ مونبرہ چپی عوامو وو ت راکرے دے، د دہی د پارہ ئے راکرے دے چپی مونبرہ د ہغوی مسئلے حل کرو۔ نن کہ پہ ایوان کنبہی مونبرہ مسئلہ وچتہ کرو او د ہغی پذیرائی و نشی یا ما تہ د ہغی

جواب ملاؤ نشی نو د هغې نه مونږ ته غټ فورم بل نشته۔ جناب سپیکر صاحب، یواځې دا زما مسئله نه ده، دا په دې ایوان کښې ناست د هر ممبر دا مسئله ده، د هر منسټر دا مسئله ده او دې ایوان کښې ناست هر ممبر ما ته دا وئیلی دی چې ارباب صاحب! دا پوائنټ زموږ په زړه کښې وو خو چونکه دا مونږ نه شو وچتولې ځکه چې مونږ په مخامخ بنچونو باندې ناست یو خو زما په خیال په دې بنچونو کښې ناست ملک صاحب هم د جماعت اسلامی سره تعلق ساتی، د دې خبرې به تائید کوی چې کومه رویه ما سره شوې وه، هغه رویه به ده سره هم شوې وی، کومه رویه چې ده سره شوې ده، دغه رنگې زما دې ټولو وروڼو سره به شوې وی او مونږ خو د حق د پاره تلی وو، زه خو ورته وایم چې زه د کوم کیس په سفارش کښې راغلی یم، که چرې دا ستا په نيز باندې یو غلط کیس وی، د میرټ مطابق کیس نه وی نو بیا تا ته اختیار دے چې دا کینسل کړې خو که نه ته د خلورو میاشتو نه په ما باندې چکرې لگوي او اخره کښې ما ته دا وائې چې ته څه زه به بیا تا سره رابطه وکړم او اوس زما میټنگ دے ما سره ټائم نشته، نو زما په خیال دا یواځې زما نه د دې معزز ایوان توهین شو، دا زموږ د هغه فورم کوم کښې چې مونږ خپل فریاد تاسو ته رسوؤ، نو زما دا مطالبه ده چې یو خو د دا استحقاق کمیټی ته خو به ځی خو زه دا وایم چې په ایگزیکټیو آرډر باندې دا سره د دې صوبې نه لرې شی، د دې عهدې نه لرې شی ځکه چې دے یواځې زما نه د ده چې کوم انریبل زموږ منسټر دے، ډیر Nice، ډیر Kind دے او زه وایم چې په روایاتو باندې پوهه دے، هغه دوی Misguide کوی۔ نن په دې ایوان کښې ما وکتل، ډیر منسټران کوم چې زموږ د دې سوالونو جوابونه ئے صحیح ورنکړل، نو زه وایم دې سیکرټریانو صاحبانو زموږ دا منسټران هم شرمنده کړل او دې ایوان ته ئے شرمنده کړل، دې زموږ وروڼو ته ئے شرمنده کړل۔ که چرې د دوی رویه صحیح وے، دوی خپل هغه آمرانه ذهن، کوم چې دوی خپل ځان ډیر Superior کښی، دا تههیک کړو نو زما په خیال زموږ دا منسټران صاحبان به هم مونږ ته شرمنده نه وی، د دوی د سوالونو جوابونه به هم دوی ته صحیح ملاوېری او زموږ او کوم چې تاسو د تبدیلی یوه نعره لگولې وه نو ستاسو دا نظام به هم په Track باندې راشی۔ جناب سپیکر صاحب، ان شاء الله زما دا ټول وروڼه به

زما د دې خبرې تائید کوی، که کوم سړی او وئیل چې اکبر حیات! تا غلط دغه کړه دے، په دې ایوان کښې د پاخی او د وائی چې اکبر حیاته! دا صحیح نه ده خو ان شاء الله زما امید دے چې ما د حق د پاره آواز وچت کړه دے او چې کوم سړی سره زیاتے کبړی، د هغه خلاف به مونږ آواز وچتوؤ او کوم سړی چې مظلوم وی، د هغه په حق کښې به مونږ خبره کوؤ او دا زمونږ حق دے او مسئلې حل کول د دوی فرض جوړیږی. ډیره مهربانی سپیکر صاحب.

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب.

جناب عنایت اللہ (وزیر بلديات و ډیپټی ترقی): بسم الله الرحمن الرحيم. تهینک یو، سر. ارباب اکبر حیات صاحب زمونږ د دې ایوان نه معزز ممبر دے او زمونږ خپل حیثیت هم، د منسټر حیثیت هم بنیادی طور د ممبر وی، مونږ منسټرز سره سره د دې ایوان ممبران یو او یو Constituency لرو او د هغې نه منتخب شوی یو او مونږ دا سوچ کوؤ چې یره مونږ په اپوزیشن بنچز هم کښینا ستلے شو او په تریژری بنچز هم کښینا ستلے شو. زمونږ عزت او زمونږ خبره بالکل یو ده او دې وچې نه زه که د ده جذباتو ته تهیس رسیدلے دے او دے دا محسوسوی چې د ده پریویلیج چې دے او د اسمبلن پریویلیج چې دے نو هغه Breach شو دے نو زه معذرت د هغې د پاره غواړم. سیکرټری لوکل گورنمنټ ما راغوبنتلے دے، ما ورسره خبره کړې ده، هغه وائی چې ما Intentionally داسې څه کار نه دے کړه، داسې څه خبره مې نه ده کړې ارباب اکبر حیات صاحب ته چې په هغې باندې زما علاوه، By design دا اراده وه چې یره زه دوی دغه کوم، د ده پریویلیج او د ده بې عزتی د ترې وشي او رشتیا خبره دا ده کنه چې سیکرټری لوکل گورنمنټ چې دے، دا ډیر Competent افسر دے او زه د دې صوبې ورته Asset وایم چې کوم عرق ریزئ سره، کوم محنت سره هغه دې ډیپارټمنټ کښې کار کوی، د شپې یوولس بجې سره کور ته ځی او سحر اووه بجې آفس ته راځی، نو د هغه د شخصیت یو پهلو دا هم دے او ده دا خبره وکړه چې د بشیر خان سره میاشت پورې سیکرټری وو او Babak Sahib will bear me out، دوه نیم کاله پورې هغه سره سیکرټری پاتې شو دے او بیا په هغه گورنمنټ کښې مسلسل تر اوسه پورې ایډمنسټریشن سیکرټری پاتې شو دے او دې گورنمنټ هم د هغه د دې

Competency په وجه باندې دے Continue وساتلو، د دې وجې نه هغه د يو خاص پارټي يا د چا کس نه دے بلکه د دې حکومت او د دې صوبې سيکرټري دے او زما خيال داسې دے چې د اپوزيشن بنچز کبني هم د ډيرو خلقو به ورسره واسطه راغلې وي، Competent Secretary دے او زه دې خبرې ته تياريم چې دے د هغه سره مونږ کبني نو په دې خبره باندې او د ده کوم دل آزاری شوې ده، تکليف ورته رسيدلے دے، Communication gap دے، هغه Properly خبره نه ده Communicate کړې ده ته، دې ته Communication gap وائي، Properly خبره ئے نه ده Communicate کړې۔ چې کومه ايشو Basically sensitive ده، په هغې باندې دے Touchy دے، هغه ايشو ما او ده دواړو ته معلومه ده، زه په هغې باندې تفصيل سره خبرې نه کوم او د هغې دا سمري هم ما سره لاس کبني ده، دا زه ده سره د دغه نه وروستو ډسکس کولے هم شم، دا پوره کيس د ده سره ډسکس کولے شم چه کوم کيس باندې دے ډير زيات Touchy دے، ډير زيات پريشانه دے پرې، ډير Sensitive دے پرې، او يو خبره باندې ده نه گيله کوم چې دے وائي چې ما ته د کرپشن ايس ايسز ملاؤ شوي دي او دغه ملاؤ شوي دي، نو زه وایم چې هغه خيزونه چې د ده د پاره څنگه نا قابل برداشت دي کنه نو ما د پاره هم ناقابل برداشت دي او هغه خيزونه د مونږ ته راکړي، هغې باندې زه انکوائري هم کولے شم او په هغې باندې زه د هغه خلاف ايکشن هم اخستلے شم، هغې باندې مونږ هر څه قسم دغه کولے شو۔ که د هغه خلاف د کرپشن داسې Specific case وي، دے د ماته او وائي، يو General statement د سړي باره کبني ورکول چې يره دا Corrupt دے نو Give a dog a bad name and hang him، دا خو ډيره غلطه خبره ده، که څه وي نو We are ready، مونږ د ترانسپرنسي په نوم باندې، د Change په نوم باندې دلته يو او مونږ هر قسم دغه Investigate کولو ته تيار يو۔ ده ته مې ریکويست دا دے چې دا موشن نور نه Push کوي او ده سره لکه د اسمبلئ د دغه نه وروستو زه به کبني، ما او دے به کبني، سيکرټري صاحب به هم زه کبني نوم چې کومه Issue in hand ده، هغه به هم ډسکس کړو او Resolve به کړو، ايشو به Resolve کړو،

چي کومه Issue in hand ده چي کومه ايشو باندې ده Sensitive ده ، هغه ايشو به Resolve کړو۔ Thank you very much, Sir۔

جناب ډپټي سپيکر: جناب اکبر حيات صاحب۔

ارباب اکبر حيات: جناب سپيکر! ما مخکښې تاسو ته د دې خبرې وضاحت وکړو چې منسټر صاحب ډير ښه سره ده او د وائي چې کوم ايشوز باندې دوي دغه کړي وي، د هغې سمري هم دوي سره پرته ده۔ زه دا وایم چې د دې خبرې درې څلور مياشتې کيږي جی، حالانکه دا د منسټر صاحب په نالچ کښې دا خبره وه نو بيا دوي دا خبره وکړه چې مونږه د دی د پاره پالیسي جوړه کړې ده، مونږ پالیسي جوړه کړې ده او چې کله مونږ د دې خپل په ځانې ملاکنډ ډويژن کښې، په ډير کښې زما په خیال دوي ته هم دغه رنگ یو ایشو جوړه شوې وه، د هغې نه غټه مسئله جوړه شوې وه او هغه زما خیال ده د دې ملک صاحب دوي حلقه وه او دوي پکښې ما ته اووئیل چې يره دې سره زما خپله هم اتفاق نشته، دا دوي چې کومه پالیسي جوړه کړې ده جی، هغه پالیسي مطابقت نه لري چې هغه د مونږ Pursue کړو جی۔ نو زما د منسټر صاحب په خله باندې اعتبار هم ده، ما مخکښې هم دا اووئیل چې په روایاتو باندې پوهه ده، په Respect باندې هم پوهه ده، مونږ د ده دفتر ته تلی وو، مونږ د عزت اورې یو، پښتون د پښتنې اورې ده، مونږه له ئه ښه عزت را کړه ده خو دا نه چې مونږ نه د سره مخ واپړوی او مونږ ته د دا وگڼي چې يره که دا اپوزیشن کښې ده نو د ده څه حیثیت نشته خو دې نه باوجود ما ته افسوس په دې باندې کيږي چې دغه منسټر صاحب ته هم غلط بیاني شوې دی، یعنی د دوي چې کومه متعلقه محکمه ده، د دې د آمدن، د دې Ou put چې کوم ده، هم صحیح طریقي سره دوي ته نه ده Convey شوه۔ نو دا خبره صحیح ده که دوي وائي نو زه به خپل ورور سره کښینم او هغه به هم کښیني خو که چرې دا مسئله حل نه شوه نو بيا به زه جی هم په دې فورم باندې دا آواز وچتوم۔ زه به جی تاسو سره کښینم او تاسو سره به خبره وکړم۔

جناب ډپټي سپيکر: جناب تیموس خان صاحب، پليز۔

رسمی کارروائی

جناب قیوس خان: جناب سپیکر، چونکہ زما پہ خیال باندی نن یا سبا د اسمبلی د کارروائی د ختمیدو امکان دے جی۔ دا ماتہ نن یو ضروری اہمہ خبرہ پہ تیلی فون باندی را اور سیدہ، زمونہ پہ خوازہ خیلہ کنبی گرلز کالج او پہ کبل کنبی گرلز کالج دے، ڈگری کالجونہ جی، پہ ہغی کنبی د بی ایس پوسٹونو، د بی ایس کلاسونہ، خلور سمستہ پہ دغہ کالجونو کنبی شوی دی، اتہ سمستہ پکار دی، د خلورو د پارہ اوس جہانزیب کالج تہ ہغہ جینکی د سیکند شفت د پارہ رالبرلی شوی دی چہ ہغہ د دی جینکو د پارہ تکلیف دے، د پنخویشت دیرش کلومیترہ لار بیا دویم شفت کنبی چہ کوم دے نو ما بنام واپس کور تہ د تلو، د ہغی انتظام، نو دا انتہائی مشکلات دی خکہ چہ خلور سمستہ دوی پہ دغہ کالجونو کنبی کول نو پکار دہ چہ دا بقایا خلور ہم پہ دغہ خائی کنبی تیر کپی نو زما بہ وزیر صاحب تہ دا گزارش وی چہ دے پہ دغہ سلسلہ کنبی خپلی محکمہ تہ ہدایات جاری کپی چہ خنگہ مخکنبی کارروائی شوی دہ، ہم ہغہ شان جاری وساتلی شی او دغہ خلقو تہ، دغہ جینکو تہ او علاقہ تہ تکلیف نہ رسوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار نلوٹھا صاحب! آپ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پہلے بھی میں نے آپ سے ریکویسٹ کی تھی، اصل میں سپیکر صاحب! میرے حلقے کے اندر ایک ایسا گرلز ڈگری کالج ہے جو غالباً 2002 یا 2003 کو منظور ہوا اور گرلز پرائمری سکول کی بلڈنگ میں وہ چل رہا ہے۔ ابھی موجودہ پوزیشن میں چودہ ساڑھے چودہ سو بچیاں اس کالج کے اندر موجود ہیں، تو پچھلے غالباً Tenure میں اس کیلئے کوئی چھریاسات کمرے منظور ہوئے لیکن اس کے اندر پوزیشن یہ ہے کہ بچیوں کو باہر بٹھانے کی بھی جگہ نہیں ہے، پرائمری سکول کی کتنی بلڈنگ ہوتی ہے؟ پانچ کنال کی ٹوٹل وہ جگہ ہے اور اس میں وہ بلڈنگ قائم ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ میری بھی اور میرے حلقے کے عوام کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ مشتاق غنی صاحب ہائر ایجوکیشن کے

منسٹر ہیں جو بالکل میرے پڑوسی بھی ہیں، حلقہ وانز کے حوالے سے، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ وہ خود بھی اس کالج میں گئے ہونگے اور ان کو وہ بخوبی سمجھتے بھی ہیں کہ اس کیلئے کیا بندوبست کیا جائے تاکہ بچیاں وہاں پر آزادانہ تعلیم حاصل کر سکیں؟ تو میں گزارش کرونگا مشتاق غنی صاحب سے کہ اس کالج کیلئے زمین بھی اور ساتھ بلڈنگ کیلئے بھی یہ 'نان اے ڈی پی' میں حکم صادر فرمائیں اور ساتھ ساتھ آئندہ مالی سال کی اے ڈی پی تک اس کی فیبر بیٹیٹی رپورٹ تیار ہو جائے گی اور بچیوں کو پڑھنے کا موقع مل جائیگا۔ اس حکومت کی کوشش بھی ہے اور جو نعرہ بھی ہے، میرے خیال کے مطابق ایسے بچوں اور بچیوں کو سکولوں میں اکٹھا کرنا اور کالجوں میں جہاں پر ان کو بٹھانے کی جگہ ہی نہ ہو، سٹاف ہی نہ ہو تو پھر یہ فضول سا ایک نعرہ ہوگا۔ تو عملی جامہ پہنانے کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے حلقے کی بچیوں کی دادرسی کیلئے شاید مشتاق غنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وزارت نصیب کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے میرے حلقے کی بچیاں خصوصاً قائدہ اٹھائیں گی۔ بڑی مہربانی۔

سردار ظہور احمد: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

(قطع کلام)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ چچی دوئی خبرہ و کیری۔

سردار ظہور احمد: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، کل کے سیشن میں انتہائی قابل احترام ہمارے منسٹر صاحب، یوسف ایوب صاحب نے اور میرے انتہائی قابل احترام مشتاق غنی صاحب نے موٹروے یا ایکسپریس وے کے حوالے سے بات کی تھی، میں تھوڑی سی اس بات کی تصحیح کر لوں کہ دو تین دن پہلے بھی اخبارات کے اندر یہ بات آچکی ہے کہ ایکسپریس وے ختم کر دیا گیا۔ ایکسپریس وے حسن ابدال سے لیکر تھاکوٹ اور کاشغر تک کا منصوبہ تھا، حسن ابدال سے چائنا تک یہ چار رو یا منصوبہ تھا اور حسن ابدال سے لیکر حویلیاں تک جو زمین Acquire ہوئی، اس کی Payment بھی ہو چکی ہے۔ یہ چار رو یا ایکسپریس وے کا منصوبہ تھا، اس میں ہمارے پرائم منسٹر صاحب کے چائنا کے دورے کے بعد ترمیم ہوئی اور یہ ایکسپریس وے سے چھ رو یا موٹروے جو حسن ابدال سے لیکر کاشغر تک جائے گا۔ یہ منصوبہ ختم نہیں ہوا بلکہ اس میں مزید توسیع ہو گئی ہے اور ان شاء اللہ (تالیاں) ان شاء اللہ یہ منصوبہ صوبائی حکومت کے تعاون سے، اس کو مشاورت میں ہماری مرکزی گورنمنٹ لے گی، تعاون سے اس منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ جو شخص اس ملک کو میگا پراجیکٹ دے سکتا ہے، جس

نے بڑے بڑے پراجیکٹس دیئے، موٹروے دیا اور دیگر میگا پراجیکٹس دیئے، وہ کیسے اس عظیم منصوبے کو چھوڑ سکتا ہے یا اس سے دستبردار ہو سکتا ہے؟ لہذا اس بات کی میں تردید کرتا ہوں اور یہ منصوبہ انشاء اللہ ہماری معیشت میں سنگ میل ثابت ہو گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلیم خان صاحب۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سر، آج کے 'مشرق' میں ایک خبر چھپی ہے، بہت افسوسناک خبر ہے اور یقیناً ہمارے دوست بھی اس کو پڑھ چکے ہونگے۔ یہ سانحہ لاہور کے بعد Same اس طرح کا ایک واقعہ پشاور میں رونما ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلیم خان صاحب! یہ تو بہت ڈیٹیل سے محترمہ عظمیٰ خان نے صبح جو ہے، اس پوائنٹ کو اٹھایا ہے اور اس پر کافی Detailed discussion بھی ہوئی ہے اور اس پر لاء منسٹر نے کچھ آرڈرز بھی کئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: آپ لاہور والے واقعے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ پشاور کی میں بات کر رہا ہوں جی، وہی ہوئی ہے، بات صبح ہوئی ہے جی۔ اسی پر صبح بات کی ہے عظمیٰ خان صاحب نے۔ جناب مشتاق غنی صاحب سے گزارش کرتا ہوں جی، مشتاق غنی صاحب، پلیز ان کے سوالوں کا جواب دیدیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! بہت سے کونسلرز کوئی Mix up ہو گئے ہیں اور بہتر یہ ہوتا ہے کہ جو کونسلر آئے تو پھر اس کا جواب ہمارے ممبران سن لیا کریں اور اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر اٹھا لیا کریں، اس میں ذرا ہمیں بھی جواب دینے میں آسانی ہوتی ہے۔ پہلے میں، قیام میں، قیام میں نے جو بات کی ہے، انہوں نے ڈگری کالج خوازہ خیلہ اور ڈگری کالج کبل میں بی ایس کلاسز کے بارے میں بات کی ہے۔ In fact بی ایس پروگرام جو ہے، یہ بڑا اسپیشلائزڈ پروگرام ہے اور اس کیلئے بڑے Competent staff کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمارے جمانیز کالج سوات میں یہ تمام Facilities موجود ہیں اور وہاں بڑا Highly qualified staff موجود ہے اور اس Need کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے یہ جو لوگ تھے ان دو کالجز کے، ان کو وہاں شفٹ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ پہلے چار سمسٹرز وہ پڑھ چکے ہیں اور اگلے چار سمسٹرز میں ان کو بہترین جو فیکلٹی ممبرز ہیں، وہ میسر آسکیں۔ As you know Sir, that we are facing a shortage of staff members in our colleges, پہلے ہی لوگ کم ہیں اور ہم ریکویزیشن بھی کرتے ہیں پبلک سروس کمیشن کو، اس سٹاف کی

ریکوڈمنٹ میں اتنا نام لیتے ہیں کہ اس وقت تک ہمارے ادارے جو ہیں، سٹاف سے محروم رہتے ہیں اور ہم پیپلز فنڈز سے ہمیں سٹاف Hire کرنا پڑتا ہے لیکن جو پبلک سروس کمیشن کے Through آتے ہیں، ایک پراسیس سے گزر کے وہ بڑے Competent لوگ ہوتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں، اس لئے ہم نے یہ کیا ہے تاکہ وہ وہاں جائیں اور اچھی تعلیم حاصل کریں لیکن اس میں بھی ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا کہ ان لوگوں کے Parents کو اعتماد میں لیکر فیصلہ کیا جائے کہ Parents اگر Allow کریں کہ ٹھیک ہے ہم کیلئے جہانزیب کالج جانا چاہتے ہیں تو پھر اس صورت میں ان کو جہانزیب کالج میں شفٹ کر دیا جائے اور اگر Parents allow نہیں کرتے تو ہم ان کیلئے انہی دو کالجوں میں Arrangement کریں گے۔ دوسری بات، اور نگزیب نلوٹھا صاحب نے جس حویلیاں کالج کے بارے میں بات کی، No doubt کہ یہ ایک پرائمری سکول کی بلڈنگ میں سٹارٹ ہو اور یہ پانچ کنال زمین پر یہ ہے اور-2003 04 میں اس میں مزید پانچ کلاس رومز کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کالج کی اپنی عمارت کیلئے ہزارہ یونیورسٹی نے 40 کنال زمین دینے کا وعدہ کیا تھا جہاں پر حویلیاں کیمپس ہے لیکن انہوں نے شرط عائد کر دی کہ یہ کالج ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بنائے اور پھر اس کی بلڈنگ کو Own کرے گی ہزارہ یونیورسٹی، جو کہ ڈیپارٹمنٹ کیلئے قابل قبول تجویز نہیں تھی۔ ڈیپارٹمنٹ یہ چاہتا تھا کہ وہ زمین دیں، ہم وہاں پر کالج کی عمارت بنائیں اور ڈیپارٹمنٹ خود اس کو Run کرے گا لیکن یہاں ہزارہ یونیورسٹی کی سنڈیکٹ کا فیصلہ آگیا جو انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس میں ابھی 35 ملین کی لاگت سے کلاس رومز کے علاوہ ایڈمٹوریم اور ایڈمنسٹریشن بلاک بھی زیر تعمیر ہے اور اسی کالج کے ساتھ بالکل Adjacent فارسٹ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی آٹھ کنال پر محیط ایک پرانی غیر فعال کالونی ہے، ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر فارسٹ والے ہمیں آٹھ کنال کی وہ غیر فعال کالونی، وہ رقبہ دیدیں جو اس سے Adjacent ہے تو ہم فوراً اس کے اوپر بلڈنگ تعمیر کر سکتے ہیں کالج کیلئے ورنہ پھر دور کسی جگہ ہو جائے گا اور یہ شہر کے ساتھ ہے، یہ جگہ اور فارسٹ سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ جگہ ہمیں مل جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، مشتاق غنی صاحب۔ یہ کال انٹرن نوٹسز کی طرف آتے ہیں جی، آپ مہربانی کریں جی،

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب، پلیز۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جی۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: دیتا ہوں نا، ٹائم دیتا ہوں۔ ٹھیک ہے جی، سردار نلوٹھا صاحب، پلیز۔ یو منٹ،
 مفتی صاحب۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ ہمیں تسلی دیں گے اور ایک غلطی جو پہلے سے چلی آرہی ہے، اس حکومت کا تعلیم کے حوالے سے ایک نعرہ بھی ہے اور ہم سب کی یہ ذمہ داری ہے، جو غلطیاں پہلے لوگ کرتے رہے ہیں، اب نہیں ہونی چاہئیں۔ میں مشتاق صاحب کو وضاحت اس جگہ کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں کہ جس جگہ کانوں نے کہا ہے کہ انوار و نمٹ والوں کی آٹھ کنال زمین ہے، وہ آٹھ کنال نہیں ہے، 77 کنال زمین ہے اور پچھلے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک Temporary summary Approve کی تھی، اس میں سے 16 کنال انوار و نمٹ والوں نے ہائر ایجوکیشن کو Temporary طور پر وہ جگہ دی تھی لیکن وہاں پر کوئی مقامی آدمی نے Stay کر دیا اور اس نے اپنی اس جگہ کا دعویٰ کیا جس کی وجہ سے وہ جگہ رہ گئی تھی۔ اب یہ بالکل اچھی بات ہے جو مشتاق صاحب نے کی ہے لیکن انوار و نمٹ والے دوبارہ اس کو وہ چلا رہے ہیں جو انڈسٹری ہے، ان کی سہل انڈسٹری تھی اس کو چلا رہے ہیں اور اس میں منسٹر صاحب بھی ادھر گئے ہیں، تو اس کالج کے بالکل سامنے جگہ مل رہی ہے، اگر آپ مہربانی کریں تو جس طرح کالجوں کیلئے جگہ خریدتے ہیں، اگر ہائر ایجوکیشن اس سامنے والی جگہ کو خرید لے تو بالکل ساتھ ہی ہے وہ۔ میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب والا! ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم تو چاہتے ہیں کہ ہماری عمارات جو ہیں، وہ بنیں اور جیسے اور نگزیب صاحب نے کہا، بالکل ہمارا یہ نعرہ ہے کہ ایجوکیشن میں اور ہیلتھ میں جو بھی ہم سے ہو سکا، ہم کر رہے ہیں اور Priority پر کر رہے ہیں، میں ان کے ساتھ اس کالج کو وزٹ کر لوں گا جا کے، جگہ بھی یہ بتائیں، وہ فارسٹ کی جگہ اصل میں بالکل Adjacent ہے، ہم اس پر کوشش کر رہے ہیں کہ وہ ہمیں ساتھ مل جائے تو اس کی ہم Expansion کر دیں اور پھر وہ بن جائے اور اگر وہ Possible نہ ہوئی تو دوسری تجویز کو بھی ہم دیکھ سکتے ہیں اور غور کر سکتے ہیں اور اس کالج کو ان شاء اللہ ہم Up to the required standard لائیں گے ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ مفتی فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکر یہ، جناب سپیکر۔ چونکہ د کالجونہ پہ حوالہ باندی زمونر ۲ پرو ملگرو د خپلو خپلو علاقو مسائل Highlight کرل۔ ما ہم یو اسمبلی کوئسچن جمع کرے وو خود وقفہ سوالات د ختمیدولو د وجی نہ ہغہ Lapse شو، بہر حال د ہغی د سرسبز کیدلو د پارہ خو ما تاسو تہ ریکویسٹ در کرو خو چونکہ ہغہ مسئلہ د انتہائی اہمیت حامل مسئلہ دہ۔ بونیر کبھی د نولا کھ آبادی د پارہ چہ کوم زمونر مین ۲ گری کالج دے د سواری، پہ ہغی کبھی د تولو نہ ورو مبنی د ستو ۲ نٹانو د ایڈمیشن مسئلہ وہ، زہ د جناب آنریبل منسٹر مشتاق غنی صاحب انتہائی شکر یہ ادا کوم چہ ہغہ مسئلہ دوی پہ خپل مداخلت سرہ حل کرلہ۔ دویمہ مسئلہ جناب، ہلتہ دستاف وہ نوزہ دوی پہ دی فیصلہ کبھی ہم Appreciate کوم چہ دوی تول کالج تہ، یونیورسٹیز تہ ہدایات جاری کرل چہ تر کوم وختہ پوری مستقل بنیاد ونو باندی د لیکچرز اپوائنٹمنٹس نہ وی شوی تر ہغہ وختہ پوری تاسو د لوکل فنڈ نہ دغہ اسامیانہ دا ۲ کپی کرئ خو جناب والا، بونیر کبھی چہ د دغی مطلوبہ پوسٹونو د پارہ تیسٹ انٹرویو وغیرہ د پراسیس مطابق وشو، تراوسہ پوری زمونر د کالج پرنسپل صاحب۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی فضل غفور صاحب، محتربات کریں پھر نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: مانعہ نہ پس بہ ان شاء اللہ و کرو، مونع نہ پس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو نماز کے وقفے کے بعد ان شاء اللہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقف کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! گزارش ہے کہ کوشش کریں، ایجنڈا ابھی بہت زیادہ ہے اور

کام بہت زیادہ ہے تو مہربانی کر کے ٹائم کا لحاظ رکھیں جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکر یہ، جناب سپیکر۔ نو ما جی عرض کولو چہ زمونر پہ

گورنمنٹ ۲ گری کالج سواری بونیر کبھی داسا تذہ، د لیکچرانو ہغہ مطلوبہ چہ

کوم تعداد دے، ہغہ تراوسہ پوری پورہ نہ کرلے شو۔ د کالج پرنسپل صاحب دا

اختیار لری چہ ہغہ د ۲یلی ویجز پہ بنیاد باندی انتخاب وکری د میرت پہ بنیاد

خو چونکہ ہغہ باندې د پاس نہ انتہائی سیاسی دباؤ دے نو ہغہ ہغہ ټول
 ډاکومنتس رااولیرل، ډائریکټرہائر ایجوکیشن تہ، ہغوی بیا واپس وراولیرل۔
 جناب سپیکر صاحب، زہ پہ دې خبرہ نہ پوہیرم چي یو طرف مونږ د Institutional
 stability او د ادارہ جاتی استحکام خبرہ کوؤ چي اداري د مستحکم کړلې شی
 او بل طرف تہ مونږ ہغہ پریشرائز کوؤ او د ہغوی پہ اختیار کښي چي کومې
 خبرې وی، پہ ہغې کښي مونږ مداخلت کوؤ نو زما پہ خیال باندې دا دغې
 ستوډنټانو د مستقبل د تباہي خبرہ دہ او زہ آنریبل منسټر صاحب تہ دا درخواست
 کوم چي ہغوی فوری طور پہ دې حوالہ باندې قدم پور تہ کړی او دغہ متعلقہ
 پرنسپل صاحب ہغہ تہ او وائی چي فوری طور د دغې کسانو سلیکشن وکړی او
 بیا جناب سپیکر صاحب، یواځي دغہ نہ، پہ ادارو کښي د مداخلت یو داسي
 عجیبہ رواج جوړ شوے دے، نن زما مخي تہ دا دے د 'مشرق' اخبار پروت دے:
 "گورنمنٹ کالج میں انصاف ایس ایف کی غنڈہ گردی طلباء پر تشدد فائرنگ اور کالج بند" زما پہ خیال
 باندې داد دغې حکومت پہ تندي باندې یو سوالیہ نشان دے چي پہ تریژری بنچ
 او پہ حکومت کښي موجود خلق، ہغوی ځي، اداري Press کوی او د ہغې
 ہیڈز، د ہغوی ہغہ استحقاق او د ہغوی ہغہ عزت مجروحہ کوی۔ د دې نہ
 مخکښي پہ بنو کښي ایجوکیشن آفس تہ تالې او وھلې شوې، پہ ہغې باندې
 ہیڅ قسم څہ اقدام پور تہ نہ کړلے شو، ہغہ ہم زمونږ د یو حکومتی معزز رکن د
 لاس نہ۔ جناب سپیکر صاحب، کہ مونږ او تاسو د خپل پریویلیج او د خپل استحقاق
 او د خپل عزت نفس خبرہ دلته پہ دې ایوان کښي کوؤ نو پکار دا دہ چي دغہ
 ہیڈز آف ډیپارټمنټس پہ دغہ کرسو باندې کہ پہ ہر ډیپارټمنټ کښي ناست ہغہ
 مشران دی، ہغہ ہم زمونږ د پارہ قابل احترام دی، د ہغوی استحقاق، د ہغوی
 پریویلیج دا جوړیږي چي کم از کم د ہغوی عزت نفس د څوک مجروحہ نہ کړی۔ یو
 طرف تہ مونږ وایو چي اداري بہ مستحکم کړو، بل طرف تہ پہ لاس کښي لاتیږي
 اخلو او اداري بندوؤ، زما پہ خیال باندې کہ دغہ آفیسرز دغہ شان Press
 وساتلی شو، د دوي دغہ شان بي عزتي شروع وی، سبا لہ بہ د دغې اسمبلي
 مخي تہ دغہ آفیسرز را جمع شوی وی او چغې بہ وھی چي "لاٹھی گولی کی سرکار نہیں

چلے گی، نہیں چلے گی" لہذا پہ دغی حوالہ باندھی سنجیدہ اقدامات اخستل پکار دی۔
 یرہ یرہ منہ، یرہ یرہ شکر یہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، پلیز۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، جناب سپیکر۔ مفتی فضل غفور صاحب نے جو بنیر میں
 شاف کی کمی کے بارے میں ذکر کیا ہے، جناب! وہاں پر ٹوٹل دس گیارہ شاف ممبرز کم ہیں، ان دو بوائز اینڈ
 گریڈز لجز میں، میرے پاس ڈیٹیل موجود ہے اور ہم نے تمام KPK کے کالجز کے پرنسپل کو ہدایات جاری
 کی ہوئی ہیں کہ وہ وہاں لوکل مارکیٹ سے ٹیچرز کی سروسز Hire کر لیں اور ان کو Appoint کر لیں On
 merit اور مجھے ان کی بات سے یہ سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے فرمایا کہ وہاں پر شاید کوئی پالیٹیکل مداخلت
 ہے یا Interference ہے، اگر کوئی ایسی چیز ہے، فاضل ممبر ہمارے نوٹس میں لے آئیں اور ہم اس کو
 بالکل Enquire کریں گے اور جب ہم کہتے ہیں کہ میرٹ تو We mean it کہ میرٹ، میرٹ پر بات
 ہوگی خواہ ایڈمیشن ہے تو میرٹ پر ہوگا، اپوائنٹمنٹ ہے تو وہ میرٹ پہ ہوگی اور جہاں بھی ہمیں کسی چیز کی
 نشانہ ہی ہوتی ہے، ہم Prompt action لیتے ہیں اس کے اوپر۔ جس طرح انہوں نے گورنمنٹ کالج
 کے سٹوڈنٹس کی لڑائی کی بات کی، میں نے اس کو خود بھی آج Enquire کیا ہے اور یہ ہو اس طریقے سے
 کہ گورنمنٹ کالج میں باہر سے کچھ چار پانچ سو لڑکوں کا گروپ کالج میں Enter ہوا اور باہر سے پولیس بھی
 ان کو روک نہیں سکی اور انہوں نے جا کر نام جو اندر استعمال کیا، وہ انصاف سٹوڈنٹ فیڈریشن کا استعمال
 کیا۔ آج میں نے دو بجے ان لڑکوں، جتنے بھی انصاف سٹوڈنٹ فیڈریشن کے کوئی تھے، ان سے میں نے
 میٹنگ کی، انہوں نے کہا جی، ہم ہر لیول پر جا کر بتانے کو تیار ہیں کہ ہمارا اس لڑائی سے کوئی تعلق نہیں تھا
 اور وہ Enter ہوئے ایڈمیشن کے ضمن میں لیکن الزام یہ لگایا گیا کہ آئی ایس ایف کے جو لڑکے ہیں، وہ
 میرٹ کو توڑنا چاہتے ہیں جبکہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جب گورنمنٹ میرٹ کی پالیسی پہ سختی سے کاربند
 ہے تو کسی کی کوئی مجال نہیں کہ وہ میرٹ کو توڑ سکے اور جو میرٹ کو توڑے گا اور ہمارے نوٹس میں آئے گا تو
 ہم نے پہلے کہہ رکھا ہے کہ ہم اس پرنسپل کے خلاف سخت ایکشن لینگے۔ So ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ کوئی
 چیز بنائی گئی ہے تحریک انصاف کو بدنام کرنے کی خاطر اور اس کو ہم Enquire کر رہے ہیں اور ایک دو روز
 میں اس کی رپورٹ بھی ہمارے پاس آجائیگی اور آئی ایس ایف کے کسی لڑکے کو اندر خواہ مخواہ زد کوب
 کیا گیا جبکہ وہ اس کا حصہ بھی نہیں تھا، یہ باہر سے جو لوگ گئے تھے اور یہ ساری چیز Plot کر کے اور اخبارات

میں اس طریقے سے ایک Picture develop کی گئی کہ جیسے یہ کر رہے ہیں تحریک انصاف والے،
So as such ایسی بات وہاں پہ کوئی بھی نہیں ہے جناب۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹشن نوٹس ہیں، ٹائم بہت شارٹ ہے جی۔

Mr. Syed Jafar Shah, MPA, to please move his call attention No. 54, in the House. Mr. Syed Jafar Shah, please.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پولیس سرکل آفس اپر سوات مرکزی مقام مدین میں واقع ہے، مذکورہ دفتر گاؤں کے عین وسط میں مین روڈ سے بہت دور ہے۔ گاؤں میں واقع ہونے کی وجہ سے مقامی لوگوں اور پولیس کے عملے کو سخت مشکلات درپیش ہیں، خاص کر بچوں اور خواتین کو بڑے مصائب کا سامنا ہے، لہذا اسی دفتر کو گاؤں کے درمیان سے ہٹایا جائے اور دیگر موزوں جگہ پر قائم کیا جائے، اسی جگہ کو گرلز سکول یا کالج کیلئے استعمال میں لایا جائے۔

سپیکر صاحب، داسپی دہ چپی بالکل د کلی پہ مینخ کبھی دے او سپرک
ورته، Approach، ورته، Access، ورته ہم بنہ نہ کیبری نو زما بہ دا ریکویسٹ
وی چپی پولیس ڈیپارٹمنٹ پہ دی باندی غور و کری او۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار گنڈاپور صاحب، پلیز۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر، اس سلسلے میں محکمے کی جو رپورٹ ہے، وہ یہ ہے کہ یہ چونکہ والی صاحب کے ٹائم پہ تعمیر ہوا تھا اور اس میں اب ایس ڈی پی او کا دفتر اور گھر بھی موجود ہے، تاہم ممبر صاحب سے میری یہ گزارش ہوگی کہ جس وقت بھی ان کیلئے Convenient ہو، میں اپنے دفتر میں ان کو بلا لوں گا اور ہم دیکھ لیں گے، اگر اس کی کوئی Alternate جگہ ہو سکتی ہے تو بالکل سر، We are open to it.

جناب ڈپٹی سپیکر: سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Shah Husain Khan, MPA, to please move his call attention No. 56, in the House. Mr. Shah Husain Khan, please.

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ کی اپنی چھپی ہوئی اور بلسٹرز کی کتابوں میں سنگین غلطیوں کی بھرمار کے باوجود اسے سکولوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ بعض کتابوں میں یہ غلطیاں دوسرے سال بھی درست نہ ہو سکیں جبکہ بلسٹرز کو ان غلطیوں کے باوجود لاکھوں روپے رائٹنگ کی مدد میں ادا کئے گئے۔ ساتویں جماعت کی سائنس کی کتاب کے تقریباً ہر باب میں کسی نہ کسی شکل میں غلطی موجود ہے اور دوسری جماعت کی ریاضی کی کتاب میں دو کاپی ہارڈ مکمل طور غلط ہے، یہ ہارڈ سکولوں میں دوسالوں سے پڑھایا جا رہا ہے لیکن ابھی تک ٹیکسٹ بک بورڈ والوں نے یہ غلطی درست نہیں کی حالانکہ کتابوں کی چھپائی سے قبل فلمیں تیار ہوتی ہیں جس کے چار پرنٹ ٹیکسٹ بک بورڈ کو بھیجے جاتے ہیں، پھر پرنٹ آرڈر جاری کیا جاتا ہے جسے ماہر مضمون چیک کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی دلچسپ غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس طرح کی غفلت اور لاپرواہی، یہ وہ رویہ ہے جس کے باعث عوام اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں کی بجائے پرائیویٹ سکولوں میں داخل کراتے ہیں۔

جناب سپیکر، جناب سپیکر صاحب! دیکھنی دا پہارہ لبرہ د دی ہاؤس د دلچسپی د پارہ ہغہ زہ تاسو تہ لبرہ وایم۔ دا داسی لیکلی دی دوئی چہی "ایک دونہ دونہ، دو دونی چار، تین دونی چہ"، دغہ خائنی پورہی تھیک دہ جی، "چار دونی بارہ، پانچ دونی سولہ، چھ دونی بیس، سات دونی چوبیس، آٹھ دونی اٹھائیس، نو دونی بتیس او دس دونی چالیس"۔ دا د دویم جماعت د پبنتو پہ ریاضی کبھی دے جی۔ (تالیاں) بیا بلہ غلطی دا دہ چہی د رعنا لیاقت علی خان تاریخ وفات چہی دے، ہغہ ئے 1990 بنو دلے دے خو پہ دغہ مضمون کبھی بیا لیکلی چہی پہ 1994 کبھی دہی د یو دفتر افتتاح ہم کرہی دہ، پہ سن 90ء کبھی ئے مرہ بنولے دے او پہ چورانوے کبھی بیا ہغہی د دفتر افتتاح ہم کرہی دہ۔ داسی بیا د اووم جماعت پہ کتاب کبھی لیکلی چہی دا 'پاک جاپان فرینڈشپ تینل' تہ ئے لیکلی دی چہی دا د پاک چائنا دوستی یو بہترین مثال دے۔ بیا د اووم جماعت د سائنس پہ کتاب کبھی لکھ خنگہ چہی ما اووئیل چہی پہ ہر باب کبھی خہ نہ خہ شکل کبھی غلطی موجودہ دہ، اوس کہ دا صورت حال وی جی او مونر بیا وایو چہی مونر بہ تعلیمی نظام د تول ملک د پارہ یو کوؤ، نو کہ دغسہ نظام وی نو تاسو اووایئ چہی دا تبدیلی بہ راشی کہ نور بگار بہ پیدا کیبری؟ او لکھ

خنګه چې ما او وئیل چې دغه رویه ده چې د دې رویې د لاندې بیا خلق خپل ماشومان، عوام خپل ماشومان بیا د سرکاری سکولونو په ځانې باندې په پرائیویټ سکولونو کېنې دا خلوی-ډیره مهربانی جی، ډیره شکریه-
جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عاطف خان، پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! دا ممبر صاحب چې کومې نشاندھانې وکړې د غلطیانو، دا بالکل حقیقت ده، دا تهییک خبره ده، کومې کومې دا Already زمونږه په نوټس کېنې راغلې ده، دا څه د دوه کالو دی، څه د تیر کال دی او دغه شان نورې هم پکېنې د دغه غلطیانې شته۔ دیکېنې چې کوم تاسو ذکر وکړو، تقریباً هغه وخت کېنې دا سبجیکټ سپیشلسټس دی او چې مامعلومات وکړل چې دا ولې دا غلطې شوې دی؟ نو وائی چې جی سبجیکټ سپیشلسټ اووه پوسټس دی او پینځه په هغې کېنې نشته، هغه مونږه آرډر ورکړه ده، هغه په خپل هغه Vacancies مو Fill کړل او اوس دا غلطی د پاره مونږه یو Re-review Committee جوړه کړې ده چې دا څومره غلطی چې دی چې دا دغه شی او دا چې کوم تاسو او وئیل چې دا غلطی دی، هغه کتابونه Discontinue شوی هم دی او په کوم کېنې چې دا غلطی دی، د هغې د پاره مونږه، Errata ورته وائی چې هغوی ته دغه ولیرلې شی، د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د طرف نه هغوی ته خط ولیکلے شی ټیکسټ بک بورډ ته چې په دې دې Page باندې دا دا غلطی ده، هغوی ورسره بیا لوکل، چونکه دا خو کتابونه ډیر زیات Quantity کېنې حکومت کتابونه ورکوی، په لکھونو کتابونه وی نو هغه ورته ایشو شی چې یره په دې دې Page باندې دا دا غلطی ده نو هغه ورته ټول ایشو شوی هم دی او دا چې کومه بله تاسو خبره وکړه Re-review Committee مونږه جوړه کړې ده چې د دې ټول بیا دا کومې غلطی چې تاسو او وئیل، د دې نه علاوه پکېنې نورې هم ډیرې Basic غلطی دی او دا د اوس نه دی، دا څه د دوه کالو نه دی، څه دیو کال نه دی، ان شاء الله تعالی امید دا کوو چې کوم دغه ورله مونږ وکړل Steps مو واخستل چې بل کال به ان شاء الله تعالی دا غلطی پکېنې نه وی۔

ارباب اکبر حیات: سپیکر صاحب! زما یو پوائنټ آف آرډر ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پوائنٹ آف آرڈر باندی لڑ، دغہ ایجنڈا پیرہ جی۔۔۔۔

ارباب اکبر حیات: سر، زہ یو خبرہ کوم پہ پوائنٹ آف آرڈر باندی، دا دلته زمونر د دہی پریس دا ملگری، دا ورونہ ناست دی، د دوی پہ بارہ کبھی ما دا خبرہ کولہ خکہ چہی دوی زمونر. دومرہ خدمت کوی، زمونر. هرہ خبرہ، زمونرہ خوبیانہی زمونرہ خامیانہی دوی مونرہ تہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو تہ زہ تائم درکوم، تائم درکوم جی، پلیز۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir, MPA, to please move his call attention notice No. 76, in the House.

جناب فخر اعظم وزیر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ دا کومہ چہی ایشو دہ، پہ دہی سلسلہ کبھی خہ دہا کومنتیس کمے دے نوزہ دا غوارم چہی دا سبا د پارہ دیفر شی، Kindly زما کال اتنشن نوٹس سبا د پارہ د دیفر شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سبا پوری؟

جناب فخر اعظم وزیر: جی او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ جی۔

جناب بخت بیدار (وزیر صنعت و حرفت): نہ سپیکر صاحب، زہ بہ سبا کراچی تہ خم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

وزیر صنعت و حرفت: دا خبرہ چہی کوم دہ، دا د نن ڊسکس شی جی، زما بہ دا ریکویسٹ وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سبا منسٹر صاحب کراچی کبھی دے۔

وزیر صنعت و حرفت: نہ زہ کراچی تہ خم، سبا بہ زہ نہ یم، نن دا خبرہ وکرہ۔

جناب فخر اعظم وزیر: جی سر، سبا پوری کہ وشی، ما سرہ لکہ خہ ڊا کومنتیس کمے دے نو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شو، تھیک شو جی۔

وزیر صنعت و حرفت: سبا بہ زہ نہ یم بیا بہ مسئلہ وی۔

جناب فخر اعظم وزير: مسئلہ نہ دہ جی، پارلیمانی سیکرٹری بہ جواب راکری۔

وزير صنعت و حرفت: جناب سپیکر صاحب! زمونہ دے معزز ممبر چي دا کومہ ایشو راوڀري دہ، زہ غوارم چي دا ہم نن پھ دے ھاؤس کبني ڊسکس شي نوزہ وایم چي دا اسمبلی ممبران، وزیران صاحبان بہ ہم پوهہ شي چي دا دے څہ وائی، نوزہ ریکویسٹ کوم چي دے خبرہ باندي بحث پکار دے۔

جناب فخر اعظم وزير: سبہ به ئے پڀري وکڀرو۔

وزير صنعت و حرفت: نہ نن، نن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم صاحب، جی۔

جناب فخر اعظم وزير: جناب سپیکر! څہ ڊا کومنتس کمے دے سراو زما کال نوٹس دے سر، نو دا Kindly یو درخواست دے سر چي دا سبہ ڊ پارہ ڊیفر شي سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا تاسو واپس اخلئی جی؟

جناب فخر اعظم وزير: نہ واپس نہ سر، سبہ پورې چي ڊیفر شي سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنہ جی۔ سبہ ایجنڊا Already Approved دہ جی، بیا بہ پرابلم وی تاسو تہ، بیا Next دغه تہ بہ څی۔

وزير قانون: سبہ تہ ئے ڊیفر کڀري کنہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب سبہ Available نہ دے کنہ جی۔ جی۔

جناب فخر اعظم وزير: سر، نو سبہ ڊ پارہ ڊیفر شو سر، دا زہ یقین لرم سر؟

وزير صنعت و حرفت: سر، زما دا ریکوسٹ دے چي دا دن ڊسکس شي۔

جناب فخر اعظم وزير: سر، دا ټول کینٹ شته سر، منسٹر لاء شته سر، ټول کسان شته سر، پارلیمانی سیکرٹریان بنہ ڊیر دی سر، کسان خوشته سر۔

وزير صنعت و حرفت: سپیکر صاحب، لڀ بہ مہربانی کوئی، مہربانی بہ کوئی معزز رکن دے، زہ ئے خاطر کوم، دہ تسلی کوم، دے ایوان تسلی کوم نو دا خبرہ ڊیرہ ضروری دہ او زما د محکمې دہ، زہ لہذا دا وایم چي یرہ کم از کم مطلب دے پھ دے باندي خپلہ خبرہ وکڀري او زہ بہ دے جواب ورکڀرم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زہ جی ریکویسٹ کوم تاسو ته خیر دے، تاسو سبا له پارلیمانی سیکرٹری دلته شوک به موجود وی، هغه به دوی ته۔۔۔۔

وزیر صنعت و حرفت: نه نه جی، زہ ریکویسٹ کوم چہ نه دے دا خپل تحریک التواء واپس اخلی؟ زہ ده ته ریکویسٹ کوم، په دہی بحث ضروری دے او خامخا که نن وشي نوزه به ستاسو او د دہی ټول ایوان شکر به ادا کوم جی۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Ji, Syed Muhammad Ali Shah, MPA, to please move his call attention notice in the House. Syed Muhammad Ali Shah, please.

سید محمد علی شاہ: مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گورنمنٹ خیبر پختونخوا نے فروری 2012 کے دوران کنٹریکٹ بنیاد پر محکمہ بہبود آبادی کے 570 ملازمین جو مختلف Categories پر مشتمل ہیں، جن کو گزشتہ تین مہینوں سے تنخواہیں بند ہیں۔ متاثرہ ملازمین نے پشاور ہائی کورٹ سے بھی اس فیصلے کے خلاف رجوع کیا ہے، عدالت نے صوبائی حکومت کا فیصلہ معطل کرتے ہوئے تنخواہوں کی ادائیگی کے احکامات جاری کئے لیکن تاحال اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر صاحب! زہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پلیز۔

سید محمد علی شاہ: دا تیر گورنمنٹ کبھی دہی محکمہ بہبود آبادی کبھی جی 570 ملازمین په کنٹریکٹ باندہی بھرتی شوہی دی، اوس د دہی تیرو درہی میاشتو نه تنخواگانہی د هغوی بندہی دی جی، هغوی د دہی خلاف لارل هائی کورٹ ته، هائی کورٹ هم دغه فیصله کړی ده چہ یره دوی ته هم په هغه بنیاد باندہی خپلہی تنخواگانہی ورکړی۔ نو زما منسټر صاحب دا دے ناست دے، دوی ته دا ریکویسٹ دے چہ کوم هائی کورٹ آرڈرز کړی دی، د هغہی مطابق د دوی له تنخواگانہی ورکړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکیل صاحب، پلیز۔

جناب شکیل احمد (معاون خصوصی برائے بہبود آبدی): جناب سپیکر! دا 12-2011 کبني اے پی تحت Project based بنیادونو باندی سو ایف ڈبلیو سی سنٹرز Establish شوی وو چي هغي کبني 526 ایمپلائز ته جاب ورکرے شومے وو۔ هغه وخت کبني انتھائی غلطی دا شوپی وه چي کوم اپوائنٹمنٹ لیٹر هغوی ته ملاؤ شومے وو، د هغي ترمز ایند کنڈیشنز Project based وواو هغوی ته ئے Basic Pay Scale هم ورکرے وو۔ بیا په جون 2013 کبني د هغوی هغه کنٹریکٹ چي وو، د هغه پراجیکٹ Life چي وو هغه ختم شو او کله چي پراجیکٹ ختم شی، د هغي Jobs هم ختم شی خو چونکه دغه خلقو محنت کرے وو، د هغوی تیریننگ شومے وو Properly، نو موجوده حکومت او پاپولیشن ویلفیر ڈیپارٹمنٹ د جون 2014 پورپی هغي ته Extension ورکرے دے او هغه به خپل کار جاری ساتی، جون 2014 کبني دغه ملازمین به بیا فارغی نو که هغه وخت کبني بیا فنانس ڈیپارٹمنٹ مونر ته Current side باندی Vacancies راکرل، Jobs ئے راکرل نو هغي کبني بیا به مونر فریش اپوائنٹمنٹ کوؤ۔ ڈیره مننه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی صاحب۔

سید محمد علی شاہ: زه دشکیل خان شکریه ادا کوم جی، زه دا یو کال خو کم از کم دوئی ته به کوم، دا Benefits دی، دا به ملاؤ شی او کال پس به بیا گورو جی، خدائے د خیر کری کال ته خولا ڈیر تائم پاتی دے جی۔

مسوده قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا
Mr. Deputy Speaker: Thank you ji. Item No.8: The honourable Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be taken into consideration at once.

Mr. Israrullah Khan Gandapur (Minister for Law): Thank you, Sir. Sir, I rise to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Mr. Shah Hussain Khan, MPA, to please move his amendment in sub clause (1) of Clause 5 of the Bill. Mr. Shah Hussain Khan, please.

Mr. Shah Hussain Khan: بسم اللہ الرحمن الرحیم The Provincial Ombudsman shall hold office for a period of four years or till the age of sixty two years, which ever is earlier and shall not be eligible for any extension in his tenure or for re-appointment as Provincial Ombudsman under any circumstances.

دا ترمیم دے زما جی دے Bill کبھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اسرار اللہ گنداپور صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: سر، اس میں ڈیپارٹمنٹ کا جو View ہے، وہ یہ ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم 'انڈیپنڈنٹ'، احتساب کمیشن لارے ہیں تو اس کا جو Tenure ہے اور اس سبب یہ ہم نے Working کی ہے اور By virtue of جو شاہ حسین صاحب Propose کر رہے ہیں تو یہ بھی ان کے Term of office سے Related ہے۔ اگر ممبر صاحب سمجھتے ہیں کہ یہ اس بل کیلئے اچھا ہے، مفید ہے تو سر میں زور نہیں دیتا، ٹھیک ہے جی، آپ اس کو Carry کر لیں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 6 to 14 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 14 stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 14 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا صوبائی محتسب مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: The honourable Minister for law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be passed. Honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Sir, I rise to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Ombudsman (Amendment) Bill, 2013, may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments. Long title and preamble also stand part of the Bill.

قاعدہ 48 کے تحت سوال نمبر 219 پر بحث

Mr. Deputy Speaker: Mufti Said Janan, MPA and Mr. Abdul Sattar Khan, MPA, to please start discussion on Question No. 219, already admitted for discussion, under Rule 48 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mufti Said Janan, MPA, Mr. Sattar Khan, MPA.

جناب عبدالسار خان: تھینک یو، سر۔ سر، شاہ صاحب کے سوال پر کافی اس اسمبلی میں، ہاؤس میں ڈسکشن ہوگئی، بحث ہوگئی پھر تقریباً ایوان کی رائے یہ تھی کہ اس پر مزید ڈیٹیل سے ڈیبٹ کریں یا اس کو ڈسکس کریں، اس پر ہم نے نوٹس دیا تھا، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے لایا اس کو۔ جناب سپیکر، بلدیاتی ادارے پاکستان کے آئین کی ایک ضمانت ہیں۔ اس اسمبلی سے پہلے ہم نے اپنے صوبے کے حوالے سے جو اس وقت گورنمنٹ نے اس کو بہتر سمجھا، ہم نے ایک ایکٹ پاس کیا تھا، 2012 لوکل گورنمنٹ باڈیز کا ایکٹ جو ہے لیکن اس سے پہلے جو دور رہا ہے مشرف Regime، اس میں انہوں نے اپنے طرز کا ایک بلدیاتی نظام لایا تھا۔ اس سے قبل 1979 میں ضیاء دور میں ایک بلدیاتی نظام جو اس ملک میں نافذ کیا گیا تھا۔ یقیناً ہر صوبے کی اس ملک میں اپنی ضروریات ہیں، اپنے حالات ہیں، اس حساب سے اداروں کی تشکیل بھی کرنی ہے لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس ملک کو اپنے منشاء کے نظام کا ایک تجربہ گاہ بنایا گیا ہے اور مجھے

افسوس ہے کہ اس طرف خاص کوئی توجہ نہیں دی گئی، نوبت یہاں تک آئی کہ پاکستان کی سپریم کورٹ نے اس کیس کو سنا اور ان کی ڈائریکشنز ہیں مختلف صوبائی حکومتوں کو۔ آج تحریک انصاف کی حکومت ہے، بلدیاتی اداروں کے بارے میں ان کا ایک بہت بڑا Slogan ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم وسائل کو اور اختیارات کو نچلی سطح تک عوام کو دینے کی بات کرتے ہیں۔ یقیناً ہم بھی اس کی سپورٹ کرتے ہیں لیکن جو Requirement ہے، اس میں قانون سازی کرنا تھی ہم نے، اب ہم جو سنتے ہیں جناب سپیکر، بڑی عجیب بات ہوگی یہ، اس بل کو آرڈیننس کی شکل میں لانا چاہتے ہیں۔ اس اسمبلی کے ہوتے ہوئے اور پہلے ایک قانون موجود ہے، لوکل باڈیز ایکٹ 2012 اسی اسمبلی نے پاس کیا ہے، اس کے ہوتے ہوئے یہ آرڈیننس کے ذریعے کرنا، لانا یہ پارلیمانی روایت میں نئی ایک مثال ہوگی۔ جناب سپیکر! صرف دو چیزوں پر قانون سازی ہوگی، یقیناً اس بل میں آئیں گی، ان دو چیزوں پہ میں تجویز اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، جو میری ناقص رائے ہے، تھوڑی بہت میری مطلب اس پہ سٹڈی ہے۔ جناب سپیکر، میں اس کے حق میں ہوں کہ جو بھی بلدیاتی نظام ہو، اس صوبے کے جو حالات ہیں ہمارے، اس میں جو بہتر سمجھتے ہے ہم لیکن اس میں یکساں ہو، یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ ویلج کونسل کے لیول پہ یا جو بھی نام یہ دیتے ہیں، ابھی پتہ نہیں کہ کیا نام دیتے ہیں اس کیلئے؟ وہ غیر جماعتی ہو، تحصیل اور ضلع کے لیول پر جماعتی ہو، میں کہتا ہوں کہ ہمارے اس نکتے سے ہم یہ ایک بنیادی غلطی کریں گے، نہ یہ سیاسی ہونگے، نہ غیر سیاسی، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آدھا تیز ادا، بٹیر نہیں ہو سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر سیاسی کرنا چاہتے ہیں، اگر صوبے کے حالات ہمارے مقامی ماحول، ہماری قومی مزاج سیاسی کیلئے موزوں ہیں تو اس کو سیاسی بنائیں، Party basis پر بنائیں۔ اگر ہم اس کو مناسب نہیں سمجھتے ہیں تو اس کو 'نان پولیٹیکل' بنائیں، Non party basis پہ اس کی تشکیل ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ اس میں کونسلر غیر جماعتی ہو، بعد میں ہمارے اوپر پابندی ہو کہ تحصیل کے لیول اور ضلع کے لیول پر یہ جماعتی ہوگا، یہ نہیں ہو سکتا ہے، یہ ایک غیر فطری بات ہوگی۔ یا تو سیاسی بنانا ہے مستقل طور پر یا غیر سیاسی، یہ دو باتیں ہیں۔ جناب سپیکر، دوسری بات، گزشتہ ایکٹ میں جو قانون سازی ہوئی تھی، جو قانون سازی ہوئی تھی، اس میں ہم نے بلدیاتی میں ایک میونسپل کمیٹی، جن اضلاع میں جن علاقوں میں میونسپل کمیٹیز نہیں تھیں، جو میرٹ بننا تھا ان کا، جو شہری علاقے تھے، وہاں پر میونسپل کمیٹیز قائم کی تھیں۔ یہ Proposed Bill جو لارہے ہیں، ان میونسپل کمیٹیز کو ختم کیا جا رہا ہے، تو ہمارے ایک بہت بڑا سوال ہوگا۔ میری تجویز بھی ہوگی کہ اس پہ غور کریں، یہ کوئی آسانی صحیفہ نہیں ہے کہ ایک بل

ہم نے جو Propose کیا ہے، وہ آخری ہوگا، اس پہ ہمارے ساتھ بھی مشاورت کریں، اپوزیشن کے ساتھ مشاورت کریں، بڑے ماہرین کے ساتھ بھی مشاورت کریں۔ نعرے کی بنیاد پہ پالیسی نہیں ہونی چاہیے، نعرے کی بنیاد پہ قانون سازی نہیں ہونی چاہیے بلکہ بہتر کی تلاش میں، بہتر سے بہتر کی طرف ہمیں جانا چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ میونسپل سروسز شہری علاقوں کی ضرورت ہے، جن شہروں میں ٹاؤن کمیٹیز بنیں گی، یہاں پشاور میں غالباً میٹروپولیٹن بنے گا، باقی اضلاع میں ٹاؤن کمیٹیز بنیں گی لیکن بعض اضلاع اس صوبے کے ایسے ہیں کہ جہاں پہ ٹاؤن کمیٹیز نہیں بن سکتیں، وہاں میونسپل کمیٹیز بنائی تھیں گزشتہ ایکٹ میں ہم نے، بڑی کوشش کی تھی پورے ہاؤس نے اس میں، تو جب میونسپل کمیٹیز وہاں سے ختم کریں گے، یونین کونسل ختم نہیں ہوگی، ویلج کونسل ہوگی تو اس شہری علاقے کو ان اضلاع میں میونسپل سروسز کونسا ادارہ دے گا؟ یہ بہت بڑا سقم ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس چیز کو اس بل میں خصوصی طور پر رکھیں کہ جن اضلاع میں، مثال کے طور پر تورغر میں بھی ایک میونسپل کمیٹی بنی تھی کیونکہ وہ ضلع تھا، ضلعی ہیڈ کوارٹر میں اس کی ضرورت تھی، کوہستان میں بنی تھی، بنگرام میں بنی تھی، شانگلہ میں بنی تھی۔ اب اس بل میں جو بات ہمارے سامنے آتی ہے، اس میں اگر ان اداروں کو ختم کریں گے تو وہاں پہ میونسپل سروسز ہم نہیں دے سکیں گے۔ ان دو گزارشات کے ساتھ جناب سپیکر، باقی ساتھی بھی اس پہ بات کریں گے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، مجھے سنا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جناب۔ سید جعفر شاہ، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ دا کوم سوال چپی ما پیش کرے وو جی، ہغی باندپی بیا دوئی نوٹس 48 Under rule، دیکنبی زہ درپی خبرو یقین دہانی غوارم د منسٹر صاحب نہ، بلکہ د خلورو خبرو چپی یو دوئی بنیادی خدوخال لڑ غوندپی دپی ہاؤس تہ وبنائی، ہغہ بیان کپی کہ شہ دوئی Propose کپی وی او شہ د دوئی پہ دماغو کنبی وی۔ دویمہ خبرہ دا دہ جی چپی دا Bill اسمبلی تہ چپی راخی نو It should come as Bill, not as an Ordinance, as a Bill د دا راشی او چپی د ہغی سرہ بیا ہغہ حشر ونشی کوم چپی پرون د Right to Information چپی کوم Access to Information سرہ وشو چپی بیا مونبرہ پہ ہغہ ورخ باندپی، خلقو چا کتلے ہم نہ وو او د ہغی د پارہ مونبرہ سلیکت کمیٹی جوہرہ کرہ او اوس ہغہ بہ بنہ طریقہ باندپی Thoroughly discuss شی او بیا بہ پہ

Consensus باندی Bill راشی، هاؤس به ئے Unanimously approve کری۔
 نو زما به دا تجویز وی چہ دا د Bill پہ صورت کبھی راشی اسمبلی تہ او د دہ
 د پارہ د د مخکبھی نہ سلیکٹ کمیٹی جو رہ شی چہ ہغہ ئے د سکس کری May
 be the Select Committee is comprising the Parliamentary Leaders
 دریمہ خبرہ جی زما دا دہ چہ کوم تی ایم ایز کبھی تراوسہ پورہ پوسٹنگ د تیرو
 شپہر میا شتو نہ نہ دے شوے او مونہر تہ دا پتہ نشتہ چہ بلدیاتی نوے قانون بہ کلہ
 Approve کبری او کلہ بہ ہغہ Implementation تہ راخی نو د ہغہ پورہ بہ
 ہغہ تی ایم ایز Without staff وی او چہ ہلتہ عملہ نہ وی نو ہغہ نہ بہ خلق
 متاثرہ کبری نو زہ وایم چہ ہغہ کبھی د ستیاف بہرتی، Existing TMAs کبھی
 ہغہ بہرتیانی د اوس وکرے شی او بیا چہ قانون راشی، بیا خوبہ ورسرہ گورو
 تولہ صوبہ دہ۔ نو زما بہ اول منسٹر صاحب تہ دا ریکویسٹ وی چہ ہغہ لہ
 غونڈی د دہ ہغہ کمپوزیشن مونہر تہ بیان کری چہ د دہ ستر کچر بہ خہ وی؟
 لکہ خنگہ چہ زما ورو خبرہ وکرہ، دا خو اوس کلیئر نہ دہ چہ ویلج کونسل بہ
 وی، ہغہ بہ سیاسی بنیاد باندی کبری، غیر سیاسی بنیاد باندی بہ کوی؟
 جماعتی بنیاد باندی بہ وی، غیر جماعتی بنیاد باندی بہ وی؟ نو چہ د دغہ نہ
 مونہر لہ غونڈی خبر شو او دا Should come as Bill, not as an Ordinance۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔

جناب جعفر شاہ: نو بیا بہ پہ ہغہ مونہر دیتیل، هاؤس بہ پہ ہغہ باندی خبرہ وکری۔
 تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ، جناب سپیکر۔ اس پہ دو ممبران نے
 ڈسکشن میں حصہ لیا ہے، محترم جناب عبدالستار خان اور محترم سید جعفر شاہ صاحب جو کہ Movers
 of the Question ہیں۔ میں تو یہ خدشہ ان کا دور کرنا چاہوں گا کہ یہ آرڈیننس کی صورت میں
 نہیں، جس طرح Right to Information Act ہوا، اس کو ہم بل کی صورت میں لائیں گے ان
 شاء اللہ۔ یہ بڑا Important piece of legislation ہے اور ہم نہیں چاہتے ہیں کہ اس کو عجلت
 میں پاس کرائیں اور یہ ابھی لیجسلیشن کا جو پراسیس ہوتا ہے، اس پراسیس سے گزر رہا ہے، یہ ڈاکومنٹ

Mature نہیں ہوا ہے، یہ صرف لوکل گورنمنٹ کے اندر فائل ہوا ہے، ورکنگ گروپ کی Recommendations ہیں، ان Recommendations کو پھر اسلام آباد کے اندر انٹرنیشنل آرگنائزیشنز اور سول سوسائٹی کی آرگنائزیشنز کے ساتھ شیئر بھی کیا گیا ہے، دوروزہ اس پہ ورکشاپ ہوا ہے، اس پہ ڈسکشن اور ڈیبٹ ہوئی ہے اور Individually بھی بعض آرگنائزیشنز نے اس پہ ورکشاپ کئے ہیں اور ابھی تک میں یہ نہیں کہہ رہا کہ یہ فائل ڈاکومنٹ ہے کیونکہ یہ اب لاء ڈیپارٹمنٹ گیا تو لاء ڈیپارٹمنٹ والوں نے بھی اس پہ بریفنگ مانگی ہے۔ پھر سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو انسٹرکشنز دی ہیں کہ وہ اس بل پہ ان کو، اور میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو Further instructions pass on کی ہیں کہ وہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں منسٹر لاء کو اس کے اوپر بریفنگ دے۔ ظاہر ہے لاء ڈیپارٹمنٹ کے اندر بھی اس پہ وہ اپنے Input شامل کریں گے اور آگے پھر یہ کیسٹ جانے گا، فنانس بھی جانے گا، اسٹیبلشمنٹ بھی جانے گا، یہ سارا کیسٹ کے ساتھ بھی شیئر نہیں ہوا ہے، کیسٹ کے اندر بھی اس میں ہو سکتا ہے کہ امنڈمنٹس آجائیں گی اور اس کے بعد پھر اسمبلی میں آئے گا اور ظاہر ہے اسمبلی میں عجلت میں اس کو پاس نہیں کیا جائے گا، اس میں ڈسکشن اور ڈیبٹ کا پورا موقع دیا جائے گا۔ میرا خیال ہے جعفر شاہ صاحب کی ایک بات تو، ایک خدشہ تو دور ہو گیا ہوگا کہ اب یہ آرڈیننس کی صورت میں نہیں آئے گا، بل کی صورت میں آئے گا اور بنیادی خدو خال ویسے اس کے وقتاوتاً اخبارات کے اندر آچکے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ Time constraints کی وجہ سے میں پورا اس کا احاطہ کر سکوں لیکن کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھوں گا، میں اس کو نہیں چھپاؤں گا اور آپ اس کیلئے ابھی سے تیاری کریں جب Law introduce ہو تو اپنا Input آپ دیں، اس میں اگر امنڈمنٹس موڈ کرنا چاہیں۔ اس وقت آپ کے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی اس کو ڈسکس کیا جا سکتا ہے، یہ سارے راستے Open ہوں گے۔ میرے خیال میں سلیکٹ کمیٹی میں تبھی جانے گا کہ جب سلیکٹ کمیٹی میں جانے کی ضرورت محسوس ہو۔ یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2012 کا حوالہ عبدالستار خان نے دیا ہے، لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2012 ہمارا یہ خیال ہے کہ Constitution کے اندر لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے تین Provisions کے اندر، ایک آرٹیکل 32 پورا لوکل گورنمنٹ انسٹیٹیوشنز کے حوالے سے ہے اور آرٹیکل 37 کی (i) Clause یہ پوری اس کے حوالے سے ہے، لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے اور آرٹیکل 140، میرا خیال ہے یہ اس کی Spirit کے مطابق جتنے بھی لوکل گورنمنٹ لاز Introduce کئے

گئے تھے، اس کی Spirit کے مطابق نہیں تھے، Because they talk of devolution, financial, political and administrative powers of the district. گورنمنٹ ایکٹ، 2012 اور 79ء، یہ Devolution کی بات نہیں کرتے ہیں، یہ لوکل کونسل Establish کرتے ہیں۔ تو اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ پنجاب کے اندر بھی پرانا جو Outgoing Assembly نے ایکٹ پاس کیا تھا، وہ Retain نہیں رکھا گیا۔ سندھ اسمبلی میں بھی نیا ایکٹ آیا، تو ہم بھی Constitution کے مطابق اس کو لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ Power کو Devolve کیا جائے جس طرح Constitution کی ڈیمانڈ ہے In accordance with the spirit of the Constitution اور وچ کونسل کا ادارہ Introduce کیا جا رہا ہے اور یہ اسی Spirit کے اندر ہے کہ Power fragment ہو اور بالکل نچلے لیول پہ چلی جائے اور یہ وچ کونسل کا Concept یہ ہے کہ Colonial دور سے پہلے ہمارے ویلجز جو تھے، Self contained units تھے، ان کا اپنا نمبر داری کا نظام تھا، سیکورٹی کا نظام تھا، اپنے اندر ایک سسٹم تھا پورا، جرگہ کا نظام تھا اور اس طرح وہ اپنے مسائل خود یونٹ کے اندر حل کرتے تھے لیکن یہ Colonial Natural unit دور کے بعد ختم ہوا Then we have these new administrative units، ہم چاہتے ہیں کہ اسی Natural unit کو دوبارہ بحال کریں تاکہ وچ کے اندر لوگ مل بیٹھ کر اپنی قسمت کے فیصلے خود کر سکیں، اپنی ڈیولپمنٹ کے حوالے سے پلان کر سکیں کہ ان کے وچ لیول پہ جو Local Government Functionaries ہیں، ان کو Accountable کر سکیں، ان سے کام لے سکیں۔ اس لئے یہ بنیادی آئیڈیا ہے اور وچ کونسل کیلئے دو ہزار سے لیکر دس ہزار تک آبادی کی Limit رکھی گئی ہے، اس کو کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے، یہ فائنل نہیں ہے، This is not final، اسمبلی کے اندر ڈیویژن کے نتیجے میں، کمیٹی کی ڈیویژن کے نتیجے میں اس کو آگے پیچھے کیا جاسکتا ہے۔ یہ اس لئے یہ Limit رکھی گئی ہے کہ اگر دو ہزار سے کم آبادی والے وچ کو ہم رکھیں گے تو بہت چھوٹی ہو جائے گی اس لئے اس میں Adjacent چھوٹا وچ بڑے وچ میں شامل کر کے وچ کونسل بنائی جائے گی اور دس ہزار سے بڑھ جائے گا تو وہ بہت بڑھ جائے گی، اس لئے یہ ساڑھے تین چار ہزار کے Range میں ویلجز بن جائیں گے اور اس میں دس سے پندرہ کونسلز ہونگے، دو ہزار آبادی والے میں پانچ جنرل کونسلز اور دس ہزار آبادی والے میں دس جنرل کونسلز اور باقی خواتین کی وہ 33% نمائندگی، 5% یوتھ کونسلز اور Five لیبر اور کسان اور اس

طرح 5% مینارٹی کی (نمائندگی)، جس طرح پہلے اس میں رکھی گئی تھیں اور یہ Constitution کے آرٹیکل 32 کی ڈیمانڈ ہے، یہ ساری نمائندگی اس میں رکھنا ہوگی اس لئے یہ وٹج کو نسل کی ساخت ہے اور وٹج کو نسل کو ہم فنڈ بھی دیئے، وٹج کو نسل وہاں کے جو Government functionaries ہیں، ان کو Accountable بھی کر سکے گی، ان کو Monitor اور Supervise بھی کر سکے گی اور ان سے ڈیوٹی بھی لے سکے گی اور اپنے وٹج لیول کی ڈیویلمنٹل سکیمز اور اس کو پلان بھی کر سکے گی، اگر وہ اس وٹج سے باہر کے لیول کی ہو تو آگے تحصیل کو نسل اور ضلع کو نسل کو Recommend کرے گی۔ یہ وٹج کو نسل کا یونٹ ادھر ہی رہے گا اور یہ غیر جماعتی بنیادوں پر اس لئے اس کی تجویز آئی ہے، اس کو Recommend کیا گیا ہے، یہ Debatable ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ Debatable ہے اور یہ کوئی Closed Chapter نہیں ہے، اس کو اسمبلی میں دوبارہ بھی Debate کیا جاسکتا ہے یعنی ہماری Contention یہ ہے کہ اس لیول پر ہمیں Fragmentation اور Polarization نہیں چاہیے ہوگی۔ وٹج کے لیول پر ہم ایک Natural unit چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ جرگے کی جو صورت ہے، وہ برقرار رہے اور اسی لیول پر لوگ Decision کریں اور اپنی باہمی Understanding اور کوآپریشن کے ساتھ Decision کریں، اس کے بعد پھر تحصیل کو نسل بنے گی اور ضلع کو نسل بنے گی۔ یہ جو وٹج کو نسل ہے، یہ Electoral college نہیں ہوگی تحصیل کو نسل کی اور ضلع کو نسل کی، یہ ایک غلط فہمی ہے This will not be an electoral college for Tehsil Council / Zilla Council، تحصیل کو نسل کیلئے جو موجودہ یونین کو نسل ہے، اس کی بنیاد پر یہ ایک وارڈ Declare ہوگا، ایک بندہ تحصیل کو نسل کیلئے Elect ہوگا، ایک بندہ ضلع کو نسل کیلئے Elect ہوگا And it will be on the basis of parties، یہ Party based elections ہونگے اور پھر ان کے تحصیل ناظم اور ضلع ناظم کے الیکشنز اس طرح ہونگے کہ اسی ہاؤس سے بندہ Elect ہوگا، Candidate ہوگا اور وہی ہاؤس اس کیلئے، whether it is a Tehsil Council or Zilla Council، Respective House وہی ہاؤس اس کیلئے Electoral college ہوگا اور Reserved seats جو Proportion نیچے لیول پر ہے، اسی Proportion کے مطابق Reserved seats جس طرح صوبائی اسمبلی کیلئے Reserved seats پر لوگ منتخب ہوتے ہیں، لسٹ سسٹم پر پولیٹیکل پارٹیز اپنی لسٹ دیتی ہیں، اسی طرح Reserved seats بھی لسٹ سسٹم پر Elect ہونگی، ہر پارٹی جتنی بھی تحصیل کو نسل اور ضلع کو نسل کے اندر سیٹیں

حیثیتے گی، اسی Proportion پر ان کو Reserved seats دی جائیں گی اور تحصیل کو نسل کے اندر اور ضلع کو نسل کے اندر اسی ہاؤس میں سے ناظم اور نائب ناظم Elect ہونگے By Majority اور Horse trading کو روکنے کیلئے Party based elections ہونگے اور ووٹ By division ہوگا تاکہ کوئی، جو خرید و فروخت ہوتی رہی ہے، وہ نہ ہو سکے اور Floor crossing کالاء بھی آریگا جو پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے تحت ساری چیزیں، تاکہ کرپشن کے سارے راستے روکے جاسکیں اور جو Independent ہونگے، جس طرح صوبائی اسمبلی کے اندر ان کو Option ہے کہ تین دن کے اندر اندر یا Duration دی جاتی ہے کہ اس کے اندر اندر پولیٹیکل پارٹی کو Join کریں تو ان کیلئے بھی Option ہوگی۔ اس طرح یہ تینوں ہاؤسز Elect ہونگے، پراونشل فنانس کمیشن بنے گا، اکاؤنٹ فور بحال ہوگا اور لوکل گورنمنٹ کمیشن ہوگا جو کہ سسٹم کو Continuously دیکھے گا اس کو Review کرے گا، اس کے اندر جو پرابلز آتے ہیں، ان کو وزٹ کرے گا، Solution نکالے گا اور پراونشل فنانس کمیشن میں اپوزیشن کی بھی نمائندگی ہوگی اور Party in power کی بھی نمائندگی ہوگی۔ اس طرح جو Elected ناظمین ہیں، وہ اپنے Representatives کو خود Elect کر سکیں گے، جو پراونظام تھا ان کو حکومت وقت Nominate کرتی تھی لیکن ہم نے پراونشل فنانس کمیشن میں Recommend کیا ہے کہ جو ناظمین کے نمائندے ہونگے، وہ پچیس ضلعوں کے ناظمین اور تحصیلوں کے ناظمین ان کو Elect کریں گے اور یہ ابتداءً تین سال کیلئے Elect ہونگے، اس سکیم کی Duration ہوگی اور Powers ہم، جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کو Devolve کر رہے ہیں۔ ایک Lacuna جو 2001 کے سسٹم کے اندر رہا تھا کیونکہ اس وقت صوبائی اسمبلیاں نہیں تھیں، صوبائی اسمبلی کے ممبران کا Role defined نہیں تھا، اس سسٹم کے اندر ہم نے اس کو Address کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو ڈیڈک ہے، اس کو بحال رکھا جائیگا، ڈی ڈی سی ختم ہوگی، وہ Merge ہوگی ڈیڈک میں۔ ڈیڈک کا چیز مین ایم پی اے ہوگا اور اس میں ضلع ناظم اور تحصیل متعلقہ تحصیل ناظمین ہونگے، اس طرح ڈپٹی کمشنر اس کا سیکرٹری ہوگا اور جو متعلقہ ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ اس کے ممبران ہونگے، اس کے ساتھ ہونگے جس طرح ڈیڈک کے اندر ہوتا ہے اور وہ مل بیٹھ کر کوآرڈینیشن کے ساتھ فیصلے کریں گے لیکن جو صوبائی اسمبلی کے ممبران کے فنڈز ہیں، وہ ہونگے تو اس میں وہ اس کو وہ Overrule نہیں کر سکیں گے، وہ Overriding effect ان کو نہیں ہوگی اور جو نسل سے چیزیں پاس ہونگی لیکن یہ جو ڈیڈک ہے، یہ اس کو دیکھ سکے گی کہ کہیں Over lapping تو نہیں ہے، کہیں

سکیموں کی Duplication تو نہیں ہے، ٹیکنیکل فزیسیٹی کو دیکھ سکے گی اور اس طرح یہ ایک فورم بنے گا جہاں ضلع ناظمین اور تحصیل ناظمین اور صوبائی اسمبلی کے ممبران ایک دوسرے کے ساتھ Interact کر سکیں گے، اس چیز کو بھی Address کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ جو ان کی Suggestions آئی ہیں، میں انکو Further ان شاء اللہ کیسٹنٹ کے اندر بھی ساری یہ رکھوں گا، آپ کا جتنا بھی Feed back آیا ہے، اس کو میں رکھوں گا اور میونسپل کمیٹیوں کا جو کرنٹ سسٹم ہے، سچی بات یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں جو کمیٹیاں ہیں، ان کو تو میونسپل سروسز ملتی ہیں لیکن ان سے جو باہر ایریاز ہیں، وہ محروم رہتے ہیں۔ اس لئے جو کھمبلیں بنیں گی، ٹاؤن کمیٹی بنیں گی، اس میں یہ میونسپل سروسز یہ جو کرنٹ ایریاز ہیں، اس سے آگے بھی ہم Extend کر سکیں گے۔ جو لوگ محروم رہے ہیں، ان کو بھی ہم اپنے ساتھ ملا سکیں گے اور یہ آئیڈیا زیادہ Successful آئیگا ان شاء اللہ اور جو جعفر شاہ صاحب نے کہا ہے کہ سٹاف کی کمی ہے تو ان شاء اللہ ان کو دیکھتے ہیں، آپ نے جو سوال اٹھایا تھا، اس کو دیکھتے ہیں، کہیں سٹاف کی کمی ہے تو اس کو ابھی پورا کر سکتے ہیں، اس کا انتظار ان شاء اللہ نہیں کریں گے اور اگر Sanctioned پوسٹیں ہیں اور وہ خالی ہیں، ان کو بھی Fill کر سکتے ہیں اور اگر فوری ایسی ضرورت ہے کہ اس کے بغیر وہ کمیٹی نہیں چل سکتی، اس پر بھی غور کر سکتے ہیں، Creation پر بھی غور کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے اس میں یہ دیکھا جائیگا کہ لوکل گورنمنٹ کی جو سروسز ہیں، اس میں آئیڈیا یہ ہے کہ وہ خود اپنے فنڈز Generate کرتی ہے تو کمزور زیادہ اتنی پوسٹیں تو Create نہیں ہو رہی ہیں کہ وہ حکومتی گرانٹس پر چلیں، پورا وہ اپنا ریونیو جنریٹ نہ کر سکیں، اس لئے ان کیلئے بھی مشکل ہوگی کیونکہ ڈیولپمنٹ کیلئے ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا، ان ایشوز کو ان شاء اللہ اس سے پہلے بھی ہم دیکھ سکتے ہیں۔ یہ اس کے بنیادی خدوخال ہیں اور جب یہ بل آئے گا تو پھر بھی ان کو موقع دیا جائے گا، اس پر بھرپور ڈسکشن ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ جو Rule 48 ہے، اس کا Sub rule (4) یہ کہتا ہے کہ There shall be no voting nor any formal motion in the course of or at the conclusion of such discussion. آج Conclude کرتے ہیں اس پر رولز آف بزنس کے مطابق اور آگے جو یہ بل آئے گا تو ان شاء اللہ اس کے اوپر آگے بھی ہم Open ہیں، ڈسکشن کر سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھ Informally بھی، Informally، I am open بھی اگر میرے ساتھ کوئی آفس کے اندر اسمبلی سے باہر ڈسکشن چاہتا ہے تو یہ ابھی کیسٹنٹ میں نہیں گیا ہے، میں ان کی Proposal کیسٹنٹ میں بھی لے سکتا ہوں اور اچھی

Proposals کو میں اب بھی ان شاء اللہ Accommodate کر سکتا ہوں۔ Thank you very much, Sir

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی۔ سردار بابک صاحب، پلیز
جناب محمد شیراز: جناب سپیکر، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔
(آواز نہیں آرہی)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیراز صاحب۔

جناب شیراز خان: جناب، وزیر بلدیات نے جو بلدیاتی نظام کے خدوخال واضح کئے ہیں زبانی، یہ تو زبانی جمع خرچ ہے، میرے خیال میں اگر کتابچہ کی شکل میں معزز ایوان کے ممبران کو یہ پہلے سے مہیا کیا جائے تاکہ یہ اچھی طرح سے اس کو دیکھ سکیں اور اس کی تیاری کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ سردار بابک صاحب، پلیز

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ مونر خود منسٹر صاحب ہم شکریہ ادا کوؤ چہ ہغہ چہ کوم کمپوزیشن دے یا چہ کوم خدوخال دی، ہغہ ڊیٹیل کبھی مونر تہ وړاندې کرل اود ہغہ د وینا تر مخہ چہ پہ کومہ اندازہ باندی مونر پوہہ شو، بھر حال دا خوبہ ظاہرہ خبرہ دہ اوس Format پہ داسی سٹیج کبھی دے چہ لاء بہ ئے ہم Vet کوی او بیا څنگہ چہ ہغہ خبرہ وکرہ چہ پارلیمانی سپیکر تیریانو سرہ بہ ئے ہم ډسکس کوؤ، مونر د دې خبرې ہم ډیرہ زیاتہ شکریہ ادا کوؤ او سپیکر صاحب! ظاہرہ دہ د لاء چہ کلہ دې اسمبلئ تہ راشی، بیا بہ پہ ہغې باندې پہ ډیر ډیٹیل باندې خبرہ کوؤ خوز مونر بہ د حکومت نہ دا غوبنتنہ وی چہ پہ څاڼې د دې چہ د دې صوبې د پارہ د بلدیاتو یو سسٹم جوړیږی، ہغہ پہ اسلام آباد او لاهور کبھی ډسکس کیږی، زما خو تجویز دا دے حکومت تہ چہ د دې خپلو ورونہ سرہ او د دې خپلو دوستانو سرہ ډسکس کړی نو زما یقین دا دے چہ تھیک تھاک او بڼې بڼې مشورې بہ راشی، یوہ خو دا خبرہ۔ بلہ خبرہ دا چہ دا چہ کوم Basic unit دے یا دا د لاندې Bottom side نہ چہ د حکومت دا خواہش لری یا د ہغوی تجویز دے چہ دا الیکشن بہ مونر پہ غیر جماعتی بنیادونو باندې کوؤ اود منسٹر صاحب مطابق چہ ہغہ روایتی یا تریڈیشنل جمبہ چہ دہ، پرہ جمبہ چہ دہ، مونر ہغہ بحال کول غواړو، سپیکر صاحب! مونر چہ

شاید دا خبره هیره نکر و چې زمونږ په دی گاونډ کښې قبائلی علاقه ده، نن د هغې د تباھې لوائے سبب چې دے، هغه د پولیتیکل ایکټ غیر موجودگی ده هلته، چې هلته په سیاست پابندی ده۔ سپیکر صاحب، د اجمهریت دے او په دې صوبه کښې جمهروری حکومت دے، مونږ د دې جمهروری حکومت نه دا غوښتنه به کوؤ چې هسې هم چې مونږ وگورو په دې وطن کښې سیاست چې دے، هغه بدنام دے، سیاسیان هم بدنام دی، په سیاسی جماعتونو باندې د عامو خلقو اعتماد چې دے، هغه هم ډیر زیات کم دے او که دا کوشش وشو چې د هغه Bottom side نه یا د هغه وارډ سائډ نه په غیر جماعتی بنیادونو باندې د الیکشن کولو یو کوشش وشو، مونږ به دا گڼو چې داد جمهریت خلاف به یو سازش وی، سیاسی جماعتونه چې دی، د هغې سره به کمزوری شی او زه خو نه پوهیږم حکومت د په دې خبره باندې نه یریری چې نن خو هغوی په حکومت کښې دی، مونږ په اپوزیشن کښې یو، پکار دا ده چې حکومت د اولنې ورځې نه دا اعلان وکړی، اگر چې د منسټر صاحب دا خبره زما ډیره زیاته خوبنه شوه چې دا ډرافټ چې دے، دالا فائنل نه دے خو داسې یو کوشش زما په صوبه کښې پکار نه دے چې په سیاسی جماعتونو باندې خلق عدم اعتماد وکړی یا خلقو ته یو داسې Window کھلاؤ شی چې د جمبو په نامه باندې، د پرو په نامه باندې، د قبیلو په نامه باندې سیاسی جماعتونه چې دی چې هغه کمزوری شی۔ سپیکر صاحب، دا یواځې زما د ملک نه، په ټوله دنیا کښې دا یو مسلمه تصور دے چې د وطن د مسئلو حل چې دے، دا په جمهریت کښې دے او د جمهریت د پاره سیاسی گوندونه چې دی، هغه مضبوطول پکار دی۔ داسې کوششونه خو په تیرو وختونو کښې په دې وطن کښې د بدقسمتی نه آمرانو کړی دی چې په غیر جماعتی بنیادونو باندې، او زه یو بل تپوس کوم سپیکر صاحب! چې کله په وارډ باندې یو کونسلر منتخب کیږی، هغه به په غیر جماعتی بنیاد باندې وی خو چې کله هغه منتخب شی نو بیا به هغه یو سیاسی گوند ته ځی، نو دا خو په ډاگه خبره ده چې نن دلته د تحریک انصاف او د اتحادیانو حکومت دے، کونسلران به آزاد منتخب شی بیا به وزیر اعلیٰ صاحب یو یو ضلعې له وخت ورکوی او هغه کونسلرانو سره به ملاویری او هغوی ته به سبز باغ بنائی، هغوی سره به وعدې کوی او هغه

ٽوله ضلع چي ده، هغه به يا تحريڪ انصاف کڻي شامليري يا به قومي وطن پارٽي کڻي شامليري او يا به جماعت اسلامي کڻي شامليري۔ سڀيڪر صاحب، دا به د Horse trading د پاره او د ڪرپشن د پاره يو ڏيره لويه دروازه کهلاؤ شي۔ پڪار دا ده چي مونڙ ٽول سياسي گوندونه، مونڙ ٽول سياسي جماعتونه په دي وطن کڻي سياسي جماعتونو مضبوطولو د پاره، د کونسلر نه راولو چي هغه له خپله انتخابي نخبه ور ڪرو لکه څنگه چي په جنرل اليڪشن کڻي د هر سياسي جماعه خپله نخبه وه، پڪار دا ده حڪومت چي په ديکڻي پهل وکري، ابتداء وکري چي که بيت والا نخبه ورکوي څوڪ، که څوڪ ورله ڏيوه نخبه ورکوي، که څوڪ ورله لالئين نخبه ورکوي، که څوڪ ورله ترازو نخبه ورکوي، که څوڪ ورله کتاب نخبه ورکوي چي دا سياسي جماعتونه چي دي، د دي په عوامو کڻي جري مضبوطي شي او د دي وطن سياسي او جمهوري نظام چي ده، دا دومره مضبوط شي چي په راروان وخت کڻي هم دا کوشش څوڪ ونکري چي دا ڊيموڪريسي Derail ڪري The one way or the other، يوه خبره سڀيڪر صاحب۔ دويمه خبره د Duration، او دا زما تجاويز دي، منسٽر صاحب هم په دي خبرو بد نه گني ڇکه چي هغه پخپله دا خبره وکري چي دا ڊرافٽنگ فائل نه ده، چي کله د دي صوبائي او يا قومي اسمبلو د پاره، پارليمان د پاره دورانيه چي ده، دا پينڇه کاله ده، زمونڙ به دا تجويز وي چي د دي بلدياتي نظام د پاره، د دي بلدياتي ادارو د پاره دا Duration چي ده، دا پينڇه کاله پڪار ده۔ دريمه خبره، ماته لگي داسي چي دلته به ڏيڍڪ هم بحال وي، ايم پي اے صاحب به ڏيڍڪ چيئر مين هم وي، زما د ضلعي ڊپٽي ڪمشنر چي ده، ده به د ڏيڍڪ جنرل سيڪريٽري هم وي او بيا دا خبره ڪيري چي دا لوڪل ڪونسل، تحصيل ڪونسل او ضلع ڪونسل، نو دا Duplication نه ده نو دا بيا ڇهه شے ده؟ که حڪومت خواهش لري، دا ڏيره غوره خبره ده او پڪار هم ده چي دا Legislatures دي چي دا اسمبلي صرف ليگسليشن ته پاتي شي، د ضلعي تر حده پوري بجٽ تيارول شوي هغه فنانشل چي ڪوم مينجمنٽ ده، سڪيمونو د پاره تجاويز دي يا اے ڊي پي جوڙول دي، پڪار دا ده چي دا ترقياتي ڪار چي ڇومره ڇومره ده چي دا بيا هغه لوڪل باڊيز ته حواله شي، قوم ته هم دا پته ولگي چي دا صوبائي

ته څوڪ راغلي دي، مونږ نه به نه ستن غواڙي، نه به را نه ترانسفر غواڙي، نه به را نه روڊ غواڙي، نه به را نه سکول غواڙي، نه به را نه هسپتال غواڙي، نه به را نه روزگار غواڙي، مونږ به ليڄسليشن ڪوڙ، هغه خلق به ترقياتي ڪار ڪوي، دا به ڏيره غوره خبري وي او دا به ڏيره زياته بهتره خبره وي۔ سڀيڪر صاحب، چونڪه Bill هم لا اسمبلي ته نه دے راغلي ڇو چونڪه تاسو مهرباني نن ڪري ده، د ڊسڪشن د پاره تاسو اجازت ورتي وو، نو زه به بيا دا تجويز ڪوم، دا خواست به حڪومت ته هم ڪوم، منسٽر صاحب ته به هم ڪوم چي پڪار دا دے چي نه صرف يواڻي د ڊي صوبي او د ڊي اسمبلي دننه پارليمانی ليڊران چي وي، دا تاسو ڪنڀينوي بلڪه زما تجويز دا دے چي د ڊي صوبي څومره سياسي پارٽي صوبائي صدران دي يا صوبائي Office bearers دي، پڪار دا دے چي ڊي ڊرافٽ له تاسو فائنل شڪل ورتي، اسمبلي ته د راوڙلو نه مخڪنبي چي سول سوسائٽي ----

(عشاءِ کي اذان)

جناب سردار حسين: زه سڀيڪر صاحب! دا خواست د حڪومت نه ڪوم چي په ڊي صوبه ڪنڀي څومره سياسي گوندونه دي، د هغوي مشران د ڪنڀينوي، سول سوسائٽي د ڪنڀينوي، ميڊيا ته دا ڊرافٽ ڏير زيات Open ڪري ڇڪه چي ڪله دا Bill اسمبلي ته راڻي نو زما يقين دا دے ڪه په ڊي باندي څوڪ تنقيد ڪوي يا د ڊي څوڪ تعريف ڪوي، حڪومت ته به يو ڏير زيات بنه خودا به ورته يو ڏير زيات خصوصي، ڇڪه چي دا يره زه ڇڪه څرگندوم چي دوه ورڇي وشوي چي زمونڊ وزير اعليٰ صاحب په ڊي آئي خان ڪنڀي هلته ناست دے نو هلته په ڊي آئي خان / ٽانڪ ڪنڀي، ٽانڪ ڪنڀي خواليڪشن هم دے او مونږ ته دا خبره ڪيري چي وزير اعليٰ صاحب د ڊي آئي خان په دوره دے نو بيا ڇو په ڊي مونږ هم پوهيڙو چي په گاونڊ ڪنڀي اليڪشن وي او چيف ايگزيڪٽيو هلته ناست وي نو ڇه له ناست وي؟ نو بيا مونږ د ڊي خبري نه انديبننه څرگندوڙ چي دا ڪونسلران چي دي چي دا بالڪل په جماعتي بنيادونو باندي راشي چي سبا دا نه وي چي بس وزير اعليٰ هاڻس ته هغه آزاد ڪونسلران را غونڊيري او بيا په تحريڪ انصاف ڪنڀي د

شمولیت اعلان کوی نو بیا بہ دے نہ یوہ ڊیرہ لویہ ہلہ بازی جو ڊیری۔ ڊیرہ زیاتہ
مہربانی او ڊیرہ زیاتہ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں بڑا مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم مسئلہ پر جو اس اسمبلی میں زیر بحث ہے، مجھے بھی بولنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جس طرح وزیر بلدیات صاحب نے فرمایا ہے کہ اس کی جو بنیاد ہے، ہم غیر جماعتی بنیادوں پر رکھیں گے، جو کونسلرز اور ناظمین کا الیکشن ہوگا، تو جناب، میں وزیر بلدیات صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آج اس ملک کے اندر نہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کا دور ہے اور نہ ہی جنرل مشرف کا دور ہے تو آپ کیوں یہ غیر جماعتی کر رہے ہیں؟ یہ تو جمہوری حکومت خیر پختو نخوا میں الحمد للہ موجود ہے تو آپ جمہوریت کے اندر آمریت کو پروان چڑھانے سے گریز کریں، یہ میری تجویز ہے اور پھر دوسری، (قطع کلامی) میں اس وقت خیر پختو نخوا میں موجود ہوں جناب، جب پنجاب میں جائیں گے تو پنجاب کی بات کریں گے، تو دوسری جناب، جو میرا خدشہ ہے جناب سپیکر صاحب، جس طرح وزیر بلدیات صاحب نے فرمایا کہ جو ویلج کونسل ہوگی، یہ دو ہزار سے لیکر دس ہزار نفوس پر مشتمل ہوگی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کہیں وزیر بلدیات صاحب کی اپنی جماعت اور تحریک انصاف کی جماعت کے جو علاقے ہونگے، یونین کونسلز ہونگی، وہ دو ہزار آبادی کے نفوس پر مشتمل ہو جائے اور جہاں پہ اپوزیشن کے لوگ ہوں، وہ دس ہزار پہ وہاں بنائی جائے تو Kindly اس Criteria ذرا ایک منتخب کر لیں مہربانی کر کے تاکہ سب کیلئے ایک ہی ویلج کونسل کا وہ ہو جائے اور تیسری گزارش جناب سپیکر صاحب، میری یہ ہے وزیر بلدیات صاحب سے کہ انہوں نے بڑی وضاحت سے جو یونین کونسل کے ممبر اور ناظمین منتخب ہو کے جائیں گے اور تحصیل ناظم کا اور ضلع ناظم کا فنکشن بڑی تفصیل سے انہوں نے بیان کیا اور ڈی ڈی سی کا بھی انہوں نے حوالہ دیا، تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ذرا ممبر صوبائی اسمبلی کا بھی فنکشن، اس بل کی منظوری کے بعد ذرا آپ منسٹر صاحب! ممبر صوبائی اسمبلی کے اختیارات کی بھی وضاحت کر دیں کہ ہم یہاں پہ کس لئے آئے ہیں؟ تو میری یہ گزارش ہوگی آپ سے، حکومت سے کہ خدا را یہ خیر پختو نخوا ہے جناب، پاکستان کا صوبہ ہے، یہ European country نہیں ہے، یہ لندن نہیں ہے، یہاں پہ لندن والا نظام تب لائیں جب بالکل اس طرح کی ترقی اس صوبے کے اندر آپ کر چکیں تب لائیں۔ اب لوگوں کے پاس نہ پانی کی سہولت ہے، نہ سکول ہیں، میں آپ کو بتاؤں کہ ٹائٹن تک سکول کے اندر، پرائمری سکولوں میں ٹائٹن موجود نہیں ہیں، ڈیسک / بنچ موجود

نہیں ہے، صحت کیلئے کوئی سہولیات موجود نہیں ہیں۔ میں نے کل بھی یہاں پہ بات کی ہے، میں نے کال اسٹیشن نوٹس، سپیکر صاحب نے کہا تھا کہ آپ لے آئیں، آج میں نے جمع کرایا تھا، نہیں آیا ہے۔ میرے حلقے میں کانگو وائرس جیسی ایک ملکہ بیماری آئی ہے، میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جو کچھ وزیر صحت صاحب نے کیا اس کیلئے، وہ اس اسمبلی کے سارے لوگ جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں لیکن میں نے وہاں پہ کہا جی کہ یہاں پہ کوئی شخص پوائنٹ سکورنگ نہ کرے جنازے کے اوپر، صوبائی حکومت نے بڑا تعاون کیا ہے میرے ساتھ، وزیر صحت صاحب الرٹ رہے ہیں پورا دن اور سارا محکمہ، توجنا ب، یہاں پہ صحت کی سہولت نہیں ہے سپیکر صاحب، یہاں پہ سڑکیں نہیں ہیں، تو کس طریقے سے ہمیں آپ کہہ رہے ہیں کہ جی بس ممبر صوبائی اسمبلی آئے اور لیجسلیشن کر کے واپس گھر کو چلا جائے؟ جو ممبران حکومتی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو میں سمجھتا ہوں کہ یہ خطرے کی گھنٹی آپ کیلئے ہے، ذرا سوچنے پہ آپ دھیان دیں یہاں پر، آپ میں سے کیوں 32 پارلیمانی سیکرٹری فوری طور پر رکھے گئے ہیں؟ یہ چیزیں سوچنے کی ہیں جناب عالی، یہ جس طریقے سے وزیر بلدیات صاحب نے اس بل کی تشریح کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ممبر صوبائی اسمبلی کے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا اور میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید محمد علی شاہ صاحب۔

سید محمد علی شاہ: ڍیره مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ زہ Repetition کول نہ غوارم جی، بنہ پورہ Detailed بحث پہ دہی باندہی وشو جی، کومہ مینخ تہ چہی بابک صاحب ہم پہ تفصیل خبری وکری، نورو ممبران صاحبانو ہم بنہ پہ تفصیل خبری وکری چہی کوم ہغہ نچور دے جی، خلور خبری دی، یو د Tenure خبرہ پکبہی راغلہ جی، یو د ویلج کونسل چہی کوم الیکشن دے ہغہ سیاسی بنیاد باندہی کول غواری، د جماعتی بنیاد باندہی جی، دریمہ خبرہ چہی ڍسکشن وشی ٲول میڈیا سرہ وشی، اپوزیشن سرہ وشی او عام خلقو سرہ ڍسکشن وشی۔ دا خلور خبری دی، درہی خلور خبری دی، زما پہ خیال منسٹر صاحب مخامخ ناست دے، دیکبہی خو مونز تہ پکبہی ٲہ حرج نہ بنکاری جی، نوپکار دے چہی دہی Bill اسمبلی تہ راورو نہ مخکبہی جی چہی دہی درہی خلورو خبرو باندہی بنہ پورہ تفصیلی بحث وشی او یو مشترکہ ’بل‘ دلته راورو او پہ اتفاق باندہی بہ انشاء اللہ تعالیٰ اپوزیشن او چہی کوم جماعتی بنچز والا دی نو پہ مشترکہ دغہ باندہی ان شاء اللہ تعالیٰ دا Bill پاس کرو Unanimously۔ ڍیره مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب د خبرہ و کبری۔ تاسو ته پليز، مولانا صاحب، مولانا صاحب، مختصر کوئی خبرہ کوشش و کړئ، Proposal و بنائى بهتر به وى، Repetition نه گريز کوئ جى۔

جناب محمد عصمت اللہ: بہت شکریہ جی۔ انتہائی ایک اہم مسئلے پر جس کے ساتھ صوبے کا مستقبل وابستہ ہے، بحث ہو رہی ہے جناب سپیکر، لیکن جناب سپیکر، سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ جس نظام کی طرف بھی ہم جارہے ہیں تو خلوص کے ساتھ جانا چاہیے۔ یہاں پر بات ہو گئی کہ یہ غیر جماعتی ہو یا جماعتی ہو؟ بہت ساتھیوں نے جماعتی اور غیر جماعتی سے سیاسی اور غیر سیاسی کا لفظ استعمال کیا، تو میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ذرا یہ بتاؤں کہ یہ سیاست یا سیاسی ہونے سے ہم کیوں ڈرتے ہیں؟ حالانکہ جناب سپیکر، یہ عربی گرامر کا لفظ ہے اور یہ ساس، یوس اور سوسا بابت سے نکلا ہے اور اس کا مطلب ہے اصلاح کرنا اور سنوارنا، تو ہم کسی کو غیر سیاسی بنا کر کیا ہم غیر مصلح بنانا چاہتے ہیں؟ تو پھر تو یہ اس کا مصداق بنے گا کہ یفسیدون فی الارض ولا یصلحون یہ زمین میں فساد چاہتے ہیں، اصلاح نہیں چاہتے ہیں، لہذا یہ سیاست کے لفظ سے اور جماعت کے لفظ سے ہمیں نہیں ڈرنا چاہیے اور جناب والا، پھر ہمارے لئے تو کوئی مشکل نہیں ہوگی لیکن ہماری برسر اقتدار جماعت، تحریک انصاف، یہ ادھر میجٹری میں ہے، حکومت میں ہے اور پنجاب میں یہ اپوزیشن میں ہے، تو پنجاب میں ان لوگوں کا یہ مطالبہ ہے کہ یہ جماعتی بنیادوں پر ہونا چاہیے، اس پر وہ احتجاج بھی کرتے ہیں اس سبلی میں کیوں غیر جماعتی بنیاد پر ہو رہا ہے؟ اور پھر یہاں تک کہ وہ عدالتوں میں جانے کی بھی دھمکی دے رہے ہیں، تو ایسا نہ ہو کہ کسی ایک صوبے میں تحریک انصاف ایک نظام کے خلاف عدالت چلی جائے اور اس صوبے میں تحریک انصاف کے خلاف اپوزیشن والے عدالت میں چلے جائیں تو یہ ایک عجیب ماجرا ہوگا جناب سپیکر اور ایک عجیب تماشہ ہوگا اس ملک میں، تو لہذا یہ بات اور اس میں پھر آگے جا کر اندیشے بھی ہیں، ان کے ضمیر خریدنے کا، ان کی آزادی سلب کرنے کا بھی اندیشہ ہے جیسا کہ بابک صاحب نے فرمایا اور میرے دیگر ساتھیوں نے فرمایا، تو لہذا جماعتی بنیادوں پر ہونا چاہیے اور ان کو ایک نشان الاٹ کرنا چاہیے اور بنیاد سے، جیسا کہ ہم پر پابندی ہے، ہم اپنی پارٹی کو چھوڑ کر دوسری طرف نہیں جاسکتے ہیں لیکن جناب والا، آپ نے بھی دیکھا ہوگا، ہم نے بھی دیکھا ہے، PILDAT کی ایک رپورٹ بھی آئی ہے جس نے ہماری صوبائی حکومت کو 'منفی اعشاریہ چار' پر لے آیا ہے اور بلوچستان کو 'منفی اعشاریہ بارہ' پر لے آیا ہے تو لوگ ضرور کہیں گے کہ یہ لوگ PILDAT کی

رپورٹ وغیرہ، یہ عالمی اداروں کی رپورٹ کی وجہ سے کوئی خطرہ محسوس کرتے ہوئے یہ غیر جماعتی کی طرف چلے گئے اور کل کیلئے ان سب کو حکومتی پارٹی میں لاکر وہ اپنا، تو اس سے میری عرض یہ ہوگی جناب سپیکر کہ چونکہ تحریک انصاف کا ایجنڈا یہ نہیں ہے، تحریک انصاف کا ایجنڈا 'انصاف' ہے اور انصاف میں پھر یہ باتیں انصاف کے ساتھ زیب نہیں دیتی ہیں جناب سپیکر، اور دوسری بات یہ ہے کہ اس میں پھر بنیاد سے، پرائمری سطح سے یہ پورا ملک ایک پروگرام کے ساتھ واسطہ ہوگا، ایک مشن اور ان کا ایک پروگرام کے ساتھ واسطہ ہوں گے تو جو بھی آجائے، کوئی مسئلہ نہیں ہے جناب سپیکر۔ اب وفاق مسلم لیگ نون کی حکومت ہے، یہاں پر پی ٹی آئی کی حکومت ہے، اگر ایک ضلع میں کسی اور جماعت کی حکومت آجاتی ہے تو ہم کیوں برداشت نہ کریں؟ ہمیں اس ملک میں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کو رواج دینا ہوگا جناب سپیکر۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ انتہائی اہم بل ہے، اس کو مستتر کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ایک بل ہم لائے تھے ایم ایم اے دور میں، "حسبہ بل"، اس کو ہم نے پہلے سے مستتر کیا تھا جناب سپیکر، یہ نشر ہال کس لئے بنا ہے؟ وہ تو اس لئے بنا ہے کہ ان جیسے بل میں سول سوسائٹی کو، عوامی نمائندوں کو، میڈیا کو، اس فن کے ماہرین سب کو بلا یا جائے اور سب کی رائے اس میں شامل کی جائے اور اس کے بعد اسمبلی میں لایا جائے اور اس کو پاس کرایا جائے۔ تو میرے خیال میں اس میں عجلت نہیں کرنی چاہیے کیونکہ عجلت میں جو کام ہوتا ہے، اس کے ثمرات اور فوائد اچھے نہیں ہوتے ہیں جناب سپیکر۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک۔ وزیر بلدیات صاحب سے گزارش کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: سر، یہ ایک ریگولیٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز سر۔۔۔۔۔

(قطع کلام)

جناب ڈپٹی سپیکر: عسکر پرویز صاحب! ریگولیٹ ہے، ٹائم بھی پورا ہے۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): رولز آف بزنس چھی کوم۔۔۔۔۔

جناب عسکر پرویز: ایک ضروری بات میں بھی اقلیت کی جانب سے کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، آپ۔ عنایت صاحب! معافی چاہتے ہیں۔

وزیر بلدیات: دریا کو کوزے میں بند کریں، ماشاء اللہ۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عسکر پرویز صاحب، پلیز۔

جناب عسکر پرویز: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ ایک دو چار چھوٹے چھوٹے کونسلرز ہیں، میں زیادہ ٹائم نہیں لیتا۔ مسٹر صاحب نے بڑی تفصیل سے یہ وولج کو نسل اور ضلع کو نسل کے خدو خال بیان کئے ہیں لیکن اس میں انہوں نے کہیں پر بھی یہ نہیں بتایا کہ ان ساری وولج کونسلرز میں اور یہ جو ضلعی کونسلرز ہونگی، ان میں اقلیتوں کا کیا کردار ہوگا، ان میں ان کی کیا Seats ہونگی، کیا کوٹہ ہوگا؟ اس بارے میں بھی انہوں نے کچھ بریف نہیں کیا۔ دوسرا جیسے نلوٹھا صاحب نے کہا ہے کہ ڈیڈ کی کمیٹی بحال رہے گی اور ڈیڈ کا جو سسٹم مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ اس میں تو مطلب ایک عام 'الیکٹڈ' ممبر کا بھی کوئی کردار نہیں رہے گا، تو یہ جو Reserved seats والی خواتین ہیں اور جو اقلیتی ممبرز ہیں، ان کا تو اس میں بالکل کسی قسم کا کوئی کردار باقی رہے گا، ہی نہیں کیونکہ ہمارے پاس تو پورے صوبے کا ایک جو 'الیکٹڈ' ممبر ہے، اس میں تو صرف ایک ڈیڈ چیئرمین شپ کے ساتھ، چیئرمین کے طور پر کام کر سکتا ہے لیکن جو ہمارے اقلیتی ممبران ہیں اور جو فیملی ممبرز ہیں، ان کے پاس تو کوئی ایک ضلع نہیں ہے، ہم لوگوں نے تو کوہستان سے لیکر مردان، ڈی آئی خان، بنوں ہر جگہ یہ کام کرنا ہوتا ہے، تو ہم لوگوں کا اس میں کیسے وہ ہوگا؟ اور دوسرا یہ جو کونسلرز بنتی ہیں، ان کا جو جٹ ہوتا ہے، وہ تو Already بہت چھوٹا ہوتا ہے، تو یہ ہمارے ممبران صوبائی اسمبلی کا تو جٹ کافی بڑا ہوتا ہے اور اس کے اوپر یہ بھروسہ نہیں کر رہے ہیں تو وہ جو پندرہ بیس لوگوں کی جو یہ کونسل، وولج کونسل یا ضلعی کونسل ہونگی، اس کو جب یہ بیس سے پچیس لاکھ کا جٹ دیں گے تو اس کا کیا Criteria ہوگا کہ اس میں تمام جو طریقہ کار ہے، وہ شفاف طریقے سے ہوگا؟ اس کو ذرا بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جناب عنایت اللہ خان صاحب، پلیز۔

وزیر بلدیات: سر، میں سمجھتا ہوں کہ میری Communication میں پرالیم ہے، Probably میں Communicate properly نہیں کر سکا۔ میرا خیال ہے کہ اس میں بہت سے پوائنٹس ایسے Raise ہوئے ہیں جو Already میں نے Address کئے تھے لیکن میں دوبارہ ان کو Repeat کروں گا۔ دو باتوں کی طرف توجہ دینا چاہوں گا کہ اس وقت 2012 کا جو ایکٹ تھا، وہ بھی Non party basis پر تھا، ایک پولیٹیکل پارٹی کے دور میں اس کو Non party basis پہ مطلب وہ الیکشنز ہونا تھے اور جو پنجاب کا ہے وہ بھی Non party basis پہ ہے اور میرے خیال میں یہ جو خیبر پختونخوا کے اندر ایکٹ لایا جا رہا ہے، یہ بڑا Progressive ہے اور میں نے بتا دیا Categorically کہ یہ تحصیل کونسل اور ضلع کونسل بالکل پارٹی بنیادوں پر ہونگی اور جو بابتک صاحب نے Horse trading کی بات کی

Electoral وہ، That village council is not an electoral college، وہ Electoral college کیسے ہو گی؟ Electoral college ہی نہیں ہے تو اس میں Horse trading کیسے ہو گی؟ Electoral college کو نسل کیلئے وارڈ کی Basis پہ، یونین کونسل کے وارڈ کی Basis پہ لوگ Elect ہونگے، الگ لوگ Elect ہونگے، اس طرح ضلع کونسل اور تحصیل کونسل کیلئے، تو وہی لوگ پارٹی بنیاد پر منتخب ہونگے، تو میرے خیال میں اس میں تو Horse trading کی پھر گنجائش ہی نہیں رہے گی اور یہ جو بائبک صاحب نے کہا ہے کہ پراونشل اسمبلی کے ممبران کی لیجسلیشن پہ توجہ ہے، It's music to my ears اور میرا خیال ہے کہ میں اور بائبک صاحب اس چیز پہ ایک Page پہ ہیں لیکن I am sure کہ اس ہاؤس کے میجرٹری ممبران اس پہ Agree نہیں کرتے ہیں، اگر میجرٹری Agree کرتے ہیں، میں بالکل اس کے حق میں ہوں، انہوں نے جو Statement دی ہے، یہ میرے لئے بڑا وہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی نلوٹھا صاحب نے کہا کہ بھئی آپ ڈیڈک کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ ادھر سے آواز آئی ڈیڈک کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ ڈیڈک بحال رہے گی، ڈی ڈی سی ختم ہو گئی ہے، صوبائی اسمبلی کا ممبر ڈیڈک کا چیز مین ہو گا اور اس میں ضلع کونسل کے ناظم اور تحصیل ناظمین جو ہیں، اس کے ممبران ہونگے اور اس کے اندر پھر جو کام ڈی ڈی سی کر رہی تھی، وہ ڈیڈک کرے گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں اور میں نے یہ کہا کہ یہ Open ہے، یہ Open ہے، اس پہ آگے بھی ڈسکشن اور وہ ہو سکتی ہے، میڈیا کے ساتھ، اس پہ آٹھ دس ہماری میٹنگز پشاور کے اندر ہوئیں، اسلام آباد میں، یعنی میرا زیادہ وقت اسی لوکل گورنمنٹ کے اوپر جو ورکنگ گروپ بنا تھا، اس میں میرا گزشتہ تین مہینوں کے اندر زیادہ وقت اس نے Consume کیا ہے، مسلسل اس پہ میٹنگز ہوتی رہی ہیں اور میں نے کوئی چیز میڈیا سے نہیں چھپائی ہے۔ جب بھی میں نکلا ہوں، جو ڈسکشنز ہوئی ہیں، اس کو میں میڈیا کے سامنے Open کیا ہے، اس پہ Statements بھی دی ہیں، میڈیا کو انٹرویوز بھی دیئے ہیں، اگر ہم Sacred document اس کو بنانا چاہتے تھے تو ہم بنا سکتے تھے، ہم اس کو ہاؤس میں بھی Disclose نہ کرتے، ہم نے کسی بھی سٹیج پہ، اس ورکنگ گروپ کے اندر این جی اوز کے نمائندے بھی، سول سوسائٹی نے اس کے اوپر ورکشاپ بھی کئے ہیں، اس لئے اس کو Open کیا گیا ہے لیکن میرے خیال میں یہ جو ہاؤس ہے، یہ سب سے زیادہ Effective اور Better forum ہے اور اس کے سامنے آئے گا تو آپ کو پورا موقع دیا جائے گا، اس پر ڈسکشن اور ڈیٹ ہو سکے گی۔ میں نے کوشش کی ہے، Tenure کا بھی معاملہ جو ہے، اس کو بھی Re-visit کیا جا سکتا ہے، یہ کوئی

Closed چیزیں نہیں ہیں، ویلج کو نسل کو پارٹی بنیادوں پہ بنانے کا مسئلہ ہے، اس پہ بھی ڈسکشن ہو سکتی ہے۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ Debatable ہے، ہمارا ایک Point of view ہو سکتا ہے کہ اس ہاؤس کی میچاڑی اس کے ساتھ Agree نہ کرے، اس کو بھی Re-visit کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہم ویلج کو قبائلی بنیادوں پہ تقسیم نہیں کرنا چاہتے، ہم چاہتے کہ ویلج ویلج کی طرح رہے، ویلج کے اندر لوگ ویلج کی طرح مل کے رہیں اور اس کو Intact رکھیں، اس کی Unity کو بحال کریں۔ اگر اس ہاؤس کے ممبران سمجھتے ہیں کہ اس کو بھی پارٹی بنیادوں پر ہونا چاہیے تو اس کو بھی پارٹی بنیادوں پہ کیا جاسکتا ہے، اس کے بارے میں کوئی Hard line نہیں کی گئی ہے، اس لئے اس کو دوبارہ، مطلب میرا خیال ہے کہ یہ جو ڈسکشن ہوئی ہیں، یہ آپ کی وساطت سے میں ان سے گزارش کروں گا کہ کافی ہیں اور آگے ان شاء اللہ اس پہ جب اسمبلی میں آئے گا تو اس پر بھرپور ڈسکشن بھی کریں گے، ضرورت پڑی تو پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بھی اس کو اس وقت ڈسکس کریں گے، سیلیکٹ کمیٹی جو بھی اس وقت صورت بنی ان شاء اللہ اور ان کو پورا موقع دیا جائے گا۔

تھینک یو، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. The Sitting is adjourned till 3.00 p.m. of tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 18 ستمبر 2013 بعد از دوپہر تین بجے تک ملتوی ہو گیا)